

علم ظاہری میں حضرت نے خیالی تکاپی والد بزرگوار سے پڑھا بعد ازاں پشاور تشریف لیجا کر تین برسین
 تک مکمل مقبول و مقبول کما حقہ فرمائی تحصیل علم سے فارغ ہو کر وطن مراجعت فرمائی اور زینت بخش مسند
 درس و تدریس بنو کہ یکایک جذبہ الہی شامل ہوا اور بے اختیار کسی بزرگ ہی جیت ہو نیکاشوق
 پیدا اور اسی شوق میں گہرے نکل کبریٰ ہو کر دو ہی دن گزرے تھے کہ شاہ پور میں بشرق صحبت
 حضرت جامع النورین مجمل البحرین فخرن علوم روحانی مظہر فیوض نیرانی امام المتقین حضرت مولانا
 غلام محی الدین قصوری خلیفہ شاہ غلام علی صاحب بلوی جلیل اللہ تعالیٰ علی اعلیٰ علیین
 مشرف ہو جناب مولیانے حضرت کو ایک ماہ اپنی سیر کبکراؤ ولایت کبریٰ کو توجہ فرمائی اور خلوت میں
 طلب کو کے فرمایا کہ آج حضرت شاہ صاحب دہلوی ملے تھے اور عرض کی تھی کہ فلان شخص کو
 (یعنی حضرت صاحب کو) تاولایت کبریٰ توجہ کی ہے جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ کلام اجازت
 دینی چاہئے چنانچہ یہ کہل حضرت کو کلام اجازت عطا فرمائی اور طریق توجہ وہی تعلیم کے حضرت
 فرمایا حضرت نے دولت خانہ پر تشریف لاکر جو بعض بعض کو توجہ فرمائی تو نہایت اثر ظاہر ہوا
 اسکی کچھ مدت کے بعد پھر حضرت مولینا کی خدمت میں تشریف لیگئے اس مرتبہ جناب مولیانے
 تاکیدات نبوت توجہ فرمائی حضرت فرمایا کہ میں کہ مجھ کو اس مقام میں قرآن شریف کا ایسا
 شوق اور لذت پیدا ہو گئی کہ چہ ہدینہ میں حفظ کر کے رمضان مبارک میں محراب سنا دی۔ اسکے
 بعد پھر حضرت اپنے پیر بزرگوار گنبدت میں اونکے مکان پر مقام قصور شریف تشریف لیگئے اور
 وہاں چہ ہدینہ تک رہنے کا اتفاق ہوا اس فہ جناب مولیانے حضرت کو باقی جملہ مقامات
 مجددیہ کمالات ملتہ و حقائق اسکا فی وجوہی ملے کر اسکے دستار خلافت مطلقہ عطا فرمائی اور
 بشارت حصول نسبت خاصہ محمدیہ و ولایت محمدی علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام و بعض دیگر
 بشارات کہ جنکی تصریح مصلحت نہیں معلوم ہوتی پیشگاہ جناب سالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے دلوا کر رخصت کیا دولت خانہ پر تشریف لاکر حضرت مصروف ہدایت خلق اللہ
 اور صمد کو ضلالت سے راہ مستقیم پر لائے چند مدت میں پھر شوق و پدایہ پیر بزرگوار ہوا

اور حضرت قصہ شریف میں حاضر ہو کر حضرت مولیا کمال حمایت پتے آئے اور اکثر خالیں کو توجہ
 کیواسے حضرت کے سپرد کیا گئے کہ یکایک حالت لیا لے اس جہاں فانی سے تاریخ ۲۲ بقیہ
 مسئلہ آخری رقت دوبہر انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مولانا کے انتقال کے
 بعد عید یعنی کو حب حضرت عید گاہ میں ہمار کو تشریف لگے تو دیکھے وائے کتنے تھے کہ حضرت
 عیدہ حب مولیا کی شکل دیکھی ہے اور ان بعد حضرت دولتیا بر تشریف لائے اور وہ بھی
 سدا رتا دہوئے مد امرار کو مست محمد دیکھ سیراٹ الما مال کر دیا بعد اعل طریق دیکھا
 راقم سب کا گاہ برکت صحت حب حضرت صاحب قلمہ نوکری کی طرح سے دل سرور ہو گیا اور
 حیدرت کی کیا غامضیت میں حاضر رہے کا اتفاق ہوا کتب عامہ عالیہ میں حیدرت مستل
 ردة القامات و حضرت القدس و ردة القیومہ و رسالہ متوفیہ حضرت امام ربانی
 محمد دال فانی کے حالات میں مطالعہ سے گذریں او کو دیکھ کر اے اختیار و لیس آ رہو ہوئی
 کہ کوئی کتاب رو دین حضرت کے حالات کی تحریر کروں لہذا یہ حیدر اوراق نصارت امر بوطیا کی

شعر

حیتم دارم کہ دستہ اشک مرا حسرتہ لپ ایکہ در ساحتہ مطرہ مارا نے ترا

مقام اول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ذکر پیدائش و
 تحصیل علم ظاہری و باطنی والد بزرگوار سے نسبت ہائے پشتیہ و قادیانہ
 حاصل کرنے کے بیان میں

ولادت ماسدات او پس تلج الاولیا سلطان الاصعیات المحققین قلم المدققین واقع ہزار
 مسامات قرآنی ماہر رموز مقلعات و عالی محوٹ الصمدانی قیوم ربانی مجدد الف ثانی تاریخ ۴
 سوال رد رموز موت نصف شب س و شوا یکہ تر بحر ہیں مقام سرچند موسے آیکے والد بزرگوار
 حضرت شہ عبدالاحد حجتی قدوسی نے موجب الہام و نصارت حضرت رسالت الوالہ کرات

کنیت ولقب شریف بدرالدین اور اسم مبارک شیخ احمد رکھا اچھا نسب سب حضرت امیر المومنین
 مہربن الخطاب ملتا ہے روضۃ القیومیہ میں لکھا ہوا کہ آپ کی ولادت کے قبل آپ کے والد نے مراقبہ
 میں دیکھا تھا کہ تمام جہان پر از غلٹ ہو گیا ہو اور خاک اور بندر اور پہچہ جہانین لوگوں کو ہلاک
 کرتے ہیں کہ اسی اشارہ میں میرے سینہ سے ایک نور نکلا ہے کہ اس کے تمام عالم نورانی ہو گیا ہے
 اور ایک بجلی اوس نور میں سے نکلی ہے کہ اوس نور تمام خاک و خرس جلا دیئے اور اوس نور میں سے
 ایک سخت ظاہر ہوا ہے کہ اوس پر ایک شخص نورانی نکلیے لگائے میٹھا ہے اور ہزاروں آدمی
 نورانی بلکہ فرشتہائے آسمانی اوس کے سامنے باوب تمام کہڑے ہیں اور سارے جہان کے
 ظالم و زندق و ملحد و کفر پر کر اوس کے سامنے لاکر شل بکریوں کے قہر کرتے ہیں اور کوئی شخص
 باواز بند کہتا ہے قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ حضرت والد نے
 صبح اوٹھ کر اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی سے لی کہ خرو زمانہ تھے دریافت کی۔
 حضرت شاہ نے بعد توجہ باطنی فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سے فرزند پیدا ہو جس سے
 تمام غلٹ و بدعت دور ہو اور سنت محمدی علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام قائم ہو وقوع کما
 قال۔ حضرت نسل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مٹون پیدا ہوئے اور اگر ملکین میں
 ہرگز رہنے نہ ہوتے تھے اور اگر اتفاقاً ہو جاتے تو جلدیے ڈھک لیتے تھے اور بچوں کی طرح آپ
 اکودہ سجا سات نہ رہتے تھے اور ہر دم فرحان و خندان رہتے تھے اگر دودہ کے پلانے میں
 شامل ہو جاتا تھا تو دودہ کیواسطے آپ کبھی نہ روتے تھے غرض کہ جلد آثار و علامات ہونہار
 ہونیکے ظاہر تھیں۔ **نقل ہے** کہ ایام رضاعت میں ایک دفعہ آپ ایسے سخت بیمار ہوئے
 کہ کیسے توقع حیات نہ ہی اتفاقاً حضرت شاہ کمال کیتھلی کا ومان گذر ہوا حضرت کے والد
 اکیسویں پہل کرانیکے واسطے حضرت شاہ صاحب کے پاس لیکے حضرت شاہ ولایت پندہ نے
 آپ کو گود میں لیکر اپنے زبان و بدن مبارک میں دی اور حضرت او کو دیر تک چوستے رہے
 آخر کار حضرت شاہ نے جبکی تسلی کی کہ گھیرؤ نہیں آرام ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ کو اس نے

بہت کام ہیں اور حضرت کو ایسی وردی میں قبول کیا جاسمجھ اور بیوقت محنت کئی حاصل ہوئی
 ہر جہد کہ یہ معاملہ ایام رصاحت کا تھا لیکن حضرت کو سچائی یاد تھا۔ حسب آب اس تعلیم کو پیچھے
 تو آئیے والا سر کو اپنے کتب میں داخل کیا جاسمجھ وہاں آئیے خدمت میں قرآن سر تپا
 ضبط کر لیا اور اسکے بعد آئیے کچھ ایسے والد بر گوار سے کہ عالم متحر تھے بڑا اور پیر بیکوٹ تھے
 لیکن اگر مولانا کمال کشمیری سے کہ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اس کتب منقولہ کمال تحقیق
 و تدقیق رہیں اور بعض کتب اہدایت کی تصحیح و تفسیر سے کہ خلاہ کسر دیئے تھے اور میں
 تشریف میں رشے رشے محدث سے تصحیح حدیث کی تھی سدلی ملکہ احد طریقہ کسر و تہہ ہی اور پیر
 کیا علاوہ ازیں بعد علوم سمارت و سد تفسیر قاضی سیادوی و معجم امام سہاروی و مشکوٰۃ
 و شریعی و تامل ترویج و حاتم معبر مدیولی و فقیدہ روضہ شہ سعید نوحی و میرا و حدیث
 سلسلہ الرحمن یرحمہم الرحمن الرعواس فی الارض یرحمہم فی السماء ایسے مرید و مخلص خاص
 قاضی ہلول رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے لی ہے بعد تفصیل علوم ظاہری کا ادوقت حضرت کی
 عمر سترہ برس کی ہوئی سد آرائے دس و دس پیرس چھوڑ دیے بہایت سہی و کوشش سے پڑھایا
 کرتے اگر کوئی حکم معلق و دقیق نظر سے گذرتی تو اس پر حاضریہ تحریر و روایت اسی اتنا میں
 اب اکبر آباد عرف اگر کہ اس زمانہ میں دارالخلافت تھا اور یا جو جہ رشے رشے عالم رہتے
 تھے تشریف لیگئے وہاں آئیے علم کا نہایت جرحا ہوا جاسمجھ اکثر لوگ شائق ہو کر حضرت کی
 ملاقات کو آئے فیض و الواءصل کبھی شہرت سکر بہایت شوق مند ہوئے اور چاہا کہ حضرت
 اوکے مکان پر تشریف لمائیں لیکن یہ امر ایسے منظور نہ رکھا آخر کار وہ خود حاصر ہوئے
 اور نہایت اخلاص و خصوصیت سے تین آئے اور تقرب و محبت حضرت کو اسے مکان پر
 لیگئے اور کمال وہاں لواری سے تین روز تک اسے مکان پر رکھا اسکے بعد اکثر آپس میں
 ملاقات ہوتی تھی اور حضرت ہی گاہ گاہ اوکے مکان پر قدم نہجہ فرماتے۔ نقل ہے کہ
 ایک بار آپ الواءصل کے مکان پر تشریف لیگئے ادوقت وہ نفسیرے نقطہ لکھتا تھا اگر ایک

مقام میں اگر ایسا پہنچ گیا تھا کہ کھانا دشوار ہو گیا تھا کہ ناگاہ حضرت تشریف لیگے آپ کو دیکھ کر نہایت
 خندہ ہوا اور کہا کہ اس وقت آپ خوب آئے لیکن ایسی جگہ تفسیر میں آئے کہ اس کو بے نقطہ عبارت میں
 بیان کرنا مستحکم ہے ہر چیز غور و فکر کیا لیکن خیال میں نہیں آتا باوجودیکہ حضرت کو بے نقطہ عبارت
 کے لکھنے کی مشق نہ تھی لیکن اس وقت فی البدیہہ ایسا قلم برداشتہ اس مقام کو لکھا کہ فیضی و
 ابو الفضل حیران رہ گئے۔ نقل ہے کہ ایک روز ابو الفضل نے فلاسفہ اور فلسفہ کی ایسی تعریف
 کرنی شروع کی جس سے کہ علماء اسلام کی توہین پائی جاتی تھی حضرت نے چوہر اسلام میں
 اگر فرمایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جن علوم کا فلاسفہ اپنے تئیں واضع بتلاتے
 ہیں وہ دراصل علوم انبیاء سے مسروقہ ہیں اور جو علوم انہوں نے مثل ریاضی وغیرہ ایجاد
 کئے ہیں وہ دین میں مفید نہیں اس بات سے ابو الفضل سخت متغیر ہوا اور کہنے لگا کہ غزالی نے
 نامعقول کہا ہے حضرت اس بات سے بہت خفا ہو کر اور اوہ بہت کھڑے ہو کر اور غضب فرمایا کہ
 اگر اہل حکم کا شوق ہے تو یہ باتیں منہ سے مت نکالا کر اور اس وقت وہاں سے مراجعت فرمائی
 پھر چند روز تشریف نہ لیگے جب دو تین دن کے بعد اس کو کمال معذرت کی تپ پہر جانا
 شروع کیا۔ نقل ہے کہ عید فطر کے دن حضرت ابو الفضل کے مکان پر تشریف لیگے اور سال
 عید کا چاند نکلتا تھا کہ ہوا تھا لیکن باعث کدورت آسمان سوار سلطان کے اور کسی نے نہیں کہا
 تھا مگر سلطان کی رودت پر سنبھل کر رہی تھی الا حضرت نے عید نہیں کی تھی ابو الفضل نے
 آپ کو دیکھ کر کہا کہ چہرہ مبارک پر آثار صوم پک جاتے ہیں کیا روزہ ہے حضرت نے جواب دیا کہ
 ہاں میرا تو روزہ ہے ابو الفضل نے کہا کہ تمام جہان میں عید اور آپ کا روزہ اس کا کیا سبب حضرت
 فرمایا کہ غلطی اس قدر نہ تھی کہ سوا بادشاہ کے اور کیسے جاندا کہانی نہی اس معاملہ میں دو تین
 آدمیوں کی گواہی کا بھی اعتبار نہیں جب تک جم غفیر اگر شہادت نہیں اور معہذا گو ابھی سلطان
 بالکل ناقابل اعتبار ہے کہ دین کو منحرف ہے ابو الفضل نے کہا کہ یہ شقین جانے دو اور روزہ فطر
 کر دے کہ بکر پانی منگوا یا اور چونکہ دعویٰ اخلاص تھا خود کٹورہ لیکر دین مبارک سے لگا دیا حضرت نے

کٹورہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ تمام بانی اور سکے کپڑے گر گئے یہ بات عائشہ اور سکندر ماکو اور گندزی گورگی
 انہماک کیا کہ اسے میں ایک جم کتیرے اگر روت ملال کی سہادت دی یہ سکڑ آب اوٹھہ کپڑے سر
 اور جو دہائی لیکر رورہ انکار کیا اور ہی آب گاہ گاہ تشریف اوسکے مکاں سر میا یا کرتے ہے گھر آکر
 حضرت اوی کی سے دینی سے آرمہ ہو اور ماہ چہرہ دیا لکھتے تک سلام ملیک کر دی۔ کچھ دت کے
 بعد حضرت کے والد صاحب کرا تشریف لے گئے اور اسی ہمراہ لے آئے ہستہ میں حب تھا مگر
 یہ بھی وہاں کے میں علم سم سلطان کے مقرر ماں شاہی سے تھا جواب میں دیکھا کہ حنا سالہا
 صلے اللہ علیہ وسلم واپس کہ ابی لڑکی کی سادھی شہ احمد سے کر دی اور جواب میں حضرت کی شکل بھی
 دیکھائی صبح اوٹھ کر دوسراوس شکل و تماثل کا آدمی ہو کہ رات کو جواب میں حنا سول صلے اللہ
 علیہ وسلم دیکھا یا تھا ماش کر یا شروع کیا حسن اتفاق سے حضرت ہی اوٹھ کر موجود تھے پہچان کر
 مات کا جواب حضرت سر یاں کیا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں میرا اختیار نہیں ہے حضرت
 والد سے کہو جیسا بھی شہ نے حضرت مخدوم سے عرض کی ابہوں نے کمال رحمت قبول فرمایا اور
 ابہیں دوسریں ایک کلمہ کلام سیم سلطان تھا میری کی لڑکی سے بڑا گیا بعد کچھ حضرت کو بہت
 روت ہوئی اور یہ سست سوئی کہ مطابق ہوا کہ بعد مدیم حضرت خدیجہ الکبریٰ حنا سول صلے اللہ علیہ
 والد وسلم کو کمال تڑت ہوئی تہی بعد فراغت سفر کرا تشریف آوا و سا کحت حضرت ایسے والد زنگوار کی
 صحت کترم ہو کر اور سست حامداں جتنیہ قادر یہ حاصل کی حضرت مخدوم نے وقت وصال
 آگیا مگر حرقہ علامت جتنیہ جو کہ اوکو سیم عبد القدوس گکو سی صلی اللہ علیہ وسلم و قادر یہ شاہ کمال
 کتبیل سے ملا تھا عطا فرما کر قائم مقام و حاتیں ایسا مقرر کیا جیسا بچہ خود حضرت اپر سالہ
 مدالعا دیں تخریر فرمائے ہیں کہ ایں بغیر راناہ سست فروت اریدہ سر رگوار خود حاصل
 شدہ بود ویدر رگوار اور ارعری سے کہ جذب قوی و استند و سخاوت مشہور بود و مدد دست
 آمدہ اسحکمیہ صاحب حدیث قوی سے شیم کمال کتبیل مراد سے اور یہ اسحکمیہ لکھا ہے کہ ایں تخریر
 ترمین عداوات ماملہ حصہ ماملہ سے صلہ ماملہ مدد سے اریدہ سے سست ویدر رگوار اپر

سماوت از شیخ خود کہ در سلسلہ حشمتیہ بودند حاصل شدہ بود شیخ خود سہو حضرت فتح عبدالقدوس گنگوہی رحمہ مراد علیہ
 انہیں دنوں کا ذکر ہے کہ حضرت ایسہ سخت علیل ہو کر زندگی کی امید نہ رہی جب کسی دعا و دوا سے شفا
 نظر نہ آئی تو حضرت کے گھر میں بادلوں ہو کر آپ کی صحت کی دوا سے دعا کرنے لگیں کہ اسے میں آواز آئی کہ تم
 کسی طرح کا فکر نہ کرو انکو صحت ہوگی اور آپ ہی اللہ تعالیٰ کو اسے بہت کام لینے میں چنانچہ بفضلہ تعالیٰ
 جلد تندرستی ہو گئی۔ حضرت کو شوق زیارت بیت اللہ و روضہ مطہرہ رسول صلعم از حد تھا لیکن وجہ
 رعایت خدمت والد بزرگوار مائل رہتا تھا جب ایک ہزار سات سو پچیس سال آپ کے والد ماجد کا اجل پہنچا
 انتقال ہو گیا تو حضرت نہایت شوق زیارت حرمین شریفین ہو کر مکان سر کعبۃ اللہ تشریف لیجئے۔
 مقام دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خواجہ باقی باللہ
 علیہ الرحمۃ سے نسبت نقشبندیہ حاصل کرنے میں +

کعبۃ اللہ کو جاتے ہوئے جب حضرت دہلی میں پہنچے تو مولینا حسن کشمیری سے کہ دوستان
 قدیم سے تھے ملاقات کی اوہوں نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب و
 آثار بیان کئے چونکہ حضرت کو نسبت غلیظہ نقشبندیہ کا کمال شوق تھا بے اختیار ہو کر اولیٰ حدت
 میں حاضر ہوئے حضرت خواجہ کمال شفقت و عنایت پیش آئے اور استفسار غم کیا حضرت
 نے ارادہ سے آگاہ کیا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر ایک مہینہ یا ایک ہفتہ اسمجد قیام کرو تو کیا
 مضائقہ ہو حضرت نے قبول فرمایا اور پھر گئے یہی تین چار روز نگذرے ہوئے کہ حضرت کے
 ولیدین داخل طریق ہو نیکا شوق پیدا کیا بلکہ غالب ہوا اور اس امر کا اظہار حضرت خواجہ سے
 کہا ہر چند کہ حضرت خواجہ نہایت دیر آشنا تھے اور بلا استخارہ ولایت و عمل تلقین طریقہ نہ
 فرمایا کرتی مگر حضرت کو ملا تامل ایک خلوت میں طلب کر کے توجہ فرمائے لگے چنانچہ اسی وقت
 حضرت کا دل ذاکر ہو گیا اور آرام و جمعیت والتذاد بخوبی پیدا ہو گیا اور اسکی بعد ہر دن
 دینی اور رات جو گنی ترقی شروع ہو گئی اور ایسے عروجات عالیہ و واردات متعالیہ ہوئیں کہ عقل
 و فکر سے باہر چنانچہ تخریص طالبوں کی واسطے ایک جگہ انہیں ایام کے حالات اسطرح تحریر

فرماتے ہیں اس درویش را چوں بوس این راه ندید شد عنایت خداوندی حل نشاء ہادی کا
 اگر تہ محدث ولایت سادہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندام الہایت فی الدنایت والی السبل
 الہیصل لہ در سادہ الولايت مؤئدا ین بالرحمن شیخا دانا ما محمد الاتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کہ یکے
 ار حلقاء کبار فنا وادہ منسرات اکا یقشدنیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم مودہ اندر ساید وایتاں
 ایامہ دیں را دکر اسم ذات حل سلطانیہ تعلیم فرمودند و لظرفی مہود توجہ مودہ تا اللہ و تمام
 مدس پیدا شد وار کمال شوق گریہ دست واد بعداد یکہ ذکر کسیت بخودی کہ سرواں اکا مفسر
 و مسمی بہت بعینہ رونو دود راں بخودی یکہ دریا محیط دیدم و سورہ اشکال عالم را در گستاہ
 دران دیامی یافتیم و این بخودی رفتہ رفتہ اسبلا رسید اگر دودہ امتداد کثیر گاہت لایک بہر و
 مکتبہ دگاہے تا دود پروردگار سے اوقات استیجاب متبیمود و چون ایں قصہ را بجمعیت
 ایشان رسانیدم فرمودہ محو سے اروا حاصل شدہ است وارد ذکر گفتی منع فرمودند و بگاہ
 آن آگاہی امر نمودند را در و روز مرقاتی سے عطا حاصل تدبیر میں رسانیدم فرمودند کا
 خود مستعمل باتس بعد از ان فنا قرار حاصل شد چون عرض رسانیدم فرمودند تمام عالم را
 یکے مبنی متصل واحد سے یا بی عرض کردم کہ بے فرمودند کہ مستبر در فنا آنت کہ با خود
 دید آن اتسالی سے شعوری حاصل تو دود راں شب فنا را ماں صفت حاصل شد عرض
 رسانیدم و حالیکہ بعد از فنا حاصل تدبیر عرض رسانیدم و گفتم کہ من علم خود را دست سخن
 سحابہ حصوری سے یا سم و اوصافیکہ من موب لودہ حق سبحانہ منسوب سے یا سم بعد از ان بوریکہ
 کہ محیط بہشتیاست ظاہر گشت و من آرا حق دانستم حل و علا و آن نور رگ سیاہ داشت
 بعرض رسانیدم فرمودند کہ حق مشہود است حل سلطانیہ اما در پردہ نور و نیز مودہ اند کہ این مسائل
 کہ دران نور سے نمائندہ علم است ہر اسطہ تعلق ذات حلستانہ با ستیار معدودہ کہ در بالا و پست اتم
 شدہ اند مضطرب میاید یعنی اسما را باید کرد بعد از ان آن نور سیاہ مسطر و بالقاض آورد و تنگ
 شایں گرفت تا آنکہ مقلہ کشید فرمودند کہ ان نقطہ را ہم یعنی باید کرد و بحیرت آندہ چہاں کرد و من آن

نقد میری ہم ہر از میانِ دانش شد و بکسرتِ انجیا مید کردان روشن شد و حق سبحانہ سبحانہ خود بخود است
 چون بر عرض رسانیدم فرمودند کہ ہمیں حضور حضور فقیہندہ است و نسبت انشدیدہ بہا ربانین
 حضور است و این حضور را در حضور بے نسبت نیز میگویند و اندر اجماع نہایت و بیدایت درین
 موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مرطالیا در بطریق در رنگ اندک و در طالب است
 در سلاسل دیگر از کاسد اوراد از پیر تا بران کل نماید و پے پے بقصود و بودم قیاس کن رنگستان من
 بہار مرا و این دو شمس را این نسبت عزیز الوجود بعد از دوام و چند روز تا ابتدا از زمان
 تعلیم ذکر حاصل شدہ بود۔ الفرض کہ جو حالات اورون کو سالہا سال میں پیش آتے ہیں حضرت
 کو آنا فاکا میں پسیر محبوبی و مراد کی حاصل ہوئی بار حضرت کی نسبت حضرت خواجہ فرمایا کرتے
 تھے کہ یہ محبوب مراد میں۔ فضل ہے۔ کہ او نہیں و نو تین حضرت خواجہ نے کسی اپنے
 دوست کو خط لکھا ہر او میں حضرت کا اسطرح ذکر لکھا کہ شیخ احمد نام مرد سید، از سر بند کثیر العلم
 و قوی العلم و زیدہ چند فقیر بالمشیت فاست کرد و حجاب بسیار از روزگار و اوقات او مشاہدہ نمود
 بآن ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا از روشن گرد و الحمد للہ تعالیٰ احوال کاملہ او مرابچہرین پیوستہ اور
 حضرت بھی فرمایا کرتے تھے کہ سبر و زسے میں حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور
 سے یقین کامل ہو گیا تھا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھ کو انہایت اس
 راہ کے پہونچا دے گا اور یہ شعر اکثر در زبان ہوا شعر از ان نور سے کہ از تو بر دلم تافت *
 یقین دانم کہ آخر خواجہ امت یافت * حضرت خواجہ قدس سرہ نے حضرت کی علو استعداد و کمال
 ایک روز خلوت میں طلب کیا اور اپنی وقائم جو کہ قبل ازین حضرت کے بارہ میں دیکھی تھی بیان فرمایا
 شروع کئے چنانچہ فرمایا کہ جب حضرت خواجہ انگلی نے مجھ کو اسطرح و احوال طریقہ کے بند و نشان
 جانبا نیکا حکم فرمایا تو میں نے اپنے تئیں اس کام کے لائق نہ سمجھ کر غدر کیا خواجہ انگلی نے استعارہ
 بواسطہ فرمایا چنانچہ میں نے استعارہ کیا کیا و کہتا ہوں گویا ایک طوطی سبز شاخ پر بیٹھی ہے میں نے
 اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آکر بیٹھ جائے تو مجھ کو اس سفر میں کشائش ہوگی پھر د

اس طرح کے وہ طوطی اور کمریرے ہاتھ پر بیٹھی تھیں ایسا لگا رہا تھا کہ جیسے وہ اس کی بوجھ میں ڈالا اور اس سے
 سرے سے میں ٹکاڑا لی صبح کو جیسے یہ واقعہ حضرت خواجہ انگلی سے بیان کیا حضرت خواجہ کی لے
 فرمایا کہ طوطی بید و ستانی غاروں میں سے ہر وہاں کسی کوئی شخص ظاہر ہو گا کہ اس سے تمام جہاں ہوا
 ہو گا اور ٹکڑی اسی فائدہ ہو گا یہ ترس میں وہاں سے بلا اور بید و ستا میں سر بہید ہو گیا تو اتمہ
 میں آگاہ کیا کہ تو قلعے کے حواریں سے جاسیہ علیہ بھی دیکھا یا صبح اور ٹکڑی سے ہر خند کہ وہ ان کی
 گورنہ تئیں اور درویشوں کی ریارت کی لیکن وہ علیہ اور وہ استعداد کسی میں سیائی میں خیال
 کیا کہ شاید یہاں کے اندو میں کسی میں یہ استعداد ہو کہ انداز میں ظاہر ہوگی جیسا کہ جبوقت
 سکود کیا بعینہ وہ ہی علیہ پایا ویرشاں قالمیت ہی معلوم ہوا۔ عرض کہ تہوڑی مدت میں
 حضرت خواجہ نے حضرت کو تارت حصول دولت کمال و تکمیل عطا فرما کر وطن کو رخصت فرمایا
 کہ مدت تک حضرت وطن میں رہے بعد ازاں پہر مشافق ہو کر یہ حاضر حضور حضرت خواجہ ہو
 جیسا کہ حضرت خواجہ کمال ہوا رش پیش آئے ان کی مرتبہ امداد اتنا دوا فائدہ ملا ہی عطا فرما
 ویر منتخب منتخب اصحاب ہی حضرت کو کمال مکمل سمجھ کر حضرت خواجہ نے سیرو کئے لیکن اس وقت حضرت
 کو ان کو کمال تکمیل میں ترو تھا حضرت خواجہ نے یہ امر ایسی کراست سے دریافت کیا کہ فرمایا کہ ترو
 نکرنا چاہتے کہ اس سے کمالیت شیم میں ترو دارم اتمہ اور غلعت عطا فرما کر رخصت کیا
 جب حضرت سر بہد شریف بن بیو کیے تو زینت تہدید طالعہا بن شتول موئی اور اثر عظیم
 ظاہر ہوا کہ سالہا سال کا کام گہری وساعت میں ہو جانا اور لوگ شل موروثی اگر گرد گئے
 کہ اسی انسان میں پہر حضرت کو ایسے نقص کا علم ظاہر ہوا اور مریدوں و مشرشدوں کو جمع
 کر کے اپنا نقص ظاہر کیا اور فاسخہ رخصت پڑا مگر سادہ مندوں نے یہ امر حضرت کی تواضع
 پر محمول کیا اور حاضر حضور رہے چند روز کے بعد حضرت کی یہی مقصد براری ہو گئی
 اور جس مقامات کے آب حوا بہت مدہ تھے وہ حاصل ہو گئے اور حضرت پہر سرگرم افادہ
 طالعہاں ہوئے اسکے کچھ دنوں کے بعد حضرت کے پاس حضرت خواجہ کا خط شمع کھتا

ستان قانہ و عبارات دلایا نہ پہونچا حضرت اوسکو نہ کہ بے اختیار ہو گئے اور وہی تشریف لیا
 جب حضرت خواجہ نے حضرت کی تشریف آور کی خبر سنی فی الفور مع مریدان و خادمان تا
 روازہ کاہلی واقع شہر دہلی پایادہ استقبال کو گئے اور شہر میں لاکر نہایت اعزاز و اکرام
 پایا چنانچہ حضرت کو اپنے سامنے سر حلقہ بنا کر اپنے اصحاب و مرید و مکتو تا کید کی کنجدار
 کے سامنے کوئی میری تنظیم نہ کرے اور نہ کوئی انکی موجودگی میں اسطرح متوجہ ہو بلکہ سب انہیں
 با جانب متوجہ رہ کر و اور میر نعمان کو جو تعمیل حکم میں کچھ نامل ہوا تو فرمایا کہ میان شیخ احمد آفتاب
 میں کہ ہم جیسے ستارہ اونکی روشنی میں گم ہیں اور خود یہی مثل دیگر مریدوں کے حلقہ میں تشریف
 اور داخل حلقہ ہوا کرتے اور جب حلقہ و مجلس سے اونہکر باہر تشریف لیجاتے تو حضرت کی جانب پشت
 رہتے بلکہ چاندی بزم رحبت تہفیری تشریف لیجاتے۔ نقل ہے ایک مرتبہ حضرت ابو حجرہ میں
 چھوٹے پر آرام فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ درویشانہ طور پر حجرہ میں آئے خادم نے چاہا کہ حضرت
 بیدار کرے لیکن حضرت خواجہ نے منہ کیا اور خود باہر اگر یہ نیاز تمام بانتظار بیداری بیٹھ گئے
 ایک لمحہ گزرا تھا کہ حضرت بیدار ہو کر اور پوچھا کہ دروازہ کے باہر کون ہے حضرت خواجہ نے
 باوہر تکان کہ محمد باقی یہ منکر حضرت بتیوار ہو کر باہر آئے اور بافتقار و باکسار تمام خدمت میں بیٹھ
 اور اسطرح تحریر میں ہی نیاز مندی کیا کرتے تھے چنانچہ اسجگہ حضرت خواجہ کے دو خطوں کی
 نقل جو کہ حضرت کے نام پہیچے تھے درج کرتا ہوں۔ مکتوب اول حق سبحانہ تعالیٰ باعلیٰ کمال
 برساناؤ۔ وللا مرض من کامن العکرام نصیب تکلف نسبت اسنچ حقیقت حالت نوشتہ
 میشود پیر انصاری قدس سرہ میفرمود من مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانے درین وقت میبود
 باوجود پیرش مریدی من میکرد ہر گاہ صفت آن بے صفتان این باشد گرفتاران آثار صفات
 چرا جان فدائے لوازم طلبگاری نکند و اگر ہر کجا بوسے بشام ایشان برسد و رہے آن نروند
 اکنون نامل و اہمال ماند از استقامتی و بے نیازیت موقوف باشارت است۔ اگر طبع خواجہ
 ز من سلطان دین۔ خاک برفرق قناعت بعد ازین۔ بارے حال و نسخہ ارادہ ما این است

مدائے عروسل رانغمہ میباید مہر گروانادوار عجب پندار مخلصی ستار۔ مکتوب دوم
 فقراد ساکین درامد و ماہر بکات مرکزیدگان درمائیے بر ساد و دشت که عرص بیان مدد
 والایت کردہ ام آریے این کمرہ اقامد صادق عامل می تواند شد الحمد للہ این قسم حدود
 سے ندد و دیگرہ بریسیم حم و دیتاں حضرت شہانوشتن بقایت بے شریست و حکایت او صلا
 صدر پس بجا العرص ناما محدودامہ است و از فضل احترام باید کرد۔ مگر باوجود این ہم
 کسرت عایت و ضعف حضرت کا ہی یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ حوامہ حسام الدین نے آپ
 اگر کہا کہ حضرت حواجه ایکویا، مرائے بن حسرت یہ سکر کا پیے لگے اور رنگ چہرہ مارا
 کا من ہو گیا حواجه حسام الدین دیکر حیران ہو گئے اور کہنے لگے سبحان اللہ نزدیکان
 پیش بود حیرالی۔ ایک روز حضرت حواجه نے حضرت سے کہا کہ ضعف غالب ہو گیا ہے اور یہ
 حیات تہوڑی ست لڑکوں کے حال سے آگاہ رہنا اور اوس وقت صاحبزادوں کو کہہ کر
 شیر خوار سے طلب کیا اور حضرت سے توجہ کر نیکی واسطے فرمایا لیکن حضرت نے تو اسے
 مگر حسب حضرت حوامہ نے اصرار کیا تو حضرت نے رو برو میر دستگیر توجہ کی اور اوس کا اثر
 بھی طاہر ہوا جاسیچہ مدار شمال حضرت حوامہ جب صاحبزادہ من شعور کو یہودی کے توجہ
 تشریف کو روانہ ہوئے حسب حضرت نے خبر آمد آدنی توجہ کیا ہر جا کہ اگر آب ایسے والد کی
 وصیت بموجب آئے ہیں تو چلے آویں اور اگر پیر زادگی کے طہیر تشریف لاتے ہیں تو
 ویسا فرمائیے کہ استقبال و حملہ وارم ادا کئے جاوین انہوں نے کہا ہر جا کہ ہم مرید ہوئے
 آئے ہیں جاسیچہ حسب سر بند میں داخل ہوئے تو حضرت نے کمال خاطر و تواضع کی اور
 مامدستہ شرف و راکر اور علمت خلافت عطا فرما کر حصت کیا۔ العرص کچھ مدت
 حسرت دلی میں رہ کر پیر و طس و ایس تشریف لائے اسکے بعد پھر حضرت کی حضرت
 حواجه سے ملاقات نہیں ہوئی تہوڑے دن حضرت دارالارشاد سرسید میں مقیم رہے
 ران مدد اشارت حضرت حواجه لاہور تشریف لیکے حسرت کے ایک جبر شکر کا کابر

لاہور میں مولانا طاہر و مولانا حاجی محمد و مولانا جمال ملوی حاضر خدمت ہوئے اور نہایت تعظیم و
 تکریم سے پیش آئے ایک روز کا ذکر ہے کہ جب حضرت مجلس سے اٹھنے لگے تو مولانا جمال ملوی نے
 نہایت اوست حضرت کی نعلین مبارک چوم کر گئے کہہ دین مولانا کی اس قدر تواضع ایک اوست کے
 شاگرد کو گران گذری اور جب مولانا باہر آئے تو کہا کہ آپ اس قدر کیون تعظیم کرتے ہیں مولانا نے
 جواب دیا کہ وہ عالم باشند ہیں اور ان کی تعظیم ہم پر لازم اور موجب اجبر و غلبہ ہے۔ نقل ہے کہ
 ایک روز مولانا ممدوم نے حضرت سے دریافت کیا کہ آپ جامع علوم ظاہر و باطن ہیں مسلم
 و حدیث الوجود کی کیا اصلیت ہے کہ ظاہر مخالف شرع ہے اور مہذا اکابر اولیاء کا یہ مذہب
 یہی ہے حضرت نے جھلک کر خند کلمہ مولانا کے کان میں کہے کہ ان کے سنے سے مولانا کی آنکھوں سے
 بے اختیار آنسو جاری ہو گئے چہرہ متغیر ہو گیا اور آثار سکریدا ہوئے خدا نغم چہ گیتی چہ
 انجمنی چہ گفتی وارزیدہ خون ریختی و خواجہ محمد شمس الثعالی نے لکھا ہے کہ بتقریب
 اس قصہ اور نسبت توحید کی ایک حضرت کے مخلص نے زبانی حضرت کے بیان کیا کہ آپ
 فرماتے تھے کہ جن ایام میں مجھ پر قلب نسبت احاطت و سرپاں و معیت تھا ایک شخص نے
 میرے سامنے قلم پر قطر کہا میری اونگلی کٹ گئی۔ آدم پر مطلب کہ حضرت لاہور میں
 سرگرم افادہ طلبا رہتے کہ یکایک خبر ارتحال حضرت خواجہ بہو پچی سنکر نہایت پریشان
 ہوئے اور کمال اضطراب قصد و ہل کیا حضرت خواجہ کے خادمان نے جب حضرت کی تشریف
 آوری کی خبر سنی تو حضرت خواجہ کی سنت کے موافق حضرت کا استقبال کیا اور نہایت
 تعظیم و ادب سے لاکر اوتارا اور حاضر حلقہ و مجلس ہوا کرتے اور اخذ فیوض کرتے کہ وقتاً شیطا
 الہیم لے اپنا شمشیر چھوڑا اور بعض بعض حضرت سے مخوف ہو گئے حتی کہ حضرت کی بلاکت
 کی واسطے ختم حضرت خواجہ کے فرار پر پڑے مگر چاہے کہ ایزد بزرگ و زودہ کے کو قن نہایت
 بے وز و نقل ہے کہ ایک روز اونہیں سے کسی اہل کشف نے دیکھا کہ گویا سبکے چراغ جلتے ہیں
 کہ یکایک ایک برق خاطر آئی اور سبکو بجھا دیا ندا آئی کہ یہ چراغ منکران کی دعا و توجہ تھی

اور برقی مخالف حضرت کی توجہ تھی کہ اس سے سب کچھ گئی حضرت نے اول اول تو سب کو
 نصیحت وید فرمائیں لیکن جب کچھ اتر ہوا تو کسی کی سبب سبب کی اور حب اسیر ہی آیا
 کیا ت حضرت ایسے وطن کو مراجعت فرما ہوئے۔ شیخ حاج الدین گویا رہیں اللہ نے حضرت
 خواص تھے اور کئی دلیس ہی جو چہرہ محبت بعض صحراں کچھ تناکہ و ترددات حضرت کے طرے
 آگئے تھے جب مکان پر وائیں گئے ہر حد متوجہ محبت باطنی ہوئے لیکن مطلق اتر نہایت
 اس بات سے شیخ کمال متفکر ہوئے اور رہے جوئے کہ یہ معاملہ ظاہر ہو کہ ایک شب حوائج
 میں دیکھا کہ حسیہ اولیا است ایک مجلس میں جمع میں اور شیخ ہی ایک گوشہ مجلس میں بیٹھے میں
 نے شیخ سے علیحدہ علیحدہ کہا کہ تم کل اولیا است سرکار کرتے ہو معلوم نہیں کہ اون سے
 انکار راعت حسرت واریں ہے شیخ منکر حیران ہو گئے اور کہتے گئے کہ وہ کون کل اولیا است
 حکاکہ میں مسکریوں کہ ناگاہ حضرت بر نظر تھی کہ صدر مجلس میں بیٹھے ہیں اور حسیہ حاضر ہیں
 حضرت کی طرف متوجہ ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کل اولیا است ہیں یہ دیکھ کر شیخ ایسے دل میں
 ہایت نادوم ہوئے اور حضرت کے پاس اگر عمو تقصیر کرائی جیسا شیخ حضرت نے معاف فرمایا
 جب شیخ بیدار ہوئے تو ایسے خیالات سے ماٹ ہو کر کمال نصرم و نزاری کی جیسا شیخ اور سکا
 اتر ہی حاضر ہوا کہ شمع نے اپنی نعت ماضی کو مثل پہلے کے سوال بابا بعدا ناں ایک خط ملا
 فلیم حیر ہو رہی کو لکھا کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی تہذیب احمد سرہندی کو عرض نہ لکھو تو میری
 طرف سے بعد تعلیمات لکھنا کہ آپ واقعہ میں میرا جرم معاف فرمایا ہے واقعہ میں یہی معاف
 فرمائیں اور یاران دہلی سے کہنا کہ جو حضرت مجدد الف ثانی سے رجوع لا کر یہ گریا ہے وہ مر
 طریقہ ہے اور سے رجوع ہمیں کیا اور انحراف کیا وہ بھی مرے کہ انکار اولیا کامل ارتقا
 سے یہ بدگانی دور و رہ سہل ہے آخر مرے وقت سلسلہ ایمان کا ابدیت ہے جو کہ ایسی شہرت
 ہمیں کی گھڑا لکھا گیا اور آگاہ کیا اور ایک خط حضرت کی خدمت میں ہی مطلقاً تقصیر
 دستا عت یاراں ہیجا اور اوہمین یہ حکایت لکھی کہ ایک سڑک ایک مسجد کے گوشہ میں قریب

بیٹے کو دہان لیکھ داگر اگر نماز پڑھنے لگا بعد نماز جو نیاں کیا تو بمیان زہر جواد کی کمر بند ہی
 اتنی بپائی اور سنگا گمان اون بزدل پر گیا کہ شاید انہوں نے چورالی بے چارے کو کر جا کروں سے
 اون پر ایسا تشدد کرایا کہ وہ بیچارہ چار ناچار اس کے روپیہ دینے کو آمادہ ہوئے اور جو کوئی خادم مرید
 اوستہ کہا اونہوں نے فی الفور ادا کر دیئے بعد ازاں وہ بمیان زہر اس سوداگر کو اور جگہ سے ملے
 دہلین بہت ڈرا اور اون بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی وہ دے دئے
 گئے کہ جو وقت تو نے مجھ کو ایذا پہنچائی او سیوقت میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا تھا کہ جب تک
 یہ شخص شیت میں نہ جائیگا میں نہ جاؤں گا جناب من سلف کا تو یہ دستور تھا امید کہ آپ یہی مخالف
 اس کی زلات سے درگزر فرمائیں اس کے بعد جب شیخ کج دہلی میں گئے تو سب پیر ہائی جمع ہوئے
 اور دریافت کیا کہ آپ کی طرف سے اس اس مضمون کا خط آیا تھا آیا وہ آپ کا ہی خط تھا یا کسی اور نے
 آپ کی جانب سے لکھ دیا تھا شیخ نے کہا کہ وہ خط بیشک میرا ہی تھا اور تمام ماجرا جو کہ واقعہ
 میں دیکھا تھا بیان کیا اور جب حضرت بتقریب عرس حضرت خواجہ دہلی تشریف لائے
 تو شیخ و جملہ یاران نے استقبال کیا اور شہر میں کاشی نے بالمشافہ اپنی اور دیگر ہائیوں کی حق تعالیٰ چاہی
 چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا قبل ازیں حضرت خواجہ جام الدین نے ایک شب واقعہ میں دیکھا
 تھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یاران فیروز آباد پر ایسے مریدان حضرت خواجہ جو کہ فیروز آباد میں رہتے
 ہیں (ہیں) بلائے عظیم نازل ہوگی لیکن جو شخص حضرت شیخ احمد کا فساد و فحاشی کا وہ نجات پائیگا
 اس واقعہ کو حضرت کے سامنے بیان کیا اپنے فرمایا کہ اب مستقل پنا کر وہ ہے تب کتب
 فقہ پر رجوع کیا اور میں یہ نکلا کہ اگرچہ تہی دفعہ کا پانی بلا شیت قربت پیا جاوے تو کراہت
 نہیں چنانچہ حضرت کے وضو کی جو تہی مرتبہ کا پانی یاران فیروز آباد و نیز حضرت کے اپنے
 خادموں نے پیا اور قادر المطلق نے بیکرت اس کے سکو بلا سے محفوظ رکھا اس کے بعد یاران
 فیروز آباد کمال اخلاص و صدق پیش آئے اور یہ عظیم تمام حاضر حلقہ و مجلس سوا کر دئے
 اور حضرت بھی ہر سال ایام عرس میں دہلی تشریف لائے اور پھر دولت خانہ واپس

آجائے اللہ دوسرے اگر وہی جالے کا علاق ہو یا کچھ دیرت ہمراہ لشکر سلطانی ملو اسطر اسطر
وراما اور یہ بیتہ دار الارثنا دوسرے میں مقیم رہے اور طالعان مداکر میں ہو بجائے رہے

مقام تیسرے حضرت امام بانی مجدد الف ثانی کے حلیہ عبادت و عادات میں

حضرت تمام قدس مارک ادا مگد مگوں اہل سعیدی کشادہ میانی تھے امدیہ در حصار مارک
سے ایسا ہو چکنا تھا کہ دیکھے والے کی آنکھ کلام نہ کرتی تھی ایک اور سیاہ دربار مارک
کشادہ تھے آنکھیں شرمی شرمی اور کئی سیاہی بہایت سیاہ اور سعیدی بہایت سعیدی تھاک
لمدا دربار یک تہا لب سرخ وہیں مارک - رزہ چوڑا دات متقل متقل جگتے ہوئے دار ہی
مارک مانوہ دسکوہ مرغ نہی حصار مارک پر مال تھا وہ تھے آگے یا تہ بہایت صاف تر تھے
میں مارک بر میل - ٹیٹا تہا بیہ میں حواہ گرمی ہو تہا و رات کہی ہوہ آتی تھی عرصہ
ایک شکل ایسی محو تہی کہ خود کہتا تھا اے اختیار سحماں اللہ و اولی اللہ کہتا تھا ستر
بیتہ سرا و گرا سفر و حصر میں بعد نصف شب سیدار ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے -

الحمد لله الذي احيا بعد ما ماتنا واليه المصير والصور لهدية آيت بني ثمر
اعود بالله من الشيطان الرجيم الحمد لله الذي خلق السموات والارض وحل الطلح
والورع الدين كرم الامور بعد لون هو الذي خلقكم من طين متح تضا واجلا وحل
صبي عدا متح انتم تموتون هو الذي في السموات وفي الارض يعلم سرهم وحوهم
ويعلم ما كنون بعد ازاں استنجہ کو تشریف لیجائے پہلے مایاں بیر علما میں رکھتے
مداد کے داہنا اور یہ دعا مسوہ پڑھتے اللہ اعوانی اعود بالله من الحمت والحفات
عدا ازاں او سحک پہ بیتہ تو مائیں بیر برزور رکھتے مدد مراعت کلخ طاق استنجا
کرتے اور کے مدد بانی سے استنجا کرتے اور بیت الحلا سے ماہر کلکے وقت پہلے اہل
بیر نکالتے مداراں مستقل نقلہ - صو کو شیتہ اور روقت و صو کسی سے مرد طلت کرتے اور

آتنا بجانب دست چپ رہتے اور ابتداء تہہ دہرے میں یہ دعا پڑھتے ہیں **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ**
وَعَلَىٰ آلِهِ عظیم والحمد لله علیٰ حدیث الاسلام کالاسلام حق والکفر باطل پہلے واسنہ ہاتھ پر پانی
 دالتے بعد از ان بائیں پر بعد از ان دونوں ہاتھ جم کر کے دھوئے اور اونگلیوں میں کف دست کی
 طرف سے خلل کرتے اور بوقت مضاعفہ مساوی استعمال فرماتے اور تین دفعہ داہنی طرف اور تین مرتبہ
 بائیں طرف کرتے پھر زبان پر کرتے اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت و ترک کرتے اور پہلے داہنی طرف
 کے اور پھر کے دائیں میں پھر نیچے کے دائیں میں بعد از ان بائیں طرف کے اور پھر کے دائیں میں پھر
 نیچے کے دائیں میں اور ہر وضو میں التزام مساوی رکھتے تھے بعد فراغ مساوی کو اکثر خادم کے
 سپرد کرتے اور وہ اسکو اپنی پگڑی کے پیچ میں رکھ لیتا اور آپ مضاعفہ دوڑالتے تھے اور رعایت
 تکلیف رکھتے تھے بوقت مضاعفہ یہ دعا پڑھتے تھے **اللّٰهُمَّ اعْنِي عَلَىٰ ذِكْرِكَ** وعلی تلاوة القرآن
 وعلی صلوة جیدیک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تین دفعہ استسحاق یہی نمانہ پانی سے جدا
 جدا کرتے اور بوقت استسحاق یہ دعا پڑھتے **اللّٰهُمَّ احْنِي رَأْسَهُ الْجَنَّةِ وَلَا تَرْضَ عَنِي**
 غیر غضبان اور بوقت استسحاق یہ دعا پڑھتے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسُوءِ الدَّارِ**
وَمِنْ مَوْتِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ واللہ اکبر اور علیہ وعلیہم الصلوٰۃ بعدہ منہ مبارک پر کمال آتشکی
 و مہولیت سر بالائے پیشانی سے پانی ڈالتے اور داہنا ہاتھ واسنہ رخسار مبارک اور بایان
 ہاتھ بائیں رخسار پر گزارتے اور واسنہ کو بائیں پر قدم کرتے تاکہ ابتداء واسنہ سے ہو اور
 منہ دھوئے وقت دستار مبارک پہنچو ہٹا دیتے تھے کہ سب سر مبارک سے اور دھوئے دھویا جاوے
 اور منہ مبارک پر اس انداز سے پانی ڈالتے اور احتیاط کرتے کہ کپڑوں پر قطرہ نہ پڑے اور منہ
 دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے **نَوِیْتُ اِنْ اتَّوَضَّاءُ لِرَفْعِ الْحَدِثِ رَأْسًا فَجَاحِدَ الصَّلٰوةَ** اللہ تعالیٰ
اللّٰهُمَّ مِیْضُ وَجْهِیْ نبورک یوم تبض وحوۃ اولیائک ولا تسود ووجھی یوم تسود ووجہ
 اعداؤک اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد عبداً و
 رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از ان داہنا ہاتھ کو بیرون تک تین مرتبہ دھوئے

اور سر مرتہ اور سیراتہ پیرے تاکہ قطر مرچا دے اور اسطرح سے ایمان ہاتھ دھوئے اور رات کو نکل کر
 ماسی مانی ڈالتے اور دست ہاتھ دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم ایتی کما فی حیوی و صامی
 حسنا یا سیراد استھدا ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واستھدا ان محمد عبد
 و رسولہ الامین علیہ و آلہ و سلم وقت یہ دعا پڑھو اللھم ایتی کما فی دینی و من دینہ و لدینی و لدینہ
 حسنا عسرا واستھدا ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واستھدا ان محمد عبد و رسولہ علیہ و آلہ
 و سلم سدا ان دہی علیوں پانی لیکر مٹیں کہ دست اور رات کو نکل کر اسطرح ریں روئے کہ
 جیٹیں ہاؤریں اور تمام سر کا مسح کرنے اور اطراف سر و دونوں ہاتھوں کی پھیلیاں ہاتھوں سے آگے تک
 پیر لائے اور یہ دعا پڑھتے اللھم عنی محمد اول علی من کانک و اطلی تحت عرشک سدا ان لا اله الا
 پانی کو مسح گوئیں مٹیں سایہ کو اورت گشت مرا گشت سر کرنے اور یہ دعا پڑھتے اللھم ایتی کما فی
 و رقاب اما فی من النار و اعدی من السلاسل و لا علل استھدا ان لا اله الا الله واستھدا
 ان محمد عبد و رسولہ علیہ الصلوٰۃ و السلام سدا ان دہا پیریں مرتہ شحوس سے پاؤں
 کھجے ہوئے اور سر مرتہ اور سیر اسطرح ہاتھ پیرے کہ قریب خشک کے ہو جائے اور اسطرح ایمان
 پیر دھوئے دانت پیر دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم وقت قدیمی و قدم والدی علی صراط
 المستقیم یوم ست اقدام المومنین استھدا ان لا اله الا الله واستھدا ان محمد عبد و رسولہ
 علیہ الصلوٰۃ و السلام اور ایمان پیر دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم ایتی اعوججک ان اول
 قدمی و قدم والدی عن صراط المستقیم یوم تول اقدام المسافقین و الکما فیرین فی الما
 محرمت الہی المختار استھدا ان لا اله الا الله واستھدا ان محمد عبد و رسولہ علیہ الصلوٰۃ
 و السلام اور بعد راع و صویہ دعا پڑھتے اللھم ایتی من التوابین و ایتی من المطہرین
 و ایتی من سادک الصالحین و ایتی من و مرتہ الحجة العظیم و ایتی من الدین
 لا خوف علیہم ولا یحزبون و ایتی عند اشکور و ایتی ان اذکرک کتیرا و
 سبحانک کثر و ایتی لا اعودنا الله من الشیطان الرجیم ثم الله الرحمن الرحیم اما اول

آمّا آخر اور یہ دعا پڑھتے اللھم اشفی بشفاعتک وداوئی بذاوائک وشفی من البلاء وحمی
 من الاعداء وکما مرض والا وجاع اور اعضا وعضو کپڑے سے نیو سچتے بعد از ان پشاک
 وخیف و نفیس پہنتے و بہ تجل و وقار تمام متوجہ نماز ہو گئے اور دو رکعت خفیف گزارتے اور
 اون رکعت میں قرات بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے واللّٰذین اذا فعلوا فاحشة اظلموا انفسهم
 ذکر واللّٰہ فاستغفر واللّٰہ نوبہم و من یعرف الذنوب الا اللّٰہ ولم یصر و اعلى ما فعلوا و ہم
 یعلمون اولئک جزاہم مغفر من ربہم و جات تجری من تحت الانہار رجال دین فیہا
 و نعم اجر العالمین و لو انہم اذا ظلموا انفسہم جاورک فاستغفر للّٰہ و استغفر واللّٰہ للّٰہ
 لرجل اللّٰہ تو بار حیا و من بعل سوء او یطم نفسه ثم یدتغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفورا رجا
 باقی نماز تہجد کو بطول قرات ادا کرتے غالباً دو تین سیدارہ قرآن پڑھتے تھے اور گاہ گاہ حالت
 غلبہ حضور میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت میں گزرتے اور جب خادم بکارتا کہ صبح
 ہوئی جاتی ہے تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پہنچتے پس از ان دوسرے دو رکعتیں
 بقرات طویلہ لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علی بن ابی القیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسری سے
 کم ادا فرماتے بعد از ان تین و تیر پڑھتے اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک اور دوسرے میں
 قل یا ایہا الکافرون اور تیسرے میں قل ھو اللّٰہ احد پڑھتے سویم رکعت میں بعد قل ھو اللّٰہ
 ثنوت حق کو ثنوت شامی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے اللّٰہم اھدنی
 فی من ہدیت و عافنا فی من عافیت و تولنا فی من تولیت و بارک لنا فی من اعطیت و نا
 ربنا شرمنا قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک انک لا یزل من والیت ولا یغفر من عبادک
 تبارک ربنا و تعالیٰ عما یقولوا الظالمون علواً کبیراً اور اگر وتر اول شب پڑھ لیا کرتے تو نماز
 تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کہیں آٹھ اور کہیں دس پر بھی اکتفا فرماتے اور اکثر نماز تہجد میں سورہ
 یسین پڑھتے اور فرماتے کہ اسکی قرات میں منافع بسیار اور تائب و تائبہا پر پائے ہیں اور سورہ
 المدحید و سورہ الملک اور سورہ مزمل اور سورہ واقعہ اور چار قل بھی پڑھتے تھے اور

بعد نماز سورہ آل عمران اس جگہ سے پڑھتے امانی خلق الملوک والارض والاحتلال الملک
 الیٰہو السورۃ اور تدر و صا بعد اللہ پڑھتے اور کہیں کہیں آیہ کریمہ رہا ای طمئت بفسی باعد
 بعد لہ متر متر پڑھتے بعد صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح مواضع سنت
 علیٰ ہمدردہ الصلوٰۃ والسلام سوجائے تا ہنجد میں انویں دایہ ہوا در قیل صبح بیدار ہوئے اور صبح
 حدیدہ و مارکست گہر پڑھتے بعد از ان کما س قلو داہنا ہاتھ دایہ سے رخسار کے نیچے رکھ کر لیت
 مانتے یہ راؤ شکر منو جہ سجد ہوئے لیکن آخر میں یہ اصلیام ترک کر دیا تھا بعد از ان مرض محرک تھا
 کبتر اول وقت آخر ظہر میں ادا کرتے اور بعد الامت مانتے اور طویل مفصل پڑھتے بعد از
 فرض اسی جلسہ میں دس مرتبہ لا الہ الا اللہ بعد لا تہدیک لہ لہ الملائک ولہ الحمد ویجیئ
 بید الحمد وهو علیٰ کل شئی قذیر اور رات وقت اللہم اخرجنی من النار بعد از ان یہ آیہ کریمہ تلاوت کر
 والحمد للہ واحد لا الہ الا هو الرحمن الرحیم وحرر تدریل للکتاب تالیہ المصیر والیٰ علی
 وکیہ فصحا اللہ صلی تمسوق وحق نقصوں الیٰ تخرجون یہ میں ویار قوم کی طرف
 رجوم ہو کر دیا گیا اسلئے ہاتھ اوٹھاتے بعد دعا دووں ہاتھ سے رخسار کے نیچے ملائے بعد از ان مع اصحاب
 طلعہ درویشاتے اور سب بالٹنی میں تاملدی آفتاب بعد میر و متول رستے طلعہ میں کہیں کہیں مانتے
 قرآن ہی سے آہ بعد دراف دو رکعت نماز پڑھتے اول رکعت میں بعد فاتحہ آہ الکرسی اور سورہ
 مانع فی الصویر اور دوسری رکعت میں اس آیت سے تا آخر سورہ مذکور سورہ والحمد للہ پہرہ
 رکعت بہ نیت استسماہ پڑھتے کہیں اول رکعت میں قلیا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل
 بعد اللہ اور کہیں پہلے میں صبح اسم والعلیٰ تخرج وقلیا ایہا الکافرون اور دوسری میں
 قل هو اللہ احد تین مرتبہ اور بعد میں ایک ایک بار پڑھتے اور بعد شہد وورد استغفار ہر طرح
 پڑھتے اللہم ارحم الراحمین لا الہ الا انت خلقتنی واما بعدک وانا علیٰ عہدک ووعدک
 ما استطعت اعود بک من قہر ما است ایوب لک سمعتک علیٰ انوار ہی فاعلم فی
 ما لا یقدر الذنوب الا انت بعد دعا استسماہ پڑھتے اللہم ارحم الراحمین لا الہ الا انت

تقدیرات واسئلای من فضلک العظیم فانک تقدیر ولا اقدر سوا تعلم ولا اعلم انک انت
 سائر الغیوب اللهم انک تعلم ما ارید من ای عمل کان خیر لیا فی دینی ودنیائی ومعاشی ومعایت امری
 او عاجل امری ولجله الیوم فاقدیر لی یمیر علی ثم بارک لی فیه وانک تعلم ان ما ارید من العمل ای عمل کان
 شرفاً فی دینی ودنیائی ومعاشی ومعایت امری او عاجل امری ولجله الیوم فاقدیر لی
 امر فی فیه واقدر لی الخیر حیث کان غمہ ارضی به وصلى الله تعالى على خير خلقه
 محمد وآله وصحابه اجمعین رب وقت شام بعد تمام اذان پیر و ما در ستاره پرستے اور
 جب بعد نماز صبح سکوت فرماتے تو بعض دعوات پوری بعد اشراق پرستے دعوات یہ ہیں
 سبحنا واصبح الملك لله والحمد لله اللهم انی اسئلك خیر ما فی هذا الیوم نوره وبرکة
 وهدایة اعوذ بک من شر ما فی هذا الیوم وشر ما اصبحنی من نعمت او یاحد من
 خلقت فمنک وحدک لا شریک لک فذلک الحمد ولک الشکر اور تین مرتبہ اعوذ بکلمات
 الله التامات من شر ما خلق اور تین دفعہ بسم الله الذی لا ینصر مع اسمه شیء فی الاخر
 ولا فی الساع و هو السميع العليم اور سات دفعہ اللهم نبی قبل ان ینبی الموت اور سات دفعہ
 اللهم رب الارباب واعبدنی من شرفنسی اور سات دفعہ ربنا لا تنزع قلوبنا بعد اذ هبنا
 وحب لنا من لولیک رحمتہ انک انت الوهاب اور سات مرتبہ یا مقلب القلوب ثبت
 قلوبنا علی طاعتک اور سات مرتبہ اللهم وفقنا لمرضیاتک وثیقینا علی طاعتک اور سات
 دفعہ اللهم اغفر لامتہ محمد صلی الله علیه وسلم اور سات دفعہ رب انی ظلمت نفسی
 فاغفر لی اور تودفعہ سبحان الله وسبحکذا اور تینیس دفعہ سبحان الله اور تینیس دفعہ الله اکبر
 اور ایک دفعہ لا اله الا الله وحدک لا شریک لک لک الملك وله الحمد بید الخیر وهو
 علی کل شیء قدیر اور بعض اوعیہ کو بعد نماز اذان پیرستے اور ان چار کلمات کو ہر فرض
 کے بعد موافق اعداد مذکورہ بالا پیرستے اور اگر شام کو پیرستے تو بجائے الیوم اللیل
 پیرستے اور بجائے اصبح امسی پیرستے بعد اذان خلوت میں تشریف لیجاتے اور

مقتصدائے حال کسی قرآن تشریف پڑھتے اور کسی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے اور گاہ گاہ نمازوں کو ادا
 دے اور طلب کر کے احوال پرسی فرماتے اور ہر ایک کے حال کے مطابق ارشاد فرماتے اور سارا وقت
 ایسا ہوتا کہ احوال عبیدہ لگا بیٹھلا سب حمد و تعظیم و شریعت و ملت اور مقامات اور کیفیات کے
 آگاہ کرتے اور کسی خاص خاص اصحاب کو طلب فرما کر اسرار خاصہ و معارف مستودہ یاں فرماتے اور
 ان کے پرستیدہ رکعتوں میں کوشش کرتے اور معارف یاں کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا انشاء
 و اعطاء مال کو فرماتے ہیں بارہا ایسا اتفاق ہوتا کہ اس وقت کو فی معرفت حضرت کی زبان سے
 سننے لکھ دیکھ کے اوس معرفت سے توجہ حضرت متحقق ہو جاتے۔ اکثر حضرت کے اصحابوں
 عاموشی کی صحت ہوتی اور اصحاب پر ہندو بدھشت و بدھت غالب نہیں کہ مجال اساطیر و مہمان
 تہی اور حضرت کی تمکین اس درجہ کی تھی کہ باوجود تو انہوں نے نگار و ادوات منوعہ و مقلونہ ہرگز کسی
 اقریبوں طاہر نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت پر ایک روحانی اور گاہ گاہ آسمانی یاں
 میں نمونہ رنگ رسا و درہ ہوتا نا جب محو کسری ہو جاتا تو حضرت نماز تہجد کی آئینہ رکعت
 ادا کرتے سرحد کہ چار رکعت جو کہ اول پڑھتے تھے داخل ضمنی تہجد حاصل یہ کہ نماز صبح بارہ رکعت
 پڑھتے اور یہی سب قلت او نہیں چار رکعت پڑھ کر اول روز پڑھتے انشاء فرماتے اور یہی
 وہی اول پڑھ اور قرآن نماز جاہشت میں بعد فاتحہ سورہ ام و النہس واللیل والصبح
 و چار رکعت پڑھتے تھے بعد از ان کہ میں تشریف لیتے اور کہا ماتا و اول فرماتے اور کہاتے
 حوینون و دروینوں کو طعام قسم فرماتے حضرت کے گہر کا کہا ماہایت لید ہوتا تھا جب حضرت
 لشکر سلطان کے ہمراہ میں تھے تو لشکر کا ایک دفعہ سرحد گز ہوا حضرت نے سلطان کی دعوت
 کی سلطان نے حسب کہا نا کہا یا تو بہایت خوش ہوا اور کہا کہ ایسا لذیذ کہا نا کہی نہیں کہا یا
 اور یہیوں کو حکم دے کہ ہمارے اور یہیوں کو ایسا کہا نا کہا اور یہی حضرت نے فرمایا کہ ہمارے
 اور یہیوں سے ایسا کہا نا نہیں یک سکتا۔ راقم کہتا ہے کہ اس کہانی سے اور سلطان کی کہانی
 سے کیا سبب : سر اسر حلال وہ سر اسر تہا میں حضرت کی سبب و اور ساری

اوسین سلطان کی مطعون کی غفلت و غلامت بہرہی چہ نسبت خاک را با
 تجربہ کی بات ہے کہ جو حضرت مرشدی و مولائے حضرت مولیا حافظ غلام نبی صاحب خیر
 قسی کے کہانے میں لذت ہوئی خواہ وہ کیا ہی خشک ہو دوسری جگہ کی کہانی میں خواہ
 وہ کیا ہی مریض ہو مریض نہ ہوتا وہی سرائے نسبت و نور سبب اور تین اونگلیوں سے نوا کرتے
 اور کہے گا ہے ہاتھ طبع کو لیجا کر منہ کو لیجا تے اور مریض لیتے گویا کہ کیا فی کی رغبت نہیں ہے
 محض ہس نیت سے کہ کہانا سنت ہو تناول فرماتے اور کہاتے وقت سنت طریق سے
 جلسہ فرماتے اور بعض اوقات کہانی سے قبل بسم اللہ فی الاضرع اسمہ شفی فی الارض ولا
 فی السماء وهو السميع العليم فاشہ خیر حافظا وهو الرحم الرحیم اور سورہ لا ائلف
 یثیبتے اور بعد فراغ از طعام یہ پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنی هذا الطعام اللطیف اطلیم بغیر
 حول ولا قوتہ اور اگر طعام شیرین ہوتا تو هذا الطعام اللطیف الحلو فرماتے اور کہی کہی
 دعا یہی پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا واسقانا واشبعنا واوانا وجعلنا من المسلمین اللہم
 اغفر لک کلہ ولما بذلہ ومن کانه لہ شیئاً نسیہ وصلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ
 وسلم و اگر صاحب طعام حاضر ہوتا تو فرماتے جزاکم اللہ خیرا اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا
 ترجیٰ هذا اللہ خیرا اور کہی یہ دعا پڑھتے اللہم ارزقنی مما یحب وتوفی جعلہا عونا علی
 ما یحب بعد طعام تہوڑی دیکر یکم سنت قیلو فرماتے اور جیسے ہی سایہ پیرا اور مؤذن اذان کہتا
 بجزو استماع اللہ اکبر بے اختیار بقوت و محبت تمام مہر سے زمین پرا و تراتے اور اسمین نافہ
 نہوتا اور بوقت سننے اذان کے اعادہ کرنے کے وقت حیلین لا حول یثیبتے اور بعد اذان دعا
 اذان پڑھ کر فی الفور ہی اوٹھہ کھڑے ہوتے اور وضو کر کے نفیس پوشاک پہن کر مسجد میں تشریف
 لیجاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے بعد اذان چار رکعت سنت زوال بطول قرات ادا
 کرتے اور فرماتے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمان طغوت سے تا زمان رحلت سنت
 زوال ترک نہیں کیں اور اوسین طوال مفصل پڑھتے اور کہی یہ مقتضائے گنجائش اقتضا

قنات یرسی انکشافاتے بعد ازاں چار رکعت سنت موکدہ پھر کے بیٹھتے اور اس بعد کیا کرتے
 کہتے اور خود امام سوئے اور فرض پھر بیٹھتے اور قنات طویل بیٹھتے اور بعد موع درمیں دعا
 اللہم صلات السلام و معك السلام تداوت یا دی الحلال و لا کرام بیکر کثیرے ہو جانے
 نہ ازاں دو رکعت سنت موکدہ بیٹھتے اور پھر چار رکعت سنت زائدہ بیٹھتے بعد ازاں ذکر
 کہ بعد پھر اتورہ میں بیٹھتے اس کے بعد قوم کیماس ہو بیٹھتے اور اصحاب حلقہ کرتے اور دعا
 قرآن پڑھتا اور حضرت یارو کی طرف مراقب و متوجہ بیٹھ جاتے بعد موع ار حلقہ دو ایک
 سس دیوی درس فرماتے اور جب وقت عصر ہو جاتا تو منجد ہو کر کھڑے ہو کر اسلے او بیٹھتے اور بعد
 گرہے دو مشلوں اور رائے اصلی کے اول وقت عصر میں آتے اور آتے ہی دو رکعت تسبیح
 اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے بعد ازاں خود امام سوئے اور جماعت و میں عصر پڑھتے
 کثیر ادا کرتے بعد ازاں اومیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھ کر قوم کی طرف پھر بیٹھتے اور اصحاب
 حلقہ کرتے اور حافظ قرآن پڑھتا اور حضرت اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کبھی احوال یرسی کا
 شغل کرتے اور متوجہ احوال طالماں موکدہ کے ترقی کی واسطے بہت دیتے اور کبھی کچھ اور
 محل صالحہ کرتے بعد ازاں اول وقت نماز عصر بیٹھتے اور بعد اس کے فرض دس در تکمال
 اللہ و حدیث لا یشریک لہ لہ الملائک و لہ الحمد یحیی و یمیت سیدہ الحبی و هو علی کل
 متی قدس بیٹھتے اور سات و معہ اللہ صلی فی من الدار بیٹھتے اور بعد ازاں چار رکعت
 نماز و امین بیٹھتے اور اکثر اوقات او میں سورۃ واقعہ و سورۃ اخلاص مکرر و غیر نماز قنات
 بیٹھتے اور نماز عشاء کو بعد از روال ریاض الحق کثرت یک نام اعظم شفق اوسی سے ملو اسے
 و وقت متفق علیہ سے مسجد میں تشریف لائے اقل دو رکعت تکبیر اس کے بیٹھتے بعد ازاں بار
 رکعت سنت یا دو رکعت گمارتے اور پہلی رکعت میں اللہ و حدیث اور دوسری میں سورۃ الاخلاص
 اور تیسری میں قل یا اور چوتھی میں قل هو اللہ احد اور کسی جا و نہیں چاروں قل بیٹھتے اور
 در صون میں اللہ و حدیث اور سورۃ الملائک بیٹھتے اور بنبر اسکے کہ او عید تہنن اللہ

انت السلام الخ پڑھ کر اوشہ کھڑے ہوتے اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے بعد از ان
چار رکعت اور سب پڑھتے بعد از ان وتر پڑھتے بعد از ان سویرہ المرحمہ پڑھتے
اور کبھی بعد فرض چار رکعت میں سویرہ سجدہ و تبارک و قلیا و قل هو اللہ پڑھتے
اور کبھی چار قل ہی پڑھتے اور وتر میں اکثر سبھم اسو و قلیا ایھا الکافرون اور قل هو اللہ
پڑھتے اور دعا متواتر حق و شافعی کہ حنفیوں نے جمع کہا ہے جمع کرنے بعد از ان دو رکعت
یشکر پڑھتے اول رکعت میں اخاذ لزلت الکاس فی اور دوسری میں قلیا پڑھتے اور آخر
میں ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا اور فرماتے تھے کہ اس میں اختلاف ہے۔ بروقت نماز
حضرت سرور ابہام حضرت ملازمین کا طور مکان کی لو تک لیجاتے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو
بغیر اس کے کہ ہلی یا جڑی رکھیں بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے
لائے اور زیباں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طور سے رکھتے کہ داہنے ہاتھ کے حضور اور ایسا
سے حلقہ ہو جاتا اور تین انگلیاں کلائی پر لمبی لمبی رکھیں بائیں اور دونوں پیروں کے
درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونوں پیروں پر برابر زور رکھتے اور ایک پر زور
دیکر دوسری کو آرام دیتے اور قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے اور نہایت تجوید و تمغن سے
واسلہ قرآنی سے قرأت پڑھتے بعد از ان تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور قہر و غیر
نظر رکھتے اور سرشت کے ساتھ برابر کہتے اور زانو اوٹھکیاں کہو لکرتوت پکڑتے اور زانو
شیرا نہر نے دیتے بعد از ان قوم بقدر تسلیم کرتے اور در حال انفراد مع اللہ لمن صومرنا لک الحمد
پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسلیم جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کے زمرہ پر
نگاہ رکھتے اور پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتے اور بوقت سجدہ تمام اعضا
پر برابر زور دیتے اور شہد میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ رکھتے اور
کنار پر نظر رکھتے اور حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے۔ یہ سب
ادبی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فریفتہ ہو گئے بعد نماز عشاء اور قبل سونے کے

[illegible]

منع کیا نہ نہ کرنا چاہئے اور آخر عشرہ رمضان میں مسجد میں مستکف بیٹھتے اور عشرہ ذوالحجہ
 میں یہی عزت کرتے اور اون عشرات میں طاعات و اذکار و صیام کے بہت سرایں
 ہوتے اور درود پڑھتے اور شبہا سے جمعہ کو صبح اصحاب حلقہ کر کے ہزار بار درود شریف
 پڑھتے عید الفصحی کو راہ میں تکبیریں بلند کہتے جاتے اور عشرہ ذوالحجہ کو حاجیوں کی شبہا سے کر کے
 میرا درناخن نہ ترشواتے لیکن یہ جو متعارف ہے کہ ہر فرد کے روز لوگ صحرا میں سرسبز ہونے
 رکعت نماز واسطے شبہا سے اہل حجر کے ادا کرتے ہیں نہ کرتے لیکن بعض اہل ثورہ و ثرا
 کرتے اور عشرہ ذوالحجہ میں ہر روز نماز عشاء اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں سورہ الفجر پڑھتے
 کسوف و خسوف پڑھتے اور نماز تراویح کو بیس رکعت ادا کرتے اور سفر و حضر میں کعبہ
 تمام ادا کرتے اور تین قرآن شریف سے کم یا م صیام میں ختم کرتے اور ہر چار رکعت تراویح
 کے بعد تین دفعہ سبحان ذی الملك والملكوت سبحان ذالعرن والعظمیٰ الہیت والقدت
 والکبریا والجلوت سبحان الملك الحق الذی لا یموت لا ینام سبحان قدوس ربنا
 وارب الملائکۃ والروح اللہ لاجونی من النار بالجہر بالجہر اور دیگر ایام میں
 چونکہ حافظ قرآن تھے بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتے تھے اور خلفات میں استماع قرآن ہمیشہ
 جاری رہا تھا اور نماز وغیر میں اس طرح قرأت پڑھتے تھے کہ گویا ادا معنی ضمن الفاظ میں فرماتے
 جاتے ہیں اور سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تھا کہ اسرار قرآنی اوس مقرب سبحانی پر
 وارد ہو رہے ہیں بہت سے آدمی جو کہ مرید بھی نہ ہوتے تھے کہتے کہ حضرت قرآن اس طور سے
 پڑھتے ہیں گویا الفاظ اونکے دل سے نکلتے ہیں اور ہرگز آواز بنا کر نہ پڑھتے تھے اور نماز تراویح
 میں اکثر سامعین کو غنودگی ہو جاتی تھی لیکن حضرت کو کبھی کبھی نہ ہوتی تھی اور وہ بی طرح کہڑے
 کہڑے قرآن سنتے ملا بد الدین سر سندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت
 عرض کی کہ کیا باعث ہے کہ آپ کو کبھی غنودگی نہیں ہوتی فرمایا کہ شعاوری دریائے
 اسرار قرآنی فرست نہیں دیتی کہ پلک بھی جھکاؤں۔ سفر میں منزل یہو نہ چنے تک تلاوت

رائے دہانے اور صوقت آتے سمجھ آئی فی العود سوار پیسے اور ترک کر میں پر سمجھ دے کرے اور حالت انفراد
 میں تنبیہات رکوع و سجود عام و سات لکھ نو گیارہ بیٹھنے اور کسی میں ہی مرتبہ پر اقتصاد دہانے حسب
 موقع اور حالت امامت میں چار دھبہ کہتے جدیدت بحالت امامت یا سب مرتبہ تقسیم رکوع و سجود میں
 کہتے کہ حضرت حق جل و علی سے موع سو گئی اور چار دھبہ کسا شروع کیا تاکہ معذی تیں مرتبہ نماز
 کہیں اور صرح اس بات کی اعتیاد کرتے کہ مسمت میں نقصان نہ ہو اور صیطح اس میں ہی اعتیاد کرتے
 کہ زیادتی ہی ہو اور سوا سے نماز تراویح و کسوف و خسوف اور کسی فعل کی جماعت کر کے اور ذکر
 مکروہ مانتے اور ہر کام ہمارا استخارہ سے شروع کرتے اور کسی دعا استخارہ ہی پر اقتصاد دہانے اور
 تنہد میں انکشت نما سے اتنا زینت لگرتے کہ وہ سب حصی میں حرام و مکروہ سے ہر چند کہ بہت
 علماء اور سب سبیت کے ہی قائل ہیں مگر حکم ادا دہا کا مہر میں السنۃ والکناعہ دستور کے
 اولی مع دلت کسی کسی مقتضائے حدیث و اعلیٰ میں اختارت ہی کرتے ہیں تاکہ یہ عمل متروک
 مطلق ہو اور فاسخہ اربع یرمہات کیواسطے بعد نماز کو مرسوم مستایح رہا ہی نہ بیٹھتے ہیں
 اور ہر بیض کی عبادت کو جائے اور دعبہ و توبہ مرےیں یر بیٹھتے اور دفن مرض کیواسطے
 توجہ باطنی دہانے اور قرد کی زیارت کو ملنے اور دعا و استغفار مدد فرمائے اور اسوات سے
 استغاثت مار رکھتے لکھ خود بھی کرتے اور باطن سے توجہ رحم خدایا و ترقید رجبات کرے
 دعوت خاص تول رائے اور دعوت عام میں شریف نہ لہجائے۔ اور مجلس سرود و مولود و والی
 میں حاضر ہونے اور مولود مبارک ارتقاء دعوت و مساعیر علی حوالہ مکتوب و دیگر دستار لکھ
 ذکر صحر کر ترک اولیٰ جائے خواہ شریک خواہ من مرتبہ فصل چپے اور ہوت کو ولایت سے
 اصل مانتے اگر وہ ولایت اوس ہی کی کیوں بہو اور ملے بھو کو علیہ سکر مرتبہ دبتے اور بھو حالس
 نصیب عجم کا لاعام کہتے اور ادا لیا و عشرت کو جو کہ ملائحتی کی یابت میں متغول میں اولیٰ
 عزلت سے حرکت خل دیباہ و نہیں بیٹھتے میں بہتر مانتے اور تمام اصحاب کو تمام اولیاء بہت
 سے خواہ وہ طلب ہوں یا عنوت افضل جائے اور متاخرات صحابہ کو احسان پر محمول دہانے

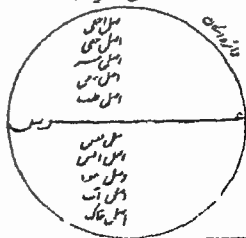
اور دوسرا نفسانی سے بہتر سمجھتے۔ طرق مشائخ میں طریقہ نقشبندیہ کو افضل سمجھتے اور فرماتے ہیں :
 طریقہ طریقہ اصحاب اور جو کہ اس طریقہ میں دعائیں مثل جبر استقداری میں ناپذیر و ماعبدالشیخ محمد الدین ابن العربی
 کو بیشک یاد فرمائے بلکہ اظہار محبت فرمائے معہذایہ ہی ارشاد کرے کہ ہر چند یہ کہ شیخ محمد محبت ہرگز بعض علوم
 کشفی میں کوئی پسند نہیں کرتا اور حق کو بخلاف سمجھتا ہوں مگر خطا کشتی کو درنگ خطا واجبہ ہادی بسبب از مواخذہ
 جاتے بعض کتب مثل بیجاوی و تجاری و شکوۃ و ہدایہ و شرح مواقف و بیضاوی حاشیہ عفوئی و
 عوارث کا درس بھی فرماتے تحصیل علوم کو سلوک صوفیہ پر مقدم کرتے اور فرماتے کہ صوفی جاہل
 سحر و شیطاں ہے اور اگر کسی سفر جانیکا اتفاق ہوتا تو در غنہ و غنہ و غنہ کو شروع کرتے اور باقی ایام
 کو نبی سفر کے واسطے مباح جانتے کہ الانام انام اللہ والعباد عباد اللہ اور جب سفر پر توجہ ہوتے
 تو در رکعت نماز استسماہ پڑھتے اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل هو اللہ
 احد اور دعا استسماہ یہی پڑھتے اور برآمد ہوتے وقت سورۃ فاشمہ وآیۃ الکرسی اور دعا پڑھتے
 قل پڑھتے اور بوقت سوار ہوتے تمبیر کہتے اور یہ آیت کریمہ پڑھتے سبحان الذی سبحنا لایذا
 ما کنا لہ مقربین فاننا الی ربنا منقلبون اور جب شہر یا قریہ میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے
 اللھم اسئلک خیرا بذلک المقام وخیر من بہ اور جب منزل پر نزول فرماتے تو یہ دعا پڑھتے
 رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اور اثار عبورہ میں اور تر پڑھتے اور تین مرتبہ
 یہ دعا پڑھتے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور در رکعت نماز یہی پڑھتے اور
 سفر میں ہمراہیوں کو تلاوت سورۃ قریش کی ترغیب دیتے اور اسطرح جس منزل میں پہنچتے
 واسطے خیریت منزل کے دعا استسماہ پڑھتے اور بوقت نذر ہوا چلنے کے یہ دعا پڑھتے اللھم
 اجعلہا رباحا ولا تجعلہا ربحی انی اسئلک خیرھا وخیر ما ارسلت بہ اعوذ بک من شرھا
 وشر ما ارسلت اور بوقت آوردن رعد و طہر راعقہ یہ تسبیح پڑھتے سبحان من یسمی الرعد جملہ
 واللانکۃ من خیفہ ویرسل الصواعق اور اگر کسیکو بلا میں مبتلا دیکھتے تو یہ پڑھتے الحمد للہ
 الذی عافانی عما اسئلک بہ وفضلنی علی کثیر من خلقھا تفضیلا وجعلنی من المسلمین اور

اگر کہ رات پرست کر دیکھتے تو میں یہی دعا پڑھتا ہوں اور کہ مرگی کسی تعلیم دیتے تھی کہ ایک مرتبہ
 ایک نصرت کہ حضرت باقی کے مراد تھے ایک مرتبہ لکھا سلطان گنگا راجہ راجہ ہوا حضرت نے
 صبح تو انہیں سے مع کر دیا کہ اس دریا کا کوئی پانی نہ رہے کہ سدو کا سدو ہے وہاں سے دو
 ایک کھواں تھا وہاں سے پانی سگایا اور ایک مرتبہ کار کرے کہ حضرت کسی فکر مشرب لگے
 وہاں کھواں پانی کا کھار تھا کسی مجلس نے وہاں سے ساکا پانی کہ وہاں سے تین مار
 گوس یہ حضرت کے استعمال کیواسطے رکھا یا ایک کو سامہ ہارایا کہ اس پانی کے پیو میں اسکی
 تعلیم پائی جاتی ہے اس سے فقط استعما کریں۔ اور حب آمیہ دیکھتے یہ پڑھتے۔ اللہ ہو کیا
 حست خلق حسن خلقی جو روحی علی الماد اور اگر العافا مارا میں گدہ موتا تو کلمہ تحمید پڑھتے
 لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملائک والہم الحمد بحی وبعیت وروحی کا پڑھتے
 وہو علی کل شیء قدیر اذ اذ الحلال والکرام اور صوفت سمجھ میں آتے
 اگر وقت کر دے ہوتا تو در رکعت سجدۃ الہی پڑھتے اور اذ میں کسی ورق نہ آتا اور وقت داخل ہونے
 سمیت اسکاٹ راتے اور اس طرح بیت کرتے ان اسکاٹ ما دمات فی ہذا المسجد اور حب
 وک ما سے باہر تشریف لائے تو یہ پڑھتے تو کلت علی اللہ واعتصمت باللہ لا حول
 لا قوۃ الا باللہ العالی العظم ایدہ حب ہلال دیکھتے تو یہ پڑھتے اللہم اہلہ علیہا لا حول
 ولا ماں والسلامۃ والسلام مرہی ورمک اللہ اور ہاتھوں کی انگلیوں سے مقت لعل
 اللہ ماتے اور اگر مریض کی عیادت کو مانتے تو عمارک اللہ کہتے اور حب یا اللہ اس پڑھتے تو
 پڑھتے الحمد للہ کی کسی ہذا التوب بعد یحول ہی ولا قوۃ اور اس کا نام ہی تغیر کرتے
 آتا یا یہ پڑھتے تو ہذا العمامۃ اور میں ہوتا تو ہذا القیص راتے اور اگر کوئی اور پرتاک ہونی تو راتے
 اللہ حد اذ وعتق حمیداً وعت شہیداً عرض کہ ہر ایک مرتبہ حضرت کمال ربانیت سے
 دستب رکھتے اور اس امر کی خاموشی کو یہی بہایت تاک موتی تھی۔ نقل ہے کہ
 ایک روز حضرت نے خادمہ سے فرمایا کہ تلاوی جگہ قبر لعل رکھی ہیں اوں میں سے ہڈی

اسے آؤ خادم سنے چہ دانہ کار سمنے رکے آپے ترش ہو کر فرمایا کہ ہمارے صوفی کو ابھی
 معلوم نہیں کہ اللہ دین و عیب الوتد پہ فرمایا کہ رعایت و مستحبات سے ہر مستحب کو لوگ کیا سمجھ
 ہیں مستحب دوست داشتہ اللہ تعالیٰ ہے اگر دنیا و آخرت کو ایک ایک مستحب کے محل میں دین تو یہی
 مجسم نہیں فرمایا کہ میں اس قدر رعایت مستحب کے تاہوں کہ منہ دھوئے وقت خیال رہتا ہے کہ پیلے
 پانی واسنے رخسار پر پڑے کہ تباہی یعنی واسنے سے شروع کرنا مستحبات سے بے نقل ہے کہ اگر
 مرتبہ حضرت نے ایام سخت میں رونہ رکھنے شروع کئے اور باعث مخافت بدن کے دشوار ہوئی کسی نے
 عرض کی حضرت یہ کیا دن روز رکھنے کے ہیں فرمایا کہ ایک مرتبہ انہیں ایام میں ماہ رمضان
 گزرا ہے اوسین اکثر دن کو استنجا کر نیکا اتفاق ہوا تھا اوسکی قضاء احتیاطی ہے اور اسی تقریب
 میں اپنی والدہ کا ذکر کیا کہ جہانک من ہوتا روز و زمین دیکھو استنجا کرتے اور اگر ضرورت اتفاق ہو
 تو اوسکی قضاء رکھتے سبحان اللہ نعم السلف و نعم الخلف اور جس طرح حضرت رعایت مستحبات کرتے تھے
 اسی طرح رعایت ادب ہی تھی **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت بنگ پر بیٹھ کر فتنہ اوشہ کہہ رہے ہوئے
 اور فرمایا کہ بچہ ہونے کے بچے کا قند ہو نکال لو گو یا اس قدر گوارا نکلیا کہ اسنے خادم کا قند نکالے آپ بیٹھ
 رہیں اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک حافظ فرش پر بیٹھا ہوا قرآن پڑھتا تھا حضرت نے جو خیال کیا تو
 اپنی بچے فرش زیادہ پایا بیا کہ صدر نشین کے ہوتا ہے فی الغرورہ فرش زیادہ اپنی بچے سے نکال دیا
 و ماوس حافظ کے ہم فرش ہو گئے۔ خواجہ محمد شمس کشمی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت پیشاب
 کرنے تشریف لیگئے جب دان بیٹھے تو دیکھا کہ ناخن پر سیاہی کا ٹکٹہ لگا ہے دل میں خیال
 لڑا کہ یہ ٹکٹہ اسباب کتابت حروف قرآنی سے ہوسکے اسکی جگہ بیٹھا خلف ادب سے یہ سوچا کہ فی
 باہر نکل آئے اور ماتہ دھو کر پیراستہ کو تشریف لیگئے۔

مقام چوتھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے سلوک کے بیان میں
 سلوک مجددی طے لطائف عشرہ و سگانہ ولایت و کمالات ثلثہ و حقائق سبب سے مراد ہے

درایم سو کہ حضرت امام ربانی محمد دالغ ثانی کے نزدیک اسان ایک مجموعہ اور احسنہ میں ارہو عا
دعس ملقہ دقلک و روق و ستر و حق و احی ہے اور اہلین کو لطائف عشرہ ہی کہتے ہیں بخلاف ان
ارہو عا صر و دعس ملقہ عالم حلق سے ہیں اور لطائف خمسہ سے قلب و روق و ستر و حق و احی
عالم امر سے حلقہ قرارے اسانی اہلین اخرا سے مرکب ہیں اور یہ اخرا آہیں ایک دوسرے
حد میں حلیج کہ ارہو عا صر ایک دوسرے کی ضد ہیں اسبطحہ بیگناہ عالم امر میں ہی علیحدہ
علیحدہ خاصیت ہی دعس ملقہ خود خواہاں خودی سے یہ کیسا مانع ہی نہیں ہو جاتا تا ملک نہ ہی
حالتا سے کہ سب اسیکر و اسر و ارہو مل اسد تعالی نے ایسی قدرت کا دے سے ان حدود کو ایک
حکامہ جسم کر کے ایک مراح خاص اور بیئت وحدانی عطا فرمائی اور اسکو ایک صورت خاص حتی
کہ اراد متفرق و تضاد کی حفاظت کرے اور اس مجموعہ کا نام انسان رکھا اور باعتبار خاصیت
و حصول بیئت وحدانی تشریف علات مشرف و زایا یہ دولت علمی سوار حضرت اسان کے اور
کیسے نصیب ہیں ہوی اصول ان لطائف عشرہ کے عالم کسیرین و سجدہ لطائف عشرہ اصول
قلبت و روق و ستر و حق و احی و روق العرش منکر لا مکانی میں کہتے ہیں ماصول ماصول
دعس ملت العرش ماصول بہر بطیوع عالم حلق کی مصل بطیوع لطائف عالم امر سے خاصہ اصل مصل
اصل قلب و اصل اد اصل روم و اصل آب اصل سرد اصل نار اصل حق و اصل خاک اصل
احی سے اور یہ علم حلق و امر داخل دائرہ امکان ہے حکم حق تعالی نے ایسی حکمت بالغہ سے
قویہ اس میکن مسانی میں مصل عالم امر کو اس
ایجو مصل و مرقم سے حکم معارف سے تو سب
علائق و عرواقی منکر لا مکانی اسوں سے ہی
اصل کو بالکل را دتن زرد یا تو چہرہ پر کل
کمل ایجو اصول سے آگاہ و حیر و ہر سوسے
میں اور سماں سدا چو تاسے اور اد کی صاحب



حیران کر کے اوسین داخل ہو کر استہلاک و اضمحلال پیدا کرتے ہیں ابتدا سے سلوک خفیہ قلب
 شروع ہوتا ہے اور اوسکے تین طریقہ مقرر فرمائے ہیں **طریق اول فکر اسم ذات** اور اسکا طریقہ یہ ہے
 کہ دل کو جمیع خطرات و حدیث نفس سے خالی کر کے صورت پیر کی باوب تمام حاضر کرے اور زبان کو
 تالو سے لگائے اور جمیع محبت متوجہ قلب صنوبری کہ زیر پتان چپ بفاصلہ دو انگشت واقع ہے
 ہو اور اسم مبارک اللہ اللہ بلا لحاظ کسی صفت کے زبان دل سے کہے بغیر اسکے کہ صورت دل کا
 تصور کیا جائے یا سانس بند کیا جائے بلکہ سانس بجائے خود آئی جائے اور ذکر بجائے خود کری
 اور جب پچیس مرتبہ کہلے تو زبان سے کہے کہ اتنی مقصود میرا تو ہے اور رضائیری اپنی محبت و
 معرفت مجھ عطا کر یہ لطیفہ رز و رنگ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام ہے جس کی کو اس لطیفہ کے
 ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو آدمی المشرّب کہتے ہیں بعد از ان بطریق مذکورہ بالا لطیفہ روح سے
 کہ اوسکا محل زیر پتان راستہ ذکر ہے یہ لطیفہ رنگ سرخ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جس
 کی کو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو ابراہیمی المشرّب کہتے ہیں بعد از ان اس سے
 اسکا رنگ سفید زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے جس کی کو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے
 اوسکو عیسوی المشرّب کہتے ہیں زان بعد خفی سے اسکا رنگ سیاہ زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام
 ہے جس کی کو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو موسوی المشرّب کہتے ہیں اسکے بعد
 اخفی سے اسکا رنگ سبز زیر قدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کی کو اسکا وصول
 اسکے ذریعہ سے ہوتا ہے اوسکو محمدی المشرّب کہتے ہیں اوسکے بعد لطیفہ نفس سے کہ اوسکا محل
 پیشانی سے ذکر کرتے ہیں اور اوسکے بعد لطیفہ قالب سر کہ اوسکی جگہ تمام بدن ہی چاہے کہ ہر بن
 موسے ذکر جاری ہو جائے اور اسکی سلطان الا ذکر کہتے ہیں۔ دوسرا طریق ذکر نفی و اثبات
 ہر طریقہ اوسکا یہ ہے کہ دونوں بیٹھے اور سانس کونات کے نیچر بند کرے اور زبان خیال لا کونان کر
 لینی چکر فرق پر پہنچائے اور پہر وہاں سے الہ کو پہنچا دے تہ موند ہے پر لاوے اور الا اللہ کو موند
 سے قلب پر پہنچائے کہ اس مجموعہ کائنات لا سکوس (ص) ہو جاتا ہے اور بروقت چوڑے

سائس کے محمد رسول اللہ خیال میں کہے اور ذکر کرتے وقت کسی معصوم کو معنی بہادور سر سائس میں
 خاں عدد کے کاسیکو وقوف عددی کہتے ہیں اور جب یکس مرتبہ کہتے تو رماں سے کہے گا لای
 مقصود میرا تو سے اور صابری ایسی محبت اور معرفت محمد عطا کردہ روقت کہے لالہ خیال کرے کہ
 ہمیں کوئی معصود اور روقت الالہ کہے کے مگر اللہ۔

واہم ہو کہ جس میں معید حرارت قلب روق و شوق و رقت دلی حواطر و ترقی محبت و مبتدا
 موجب معقول کشف ہوتا ہے۔ اور ایک طریقہ مراقبہ سے مراقبہ متنت سے ترس سے اور ترقی
 اسرار کو کہتے ہیں اس مراقبہ گویا اسرار میں الہی سے عاتے کہ روقت۔ یا زو تک تکی کام
 شہد الی اللہ سواہ کوئی معطر و لیر آئے سے اس صورت میں ذکر کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی
 مگر اس طریقہ میں مار کا محبت و رابطہ تیم پر ہے راہ محبت طالب مبادق پر ساعت شہد سے
 احد فیوض و رکات کرتا ہے اور بوجہ ماسمت ماطی انا فانا بیکر کے رنگ میں رنگا ناما کر
 کر کرتہا ہے رابطہ تیم اس طریقہ میں موصول نہیں ہے ان صرف رابطہ با عایت ادب محبت
 و توجہ و التفات میر ملا کر موصول ہے اللہ اور طریقوں میں کہ مار کا راہ اراد واد کا رو ریاض
 وارتعشات پر ہے او میں رابطہ کی جی اں ضرورت نہیں ہے مملاب اس طریقہ کے کہ معیہ طریقہ
 اصحاب کرام ہے و افادہ۔ استعاده انکاسی ہے ایس صرف محبت تیم با عایت ادب کا لی بل
 صحن محبت حضرت حیر الشریف علی آلہ السلام مشرط ایمان و انقیاد کا لی تہی اور یہ جی
 وجہ کہ یہ طریقہ ملکہ طریق میں اقراب و استحقاق۔ ارقن۔ اسلم و احکم و اصدق و اول
 اعلی و ارفع و اکمل ہے نظم نقشہ یہ محبت فاعلہ سالارہ + کہ برادرہ پہاں کرم فاعلہ راہ اراد
 سالک و عاویہ محبت شاں + می رود و سوسہ علوت و فکر علیہ را + قاصد کے کو رہا یطائفہ را الطیر
 قصود و عاتق اللہ کہ برآرم زماناں ایں گلہ را + ہمہ شراں جہاں لستہ ایں سلسلہ اند + رہور
 جیلہ یاں کسلہ ایں سلسلہ را + حضرت محمد و مصی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شکر اس محبت علم کی کیا
 رماں کا ارد کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ انا فاعلہ را بعد از نصیح عقیدہ موجب آرا اہل سنت و جماعت

شایسته تعالیٰ سیم ہر سلوک طریقہ علیہ نقش بند یہ شرف ساخت و از مریدان و متبہان این ^{مقام} بزرگ گردانید نزد فقیر یک گام درین طریقہ زدن برابر بہر گام طریق دیگر است راستہ کہ کمالاً نبوت بطریق تبعیت و دراشت کشادہ میشود مخصوص باین طریق عالیت متبہائی طرق دیگر تا نہایت کمالات ولایت است از اینجا را بہر کمالات نبوت کشادہ انداز بجاست کہ این فقیر و کثرت رسائل خود نشدہ کہ طریق این بزرگواران طریق آحاد کرام است علیہم السلام چنانچہ صحابہ کرام بطریق دراشت اگر کمالات نبوت خط وافر گرفتہ اند متبہان این طریق نیز از ان کمالات بطریق تبعیت نصیب کامل میانند و بتدیان و توسل سلطان کہ کمتر این طریق اند و محبت کامل بہ منتهیان این طریق دارند نیز امیدوارند المرء من احب بشارت است و در افتادگان را بعد اتمام لطائف سبعہ مراقبات شروع ہوتی ہین مراقبہ اول مراقبہ حضور ہے بہ مراقبہ ولایت صغری کہ بت فیض اسکا لطیفہ قلب پر آتا ہے اسجگہ حضور و جمعیت و خطر کی باکم خطر کی اقل در چہ جا کہ بکبری تک ہونا چاہئے اور یہ علامت تمامی قطع دائرہ امکان ہے بعد از ان مراقبہ جمعیت ہے کہ مفہوم انہ و بہو سکیم اینا کہ تم ہے یہ مراقبہ ہی ولایت صغری میں اس میں ہی فیض لطیفہ قلب پر آتا ہے یہاں ظلال اسما و صفات میں سیر ہوتی ہے نیان مانند اور غلیات نسبت و توحید معلی و تجلی برقی و شہود وحدت در کثرت **(ولایت صغری)** و شوق و طہش و سکر و مستی و جذبات و واردات و فنا و بقا و آہ و نغمہ و استغراق و تجلی و رقت و دوام حضور و دیگر حالات مثل وحشت و حیرت و انکشاف سرعیت و حصول مقام عشرہ سینۃ توبہ و انابت و زہد و قناعت و درج و شکر و صبر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً و کشف قبور و کشف قلوب و کشف ارواح اس مقام میں حاصل ہوتی ہین ذکر اس اسم ذات نفی اثبات و تہلیل سانی اسجگہ فائدہ بخش ہے بعد از ان ولایت کبری میں کہ ولایت انبیاء سیر واقع ہوتی ہے اور اس میں تین دائرہ اور ایک قوس ہے دائرہ اولی مراقبہ قربت مفہوم انہ و بہو اس میں اولیٰ و ثانیہ **(محبت)** اسکا فیض لطیفہ نفس اور لطائف عشرہ پر آتا ہے حضور و غرانی و عروج و نزول و جذبات مانند قلب اسجگہ ہی حاصل ہوتی ہین لیکن بہ نسبت قلب کے

ایک دم مریں رکھ ملاوٹی سے ذکر تبلیس برائے و خیال اس کے ترقی محسوس سے بعد ازاں مرقمہ محسوس
کو محسوس محسوس و محسوس سے یہ مراقبہ بھی ولایت کسری کا ہے اطمینان تو مستقیم مقام مددات و تہذیب
و اصلاح حقیقت و حقیقت اسلام و شرح معارف و دوام شکر۔ یہ اس کے محسوس و ترقی ہے
اور مقایسہ جوں و چراغاتی رہتی ہے تو کل تکلیفات شرعیہ میں احتیاج و دلیل نہیں رہتی میں
امانت و انہام ہیات و دیا قصور و تہذیب اخلاق و ترکیہ۔ رائے مل حروف و شکل
و حسد۔ کس و حسب حاد و محبت اس مقام میں حاصل ہوتا ہے بعد تمام ہونے ولایت کسری
کے ولایت علیا پیش آتی ہے اس کے مورد فیض و ماضیہ یہ کہ آدھن ہیں یہاں (وایہ علم)
مناصرتہ کو عروج و رول ہوتا ہے سلطان الادکار سے جو مدتیوں کو معافی ہوتی ہے
وہ اور ہی اور یہ تصدیق و ماضیہ یہاں کے حالات و کیفیات کمال لطافت و راکت
ہیں اور کچھ عجیب و غریب۔ سمعت اطمینان میں پیدا ہوتی ہے اور ملار اعلیٰ سے ہما سبت
حاصل ہوتی ہے ملک ممکن سے کہ ملائکہ کرام سے ملاقات بھی ہو اور اسرار باطن ہستار
ہیں ذکر تبلیس و مہلکہ و مہلکہ اس کے بعد میں بعد ازاں اگر مسلسل آگے شامل حال ہو کمال
نبوت میں سرچلتی ہے کمالات موت عمارت دوام تخی واتی سے پردہ اسرار و معانی
سے اس کے ایک لفظ سے کراہیج مقامات ولایت سے اصل بہتر ہے (کمالات موت)
بیان محسوس ہے جیت و تہذیب کچھ طبع و طبع و دیانی و شوق حال و مقام توحید
و حدودی و شہودی مراحل دور بھاتی ہیں اور سحائے اوکی سردیقین و نکارت و جہات
حاصل ہوتی ہے یہاں وصل حریان و معانی وقت و حقیقت اطمینان و اتساع ہر
الما و ہر المصلیٰ علی اللہ و السلام کمال و سمعت اطمینان و دیاس و جہاں نقد وقت ہوتا
مات و اداراک اس کے بعد علامت ارمائی ہے مورد میں یہاں صرف لفظ خاک ہے اس کے
اور آئیدہ کے علامتات میں ہمارے لفظ موت و ملاوت قرآن شریف ترقی بخش ہے کہ تہذیب و کرم
ہیں چاہا اگر قرآن شریف یاد ہو تو ایک ہر مرتبہ سورہ اعلام بھی گائی ہے اور اولاد و اولاد کا را تہذیب

دینے و سونے میں ہموں کرنا چاہئے غرض کہ جبکہ بعد از اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور مقدر ترقی باطنی ہوگا
 بعد از ان مقام کمالات رسالت ہے جبکہ مورد فیض ہدایت و حرانی ہے کہ بعد
 از تکمیل الخائف عشر حاصل ہوتی ہے جس کی کوئی حکیم حاذق متفرق اجزاء کی ترکیب و تزیین
 درست کر کے ایک سمجھن خاص مزاج کی بنائے یہاں (کمالات رسالت)
 عروج و نزول و انجذاب تمام بدن کو نصیب ہوتا ہے بعد از ان مراقبہ کمالات اولوالعزم
 پیش آتا ہے (کمالات اولوالعزم) اس جگہ بھی مورد فیض ہدایت و حرانی ہے یہ مقام
 یعنی کمالات ثلثہ آپس میں نشر و معز کا فرق رکھتے ہیں مقام فوق مثل مغزیال
 کرنا چاہئے اور مقام تحت مثل قشر و اضم ہو کہ اسکے آگے ایک دور پیش آتا ہے ایک
 بجانب حقائق انبیا اور ایک بجانب حقائق الہیہ خاندان مجددیہ منظر یہ سجدہ میں بعد کمالات
 حقائق الہیہ کی سیر کر لیتے ہیں اور خاندان منظر یہ ثلثیہ میں بعد کمالات حقائق انبیا کے
 چونکہ راقم الحروف لکھی ہے اس سبب سے بعد کمالات حقائق انبیا لکھتا ہوں -
 حقیقت ابراہیمی یہ مقام خلقت از سر شرف و کثیر البرکت ہے (حقیقت ابراہیمی)
 اس مقام انبیا تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضرت حبیب
 رب العالمین علیہ من الصلوٰۃ اکملہا بالاتباع ملت ابراہیم صیفا مومنین اور اس واسطے ان حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے برکات مطلوبہ اپنی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صلوٰۃ و برکات سے متناہ کیا ہے کہ
 اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک
 حمید مجید - اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
 انک حمید مجید - فرمایا ہے بس اس سے ہی خیر و برکت اس مقام کی دریافت کرنا چاہئے
 جبکہ مالک انس خاص حضرت حق سبحانہ سے پیدا ہوتا ہے اور تمام خلق سے اس قدر
 بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی کو سطر پر راضی نہیں ہوتا گو یا کہ وہ مالک الہک فلا حاجتہ لی کا
 مصداق ہوتا ہے درود مذکورہ بالا تین ہزار مرتبہ پڑھنا جبکہ ترقی بخش پر حقیقت سے سکو

۴
 مقام محبت سرورہ حقیقت موسوی (حقیقت موسوی) علی بدیا ربلیہ الصلوٰۃ والسلام
 بہت سے سیرت نامت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اس مقام پر پہنچے ہیں اس مقام میں
 عیب لغو تمام ظاہر ہوتی ہے اور باوجود ظہور محبت ذاتی شان استغاثی دئے یاری
 ہی ظاہر ہوتی ہے اور یہ ہی سہیت کہ بعض مواضع پر حضرت کلیم اللہ علی بدیا ربلیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے کلمات گستاخ سرورہ موسیٰ کا قال اللہ سبحانہ حکایتہ عن قولہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اے اے اقلیدک اور ایک قسم کا اسحکہ شور و شوق ہی پیدا ہوتا ہے
 کہ ملتا اور ہمارا فی الظہر اللہ کی ایک صورت۔ شوق قلب میں ہوتا ہے وہ اور ہے اور یہ ایک
 وہ صورت شوق اور یہ باعث کمال الطہیاں دوست۔ سیرگی اعلیٰ ارادہ طاعت و ہوا
 الیام والعام محبوب ہوتا ہے درود شریف اللہم صل علی محمد والہ واصحابہ وعلیٰ جمیع الامیاء واولہم
 حصوننا علی کلکس سی قدر مذکورہ بالا ترقی سخن سے حقیقت محمدی یہ مقام محبت و محویت
 سرورہ ذاتیہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کات اس مقام میں تابع کو اسے متوجہ ہے
 ایسی شہادت۔ سادست پیدا ہوا عاقبت سے کہ گویا تعبت دریاں سے اوٹہ گئی اور
 دیا۔ رابع و متوجہ راکل ہوا عاقبت ہے اور ایسا متوجہ ہوتا ہے (حقیقت محمدی) کہ گویا
 رابع و متوجہ ہر دو ایک ہی جہت سے بانی جتنے ہیں وہم آغوش ایک گاہ و ایک تہ میں
 گویا رابع ایسے تئیں طبعی لیے متوجہ کا حاسب ہے وسی قول امام ربانی محمد دافع مانی کہ
 مدارا اراں دوست مدارم کہ رب محمد است اسحکہ ظاہر ہوتی ہیں اس مقام میں جمیع
 حرکات و سکنات دینی و دنیوی میں اتباع محبوب رب العالمین سید المرسلین موعود ہوتا
 درود اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد واصحاب سیدنا محمد اصل صلواتک عدد و صلواتک
 دارک و سلم تنی اور مذکورہ بالا ترقی سخن سے حقیقت محمدی یہ مقام محویت ذاتیہ سرورہ ہوتا ہے۔
 (حقیقت محمدی) اور بہت حقیقت سابق کے حضرت ذاتیہ کو ایک مرحلہ پر ایک سے اور حکم روح کہتی ہے
 کیونکہ حقیقت سابق حضرت معلم کی فقیں حسدی ہے اور یہ فقیں روحی اسحکہ علو نسبت

باشن انوار پور فرماتی ہے اور عجیب و غریب کیفیت حاصل ہوتی ہے امام الطریق حضرت
 امام ربانی مجدد الف ثانی نے زعمہ اللہ علیہ اس مقام کے ایضاً میں اس طرح
 فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہمی بدو اسم است کہ ہر دو
 اسم مبارک او در قرآن مجید مسطور است فرمود محمد رسول اللہ و در حکایت
 بشارت روح اللہ اسمہ احمد و ہر کدام این دو اسم مبارک را ولایت علیحدہ است ولایت
 محمدی ہر چند ناشی از مقام محبوبیت اوست علیہ الصلوٰۃ والسلام اما انجا محبوبیت صرف کائنات
 نیست فرجی از نشاء محبت نیز دارد اگرچہ ان فرج بالاصالت اوراثا بیت نباشد اما مانع
 مقام محبوبیت صرف است و ولایت احمدی ناشی از محبوبیت صرف است کہ ثنائیہ محبت
 ندارد این ولایت از ولایت سابق پیش قدم است و یک مرحلہ از مطلوب نزدیکتر است
 بمحب مرغوب ترچہ محبوب ہر چند در محبوبیت تمام تر بود استقامت و بے نیازی اورا کاملتر
 باشد و در نظر محب زیبا تر آید و در عاقلتر نماید و بیشتر محبوب بخود جذب سازد و شفیقہ و والاتر گردد
 نہ تنها آفتم زیبائے اوست و بلائے من زنا پر دائے اوست و مراد از بلا افزا طشت
 است سبحان اللہ احمد عجب اسمی است سامی کہ مرکب از کلمہ مقدسہ احد است و از حلقہ
 حرف میم کہ از خواص سہرار اہلبیت جلشانہ در عالم بیچون گنجایش ندارد کہ در عالم چون
 تعبیر ازین سر کمون بغیر از حلقہ میم توان کرد اگر گنجائش میداشت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 آن تعبیر سیر موز و اجداد است کہ لا شرک لہ است و حلقہ میم طوق عبودیت است کہ
 بندہ را از موسکے متمیز گردانیدہ است پس بندہ بمان حلقہ میم است و لفظ احد از ہر امر تعلیم
 و آمدہ است و اظہار و اختصاص و کردہ علیہ علیہ آلہ الصلوٰۃ والسلام و چون نام انیت
 امام آورچہ باشد کہ کرم تر بود از ہر چہ باشد و بعد از ہزار سال کہ آثار تاثیر کے نہادہ اند
 در تعمیر امور عظام معاملہ اتولایت باین ولایت کشید و ولایت محمدی بولایت احمدی انجا میدوکار
 از دو طوق عبودیت بیک طوق رسید و بجائے طوق شخصین حرف الف کہ رمزے از رب است

مسکن گشت امام احمد شریف علی آله الصلوٰۃ والسلام میباش است که دو طوق حمودیت
عصارت اردو ملحقه میم است که در اسم مبارک محمد صلی الله تعالی علیه آله و صحه و سلم و رک
اصراج یافته است تواند بود که آن دو طوق اعتبار دو تعین او باشد علی علیه السلام
السلام یکبار آن دو تعین حمودی شری است دو م تعین روحی ملکی و دو تعین جمادی
بهر حیدر واسطه عروس موت متورمته بود و تعین روحی موت گرفته اما از آن تعین باقی مانده بود
بهر سال سال است تا آن از سیر رانل شود و نشانی ارا آن تعین نماید و چون بهر سال آخر
آند از سیر ارا آن تعین نماید و یک طوق حمودیت ارا آن دو طوق گسته شد و ردالی او
مالی آن طاری گشت و الع الو بیت که از او در یک بقائے ماند و او آن گشت سحائے آن
ست ناچار محمد احمد گشت و ولایت محمدی ولایت احمدی انتقال فرمود پس محمد صلی الله
تعالی علیه آله و صحه عصارت اردو تعین آمد و امکانیت از یک تعین باشد و پس اس اسم
محصرت اطلاق اقر ما شد ارا عالم دور تر بود سوال فدا و بقا که ستاخ و ار داد اند و ولایت
را آن مربوط ساحت سمیه معنی است و این فدا و بقا که در تعین محمدی گفته شد کلام معنی حواب
فدا و بقا که ولایت آن مربوط است فدا و بقا شهودیت اگر داد و روال است باعتبار نظر
است و اگر فدا و ثبات است هم باعتبار نظر انجاصعات بشری را استتار است و روال
و معائے این تعین همچنین است بلکه انجاصعات بشری را زوال و حمودی تخری است و
اکمل از حمودی روحی کاش دور حاش تا اینجا میر بهر حیدر مدح حق نشود و از بدگی به
سراید اما سخن رد یک تر افتد و معیت بهتر میدا میکند و از خود دور تر گشته احکام بشری
ار و سس سلوب تر میگردد و امید دانست که این عریج محمدی که مربوط با بقائے صفات
شرعی است بهر حیدر کار و بار او علیه علی آله الصلوٰۃ والسلام بالاتر رود و در راه علمای رانید
دار کنگتن غیر و غیریت دار نماید اما معالیه را متان او علیه علی و آله الصلوٰۃ والسلام سنگت
گشت و دور بدایت او که واسطه مناسب شریعت بود و کمتر شد و تو جهی که بحال این ابر

بزرگان داشت قلت پیدا کرد و کلیت محبوب خود متوجہ شد و از دنیا است کہ بعد از ہزار سال ملکات
 فرود بہرمت سستو کی گشت و نور اسلام و سنت نشان پیدا کردہ ربنا اتمم لنا نعمنا و اخفر لنا
 علی کل شے قدر۔ بعد اے حقیقت احمدی حسب صرفہ میں آتا ہے **حسب صرفہ** ملو ویر
 میں مقام کے بسبب قرب ذات مطلق و لائقین بیان نہیں ہو سکتی اول چیز کہ غیبیہ مخفی سے
 ظہور پذیر ہوئے یہ ہی حب ہے اور یہ ہی حب انتشار و مبدا خلق ہے اگر یہ حب نہ ہوتی دریا سجاد
 ہلکتا چنانچہ حدیث شریف کنت کثر الخفایا فاجبت ان اعرف مخلقت الخلق لاعرف اسپر
 نفس فاطع ہے۔ یہ مقام خاص جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پچھلے خالق
 میں مقام کے فعل میں سرحدیث قدسی لولا کما خلقت الا فلما ک اس سے دریافت ہوتا
 ہے کہ خالق انبیاء کا اسجگہ گچہ نشان نہیں ملتا۔ من بعد اللعین ہے کہ سیر قدیمی کی اسجگہ گچہ نشان
 نہیں ہے **لا تعین** البتہ سیر نظری ہوتی ہے اور یہ سیر نظری ذات بحت و صفات ثنائیہ
 یعنی تکوین و قدرت و سمیع و بصیر و کلام و علم و حیوۃ و اسکے اصول و اصول اصولین
 ہوتی ہے **تحقیق کعبہ** **حقیقت کعبہ** یہ مقام ہر اوقات عظمت و کبریا کے ذاتیہ اہیہ ہے
 اسجگہ باطن ساکب پر ایک ہیبت وارد ہوتی ہے اور جب اس مقام میں فنا و بقا حاصل ہو جاتی
 ہے تو ساکب کعبہ ممکنات اپنی جانب پاتا ہے **حقیقت قرآن** **حقیقت قرآن** عبارت مبارک سب سے
 بیچون حضرت ذات سے ہر اسجگہ نکات و اسرار و قطعات و مشاہدات ظاہر ہوتے ہیں اور وقت
 و ذات زبان قاری حکم شجرہ موسوی رکھتی ہے بلکہ یہ اوقات تمام قالب حکم زبان پیدا کرتا ہے
 ورفان با علامت انکشاف انوار قرآن مجید ایک نقل باطن عارف پر ہوتا ہے گویا کہ اناسلفی علیک
 تو لا تغفل اس سے مراد ہے **حقیقت صلوة** **حقیقت صلوة** عبارت کمال و وسعت بیچون حضرت
 ذات سے ہر یہ مقام جامع جمیع کمالات ہے اگر حقیقت کعبہ ہے وہ بھی جزو صلوة ہے اور اگر
 حقیقت قرآن ہے وہ بھی جزو صلوة ہے جس شخص کو اس مقام سے مناسبت تامہ پیدا
 ہو جاتی ہے وہ بروقت نماز گویا انتشار و نبوی سے خارج اور نشاء و خروسی میں شامل ہو جاتا

ہے و مشرقی حدیث اس مقدار کا ایک تیرا ہر وجہ کمال ظاہر ہوتا ہے اور جو دولت کو نصیب
 آخرت ہے اوس سے حظ و اور حاصل ہوتا ہے و مراد ہنی بالمال و قرة عینی فی السلطنة انما
 کہتا ہے صاحب موات کہتے لکھا ہے کہ صوم سے کہ ترک اکل و شرب او میں ہوتا ہے
 سعادت حدیث میں مثال ہوتا ہے اور عار سے کہ عابد و سجدہ کا اختیار کرنا ہے میر و غیرت ہی
 آگاہ ہے امام الطریق حضرت محمد الف ثانی فرماتے ہیں کہ صاحب موات کا یہ کلام ہے ہی
 بہر تو مید و جودی ہے کہ حکام تار سکرو عدم آگاہی حقیقت کار ہر جو لگ کہ سماع و و مد و تو احد قصر
 و د قاصی کے جو کریں اگر تہہ ہی حقیقت حلقہ سے آگاہ ہونے تو ہر گر ہر گز او سطر خیال کو
 کر کیا کریں چون مدیدہ حقیقت رہا امانہ و و مد معبودیت **حضر** **عزیز** **عزیز** بیان کیسی
 محال دم روں سہین عادی و معبودی میں گنجائش قدم ہے کہ حسب معاملہ معبودیت
 ضرور رہو پکا تو ہر قدم کا اگر اچھلند کہ سیر نظری کو اچھل جائے کہتا ہے اور بقدر استعداد
 محاشس رکھی ہے ملا بودی اگر اس ہم بودی ۔ شاید کہ ف یا تھ اسی کوتاہی قدم سے نا
 ہے سیر نظری و سیر قدمی سے یہ مراد ہیں ہے کہ وہاں تہود و مشائخہ ہے یا قدم رکھے کی
 محاشس ہے لکہ یہ سیر از قبل تساہات ہیں اس لم ہق لم در یہ ایک اصول محمول الکفہ یہ
 رصورت مثالیہ میں نظر آیا تو اسکو سیر نظری کہا اور اگر وصل قدمی ہو تو سیر قدمی کہا و گن
 بان نظر کما اور قدم کہاں اچھل عبادت ملو تہ سے حدت نظر و ترقی مصر کو ترقی ہوتی ہے
 آٹھ ہو کر طے مقامات محدودہ توجہ و التفات ہر کامل مکمل یہ یہ خوف سے اید ملا و ہر سیر کامل
 ل ایسے سی لگ ہے اور کامل مکمل جسکی صحت میں یہ مقامات حاصل ہوں اما و کا بعد و م
 کا کتاب الحروف کے علم میں اسوقت حضرت مرشد ما و قللتا حضرت مولسا حامط ظاہر ہی
 ای الہی مد ظہرہ العالی کی خدمت مافر و سعادت میں تو اذنیہ مقامات توجہ احس حاصل ہو
 اللہ تعالیٰ نے انکو تسلیک مقامات محمدیہ میں ایسی موت قدسیہ عطا فرمائی ہے کہ حکا
 حکم معائے معری رکھتا ہے دیکھنے و کہنے سے میں شرافت ہوتا ہے ۵ قدر

میں سے نشانی سجدات پنجہشی و باوجودیکہ یہاں خصوصاً ہندوستان پر از کفر و شرک و بدعت و دوسری
 ہے گریہ و فیاض نے حضرت مرشدنا و مولینا کو ایسا سراپا تاثیر بنایا ہے کہ بارہا ایسا اتفاق ہوتا
 ہے کہ مجبور و ملقین مقام سالک پر فیوض و برکات اوس مقام کے وارد ہو جاسے تین اور قوت
 تسلیم مقامات اس سے قیاس کرنا چاہئے کہ کسی کو صرف ایک ہمدینہ کے غرض میں اور کسی کو
 ہر ایک مقام پر صرف ساٹھ ساٹھ توجہ فرما کر طے سلوک مجددیہ کر دیا ہے اور سالک نے بقدر
 اپنی استعداد کے ہر مقام کا بخوبی امتیاز کیا و ہذا من اعجاب العجوبات و من اعظم التصرفات ہوتی
 کہ حضرت کی خدمت سراپا برکت میں چالیس کے قریب آدمی جملہ مقامات مجددیہ حاصل
 کر چکے ہیں اور اجازت صغریٰ و کبریٰ تک تو اس قدر پہونچے کہ شمار نہیں اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر
 شریف میں برکت کرے کہ وجود موصود ایک آیت آیات الہی درجست رحمتا ہے رب العالمین

زانقصائے خطانا غایت مغرب زمین امروز از قطاب جهان دعوائی بہتائش بنیرید ز خورشید جالش نیست جز خفاش بے بہر ز نید مہر با فیض اولاف جہانگیر می سبحان شوبندہ اش اسی آنکہ منجوا ہی شدن فتنائے قبولش دارم و دانم کہ نا اہل سگم از سگ بے کمتر تو نجم الدین صفت جانان	نباشد ہیچ کس مانند او از نوع انسانی سہاذا اگر سزد با مہر تابان لاف رشتانی بجز احوال نہ بیند کس مرین عالم و زمانانی نباشد چرخ را با قدر او امکان کمشتانی ز تسویات نفسانی و تلبیات شیطانی مدد یار روح شاد نقش بند و غوث گیلانی برین سگ بنگر اندو و کریم ز انسان کی میدانی
---	---

مقام پانچواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ملفوظات میں

ایک روز شب کے وقت حضرت نے یہ اشعار مولینا روم کے عشق معشوقان نہایت
 دسیر و عشق عاشق با دو صد طبل و دفیر و ایک عشق عاشقان تن نہ کند و عشق معشوقان
 خوش و غریب نہ کند کر کمال لطف و کیفیت پر ہے بعد از ان فرمایا کہ مشوق و معشوق کے عشق کو فاش کر

عشق سے سب غلو کچھ نہا سکتے ہیں کیونکہ معشوق کا عشق صرف ذات عاشق کے متعلق
ہوتا ہے اور ہمیں صفات کا کچھ لگاؤ نہیں سکھایا عشق عاشق کو اور ہمیں سراسر مشق کی صفات
ہے صفات کا لحاظ ہے گریباں اگر عاشق سب علو و استیلائے عشق صفات معشوق سے
ذات معشوق سرگرد عاتے ست اللہ اور اسکے عشق کو معشوق کے عشق سے سادست جاتی
سے جیسے کہ محزون غامری کے اور حال کی نقل مشہور ہے والا استدا و نو وسط میں عشق
عاشق میں صرف صفات مطہر ہوتی ہے جیسے کہ عشق عاشق غامری میں حال و حو
مد نظر ہوتا ہے اور عشق معشوق میں سوار ذات عاشق کے اور کچھ منظور نہیں ہوتا۔ یہ ہر دو ایک
صفات کیواسطے بے آرامی و تلوین ضرور ہے اور کسی وجہ سے عشق عاشق با دو صد
حل و تعب ہوتا ہے اور عشق معشوق میں نگین یہ موجب نراری عاشق و غریبی معشوق سے
اور یہ چونکہ کہ عشق معشوقاں نہا سکتے و مستقیم یہی محبت واپہ کی طرف اشارہ ہے لان اللہ
اھمی من الصفات وادق مہا اور یہ حضرت کا واما گویا ہم دیکھو کہ معنی کی ہر دو
اشارہ تفسیر کی ہے۔ ایک روز حضرت یارانی رہے سوئے تھے کہ ایک دلشیز صاحب نے
عرص کی کہ ایک گناب میں لکھا دیکھا کہ شیم ابو الحسن حرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہر
جیر رحمت است الا در رحمت کہ دروہیم رحمت نیست کہ کشند وار کتہ دیت میجو اہمندی نے
سب چیز میں رحمت ہے لیکن محبت میں رحمت نہیں کہ قتل کرنے میں اور مقتول ہو جوسہا
مانگنے ہیں۔ یہ سکر حضرت یارانی سے اور تہیئے اور قد سے مراقب ہے بعد ازاں
خواجہ محمد اتم کشمی ایسی علیہ کے طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ کلام عارف کے روال میں و تہ
سے حمد دیتا ہے سے۔ کلام کیا اسے گویا ایسا حال کہا ہے ہر حید کہ اسکی حق میں
رحمت سے رحمت سے لیکر وہ بیچارہ معشوق میں باقی اور محقق ہونیکے شوق من اوس
رحمت کو رحمت نہیں جانتا کیونکہ اول حب وہ کشتہ محبت ہوا تھا تو معشوق سے دو
تھا اور وقت اسکو معشوق کی حسرت مکن کا حال نہا ہی رحمت تھا اور حب نہا

ہو گیا تو رویت کو رحمت سمجھا اور جب یہ بھی حاصل ہو گیا تو قرب کو رحمت دیا اور جب قرب
 بھی ہو گیا تو ہم آخری کو رحمت سمجھا اور جب یہ بھی نصیب ہو گئی تو اسکو میری سمجھا اور عین
 مشفق ہو گیا رحمت سمجھا اور جب عین ہی ہو گیا تو میرا اس عینیت کی اور مراتب
 میں کہ اس کے شوق میں مراتب حاصل شد و میری سنیاں کرتا ہے اور ناما حاصل شد کا حصول
 رحمت سمجھتا ہے اور پہر فرمایا کہ یہ جو کہا ہے کہ از کشتہ دیت خواہند بین مقتول سے خونبھا
 مانگے ہیں اس کے پس منہ میں کہ اس نے بدانت خود اپنے تئیں کشتہ تصور کیا اور اوپر
 معاملہ قتل و بقاء جو گزرا اسکو دیت یعنی خونبھا سمجھا اور جو کچھ کہتا ہے عالم حیرت میں کہتا ہے
 اور یہ معلوم نہیں کہ ہر مرتبہ اسکا قتل کامل نہیں ہوا تھا کوئی رست باقی رہ گئی تھی بعد قتل ثانی کے
 ازالہ رست باقی ماندہ تھا جو بشر قاتل و کیا ترقا قاتل کی نظر میں اور رست باقی اس کے ازالہ
 کیواسطے پہر سی کی اچھکے خونبھا طلب کرنا قاتل کا مقتول سے یہ ہے کہ مقتول اپنے تئیں سراپا
 سپرد قاتل کرے۔ اس کے بعد اور یہی توجیہ فرمائی کہ بکشند و از کشتہ دیت خواہند سے یہ
 بھی مراد ہے کہ باوجود فنا جسکو کہ زوال عین و اثر لازم ہے اسے بندگی اور وفائے تکلیف
 شریعہ طلب کرتے ہیں۔ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ شیخ علامہ الدولہ سنائی کنی یہ رباعی
 این دہم بود کہ تو دے بر خیزد + اسکان و حدث براہ و روی بر خیزد + گر لطف خدا
 در رسد از راہ کرم + شاید کہ دے از تو دے بر خیزد + اس کے زوال عین کی طرف
 اشارہ کرتی ہے ہر خیزد کہ اس کے نزدیک وہ زوال ایک لمحہ سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ
 زوال عین جو ہوتا ہے وہ تجلی ذاتی سے ہوتا ہے اور تجلی ذاتی اس کے نزدیک لمحہ سے
 زیادہ نہیں ہوتی پس زوال عین ہی ایک لمحہ سے زیادہ نہوا اور صاحب خصوص تو
 بالکل زوال عین کے قاتل ہی نہیں کیونکہ اس کے نزدیک عین معلوم ہے پس معلومات
 الہی سے اگر اسکو زوال ہو تو گویا علم الہی منقلب بظہل ہوا اور یہ محال اور اس قسم کے عقائد
 گمراہی اور زوال اثر کے یہی یہ بزرگ قاتل نہیں کیونکہ جب عین نہ زایل ہوا تو اثر کس طرح

زائل ہو گا اور بعض مہودیکے کلام سے پایا جاتا ہے کہ عین حاتمہ ہوتا ہے اور اثر نہیں جاتا لیکن
 میرے ردیک میں دوازدوںوں حالے رہتے ہیں جیسے کہ شہ الوسید قدس سرہ کے کلام سے
 اسکی صراحت ہوتی ہے اور جو زوال میں ماسے ہیں اور روال اور جائز نہیں رکھتے اور اس سے
 یہ پایا جاتا ہے کہ اوکا زوال میں کامل نہیں ہوا کیونکہ اثر حکم میں رکھتا ہے اور عین حکم جو ہر حب
 جو ہر بنا تو ہر حب کو صاحب سر بنا تو وہ دوسرے سطح پر نہ نکلتا ہے بعد ازاں حصر شدہ شیعہ
 مہد کی یہ رباعی - جہنم پہلے اسکے گشت و حیم گزشت و در حق تو ہے جہنم ہے امید زبید
 اور اس اثر سے مابدا این حقیقت اجمیت و جوں میں ہر مستوق شدم عاشق کیمیت و پیری
 اور جو ہے سرچ کو کر پیر کر مایا کہ اسے ہمارا اتفاق نہیں ہے بلکہ اویسی قول شہ سالی سے
 کہ توئی حیر و دوئی سرخبر و ہاں اسامق ہے کہ شیعہ سنائی او سکورنی کہتے ہیں اور میں
 اسرار ہی کیونکہ تخلی ذاتی میرے ردیک دائمی ہے کہ برقی اور فرمایا کہ زوال عین و اثر کو
 منع و دوئی لازم نہیں ہے اور نہیں ہو سکتی کیونکہ جوتی کہ طل کو بتے ابی اصل سے تہی او سکو
 وہ ایسے حاتمہا اور حب او سے اصل کو دیدے تو توئی رجیر و کاموں صادق آیا
 کیونکہ توئی او میں وہ ہے امانت تہی جو او میں مودع تہی اور او سے اس کے اہل کے
 حوالہ کی لیکس دوئی دور نہیں ہو سکتی کیونکہ طل اصل نہیں ہو سکتا - ایک دور مقرب اس
 کلام صاحب خصوص کے کہ فرمایا ہے ان سنت قلت انہی العالم حق و ان سنت قلت
 ان خلق و ان سنت قلت حق من وجه و خلق من وجه و ان سنت قلت مالحیرہ بعد تم تہم
 مہا - فرمایا موجود مہودیم میں نیکر کیا اور بات ہے اور میر ہونا اور کچھ ایسا سیطرے ثقی و امعا
 میں بہایت ایک فرق سے کہ علی امتداد اور توسطین موقوف بہت اور اسما انتہا میں اور
 اسی تہرب میں فرمایا کہ ہمارے حوا حکان قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم کے طریقہ میں تعلیم و
 علم اسم ذات و لسی اثبات دعووں جاری ہیں لیکن چھکو جو گاہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ
 ہم ذات کو جہد سے مناسبت ہے اور علی اثبات کو سلوک سے مگر چونکہ اس طریقہ میں

بذریعہ سلوک پر مقدم ہے اسلئے ابتداء میں اسم ذات تعلیم کرتے ہیں اور جب سلوک میں قدم رکھتا ہے تو نفی اثبات تعلیم کرتے ہیں ایک روز حضرت خلوت میں تشریف رکھتے تھے چند روز بعد بھی حاضر تھے ایک نے عرض کی کہ اسکا کیا سبب ہے کہ محافل و ہنگاموں میں ظہور نسبت زیادہ ہو گیا اور خلوت اور تنہائی میں کمتر ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ ہی پسید ایک شخص نے حضرت خواجه احرار سے دریافت کیا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ ہمارے خواجگان کی نسبت محبوب ہو اور قاعدہ ہے کہ جب محبوب کو خلوت میں بلائے ہیں تو شرماتا ہے بعد اس کے حضرت نے فرمایا کہ حضرت خواجہ کا یہ جواب لطیف و ظریف ہے لیکن حل اس دقیقہ کا نہ کیا خواجہ محمد ہاشم کشمی نے جو کہ اس وقت موجود نہ تھے عرض کی کہ حل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں آپس میں نسبت لغت آشنائے و ہمیشتی ہے جیسے کہ دوستوں اور ہمیشیوں میں محبت ہوتی ہے اور سالک گاہر دو یعنی ظاہر و باطن اپنے آپ کو کام میں مثلاً باطن تجوہ و مراقبہ و حضور و ظاہر دیگر امور حسنہ میں مشغول رہتی ہے اور محافل و ہنگاموں میں نسبت کثرت اختلاف خلق ظاہر باطن کی ہمیشتی و مجالست سے رہ جاتا ہے اس وقت باطن اپنے کام میں سرگرم اور مشغول ہوتا ہے یہ سبب ہے کہ اس وقت غلبہ حضور و حلاوت زیادہ ہوتا ہے۔ اور جو وقت سالک سکوت میں جاتا ہے اختلاف خلق سے چوٹ جاتا ہے اور باطن کی طرف بوجہ محبت سابقہ مصاحب ہو کر مختلط ہو جاتا ہے ناچار باطن کے حضور بوجہ میں فرق آجاتا ہے۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے عرض کی کہ اکثر ہوتا ہے کہ سالک کو خلوت میں نسبت مجالس کے زیادہ حلاوت ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکا باطن جو تیر ہو گیا ہے اور ظاہر پر غالب آگیا ہے بلکہ اس نے اس کو ہی اپنے رنگ میں کر لیا ہے اس سبب سے آرام زیادہ آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بطح ذات اوسبحانہ تعالیٰ اور کہیں نہیں آتی اسبطح صفات او تعالیٰ یہی ادراک و مراقبات میں نہیں آتیں اور جو کچھ مراقبات و ادراک میں آتا ہے وہ ظلال صفات ہے اور یہ ہی میرا مختار ہے اور چاہئے کہ بنجلم

اور کوئی یاد آتی میں متعرق رہی مگر اس قدر قلعہ نمودہ اور کرم کھواد کرے و کرم میں حدود اہل
 و مکاتعات کمرے اور کوئی مطلب دلیں رکھے ملکہ معصاۃ طور پر مدد و عودیت متعلیٰ رہے
 از قول کرے اور جو کہ عطا فرماے اور موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت موافق اعتقاد کرے اور تیرا
 اہل میں مرید شرم ہو و گرنہ اعتبار کرے و مابا کہ اس قدر قلعہ کا سارے کراؤ و مدد حصول کمالات
 و تہ و رعایت سر پر او سجاہ مراققات صفات میں کمال خوف و حیرت ہوتی ہے بعض شاہجہ
 بیہ سارے کہ متدیو کو مراقبات سجاء و ملتے ہیں اور او کو سورہ سرک محیط تمام عالم
 ستارے میں اور راویں مراقبہ والوں کے بیاں سے ایسا معہوم ہوا ہے کہ اوس کو کہ
 سبط و مریض خیال کرتے ہیں حق سجاء ایسے محیلات سے مسرہ سے او تعالیٰ السبط حقیقی
 کہ او حکم طول و عرصہ کو کھالیس ہیں سے۔ ایک دور حضرت فرمایا کہ اگر جہ صومیہ علیہ
 سے دین محمدی کو مژگانہ نہ ہو نہ بجا اور صد ہزار آدمی او کی رکت سے جاہ گرا ہی
 نکل کر کمالات کو ہو سچ اور بہت سے اسرار عامہ کتاب و سنت کی او کے کتب سے
 ظاہر ہوئے لیکن بعض ارباب سکر اس طایفہ سے ضرر ہی دیں متیں کو بہر بجا کہ حالت
 مستی میں حواسے کلمات سرور ہوئے او کو باقصوں ایسا نگہیہ کلام اور سد مالی لیاں
 اندر تعالیٰ کو اسے ان کلمات کی ظاہر کرانے میں حکمت ہوگی اور اسے یہ کلمات حکم
 تحمل و باحلاق اندر مواقف سنت الہی سرور موسے کیو کہ نراں محمد میں ہی متباہات تل
 ید و اسوٰی علی المرتضیٰ و غیرہ واقع میں کس سے بعض فنون نے اندر تعالیٰ کا جسم نام کیا
 ان گمراہ موسے حالاً کہ اس قدر قلعہ او کی گمراہی سے واقف تھا ملکہ ان کلمات کے سرور ہوئے
 میں تماست سنت یہ میر علیہ السلام ہی بانی حاتی ہے کیو کہ حضرت خاتیت مسلم نے
 مامرایا صحابہ اللہ وان اللہ خلق آدم علی صورہ و ہرایت سرہی فی سکاۃ المدیۃ
 لی صورہ امر و کتاب و وضع اللہ یدہ علی کفی فوجدت روحہا حالاً کہ امیا حصن
 مابید المرسلین مسلم کمال محو میں تھے اس اگر صومیہ سے اس قسم کے کلمات صاور موسے تو کوئی

جبکہ من مصلحت کے نہیں ہے پہر فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں ہمہ تن سپرد شریعت کر دیا ہے میری زبان
 قلم سے بھی بعض کلمات سکر آمیز سرزد ہو جائیں گے دیکھئے ظاہر میں اس سے کیا مطلب نکالتے
 ہیں فرمایا معلوم و معارف میں کہ ترجمان سواجید و حال ہیں اگر کچھ تناقض و تدافع واقع ہو تو
 اس کو اختلاف احوال و اوضاع پر حمل کرنا چاہئے کیونکہ ہر وقت کے احوال علیحدہ اور ہر مقام
 کے معارف جدا ہوتے ہیں اور اختلاف اوقات و اوضاع پر غور کر نیے تناقض و تدافع
 مرفوع ہو جاتے ہیں فرمایا کہ سرگرمی حضرت خواجہ جب تک تہو کہ جب تک میرا معاملہ انتہا کو نہ پہنچا
 تھا اور جب میرا معاملہ انتہا کو پہنچا تو وہ سرگرمی جاتی رہی فرمایا کہ حضرت خواجہ فرمایا کہ جسے
 تہہ کہ سمرقند اور بخارا سے نغم لایا اور ہندوستان میں بویا فرمایا کہ حصول برکت و طور عظمت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
 باعتبار درجات اس کے قائل کی ہے جس قدر پریشانی والا بزرگ ہوگا اس قدر برکت و عظمت
 زیادہ ہوگی اور ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ شاید اس سے زیادہ کوئی آرزو نہ ہوگی کہ ایک گوشہ
 میں بیٹھ کر اکر کلمہ طیبہ کرے مگر کیا کیجئے تمام آرزو میر نہیں ہو تین ایک روز فرمایا ہر خند کہ میں
 میا اور میر سے عمل کیا ہیں اور جو کچھ مجھ کو عطا فرمایا ہے محض کرم و فضل سے عطا فرمایا لیکن
 کہ کچھ بہانہ ہو یہی ہو سکتا ہے تو یہی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ مجھ کو عطا کیا ہے باعث متابعت
 سرور دین و دنیا عطا کیا ہے اور جو کچھ نہیں بخشا ہے وہ باعث قصور اتباع نہیں بخشا اور
 سی تقریب میں فرمایا کہ ایک روز بہول کر پاخانہ میں مینے داہنا پیر پہلے رکھا اور سونے
 نذرش احوال رہی آخر کار جب کمال ندامت کی تو احوال نے رجوع کیا ہمیشہ حضرت
 اپنے اصحاب کو کثرت ذکر و دوام حضور اور مراقبہ کیواسلئے تاکید کرتے تھے اور فرمایا
 یہ داردار عمل ہی اور فرزند کشت کار چاہئے کہ حضور باطن کو برحایت آداب اعمال
 ماہری جمع کر کے مشغول رہو فرمایا کہ بہت سے آدمی حضرت خواجگان کے رسائل کو
 سمجھتے ہیں کہ اس طریقہ میں کثرت عمل کے کچھ ضرورت نہیں ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ
 طریقہ خواجگان اتباع اطوار نبوی میں اوفق و موافق ہے ان اس قدر ہے کہ اس طریقہ

میں جو کہ اسدا و توسط میں سکر و استغراق بہت ہوتا ہے اس واسطے مدتے و متوسط
 صرف ورائے کس موکہ پر اکٹھا کرتے ہیں معہذا رعایت عزیمت کو اہم مہام سے
 سمجھتے ہیں اور بہرحصابت رانی قوانین سے تمکین پر پہنچتے ہیں مابعد کثرت حالت
 و عادات متغول سوتے ہیں اور وقت مار کثرت ترقیات کثرت اعمال پر ہے فرمایا
 کہ لوگ ملتے ہیں کہ ریاضت بہوک اور رورہ رکھے و محصر ہے اور یہ ہیں حالتے کہ
 توسط احوال کہاں اور یہ میں دوام میام سے افضل ہے مثلاً کسی شخص کے سامنے
 طعام لہید رکھا ہے اور اس نے آدھی بہوک کہا یا کہا کہ انتہہ نہ کیا یہ سخت یا صحت
 اس کے کسی نے طعام مایہ اساک کیا سو فرمایا کہ لوگ جو صحت یا صحت و محاذات رکھتے
 ہیں حالانکہ کوئی ریاضت برار ادب شریعت ہیں خصوصاً آدائے مار حطرح کہ فرمایا ہے
 بہایت و شوار سے حق سحار فرماتے وادہ المکن الا علی الخاسعین فرمایا کہ احوال تابع
 شریعت سے شریعت تابع احوال کہو کہ شریعت وحی سے قلعی مات ہو چکی اور احوال
 ملی پکتف و الہام سے مات مواتے فرمایا کہ بعض درویشان عام ناتمام برتھت آتے
 کہ ایسے کثیف بر امتداد کر کے مخالفت و اسکار شریعت عراسینا کرتے ہیں حالانکہ اگر موسیٰ علیہ السلام
 صاحب رسول مہام کے عہد میں ہوتے تو او کو یہی ملاقات بعت عرا او کو یہ چارہ نہ تھا تو اب
 یہاں کوڑھوں کو کیا کہا جاسے فرمایا کہ حضرت حوا حکان نے فرمایا ہے کہ صحت ہماری
 سستوں سے فوق ہے و جہاد و ملی یہ ہے کہ متاع نسیہ و رعایت عزیمت میں رہ
 سکتے ہیں قدم ہیں اس سکتے او کی صحت ہی سب طریقوں سے فوق ہوئی فرمایا کہ
 شرم آتے ہے کہ صورت اللہ و استطاعت و قوت رکھی و محمودین تہوڑی تسبیحات پر کثرت
 کیجئے فرمایا کہ کرامات دینی معجزات میسر میں جیسے کہ معجزوں سے ترویج و ہی مراد تہی سطح
 اگر متون سے ہی وہ ہی مقصد ہے اس سے علاوہ اولیاء کا مطلب اظہار عوارق سے کہ
 حد ان عام و ہر مائی و شہرت بہین سے اور مابعد اس بیت کے اکثر اولیاء اظہار

خوارق سے اخیر وقت میں نام ہوئی اور بعضوں کا قول ہے عقوبۃ الانبیاء حبس الوحی
 و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات اور سبقت
 قرب تیار ہو جاتا ہے اور سبقت دین ضعیف ہوتا جاتا ہے چنانچہ احادیث کثیرہ سے
 یہ امر ثابت ہے لاجرم خوارق بھی کہ تقویت دین کی واسطے تھیں تکلیل پذیر ہوتی جاتی ہیں
 خصوصاً جبکہ خیر البشر معلم کو ہزار سال گزر چکے اور اس مدت کو تغیر و تبدل میں تاثیر عظیم ہے اولیاء
 عشرت مثل اولیاء غزلت غالباً اظہار کرامت سے منع کر دیے گئے ہیں کہ ظہور خوارق مقتضیات
 اسم الہادی سے ہے کہ رشد ہدایت سے تعلق رکھتا ہے و نہ انہ اخیر مقتضی ظہور اسم الفضل ہے
 کہ ولایت بدعت و ضلاب ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے الحدیث ان باین
 یدی الساعة ذی القطن المظلم یبصر الرجل فیہا مومنا و مبسی کا فل و مبسی مومنا
 و یبصر کا فل الحدیث اور فرمایا کہ کرامت کہ ارباب ارشاد کو ضروری ہی یہ ہے کہ مریدان شیعہ
 تبدیل اخلاق کرائیں اور ایک حال سے دوسرے حالیہ ہو چنائیں اور مرید سعادتمند ہر روز اپنی
 رشد و ن سے کرامتیں مطالعہ کرتا ہے اور اپنے میں آثار تصرف پیرایا ہے اور مریدوں کی صلاح
 و رذلو کرامات دکھانا اولیاء ان کو کچھ ضرور نہیں کہ معاملہ ولایت پوشیدہ بہتر ہے۔ اولیاء کو سخت
 ناپائے لایعزہم غیر ہی اس مدعا پر گواہ صادق ہے اور ایک جگہ تحریر یہی فرمایا ہے کہ خوارق
 آثار کان ولایت انست و نہ از شرائط آن بخلاف سببہ نبی کہ از شرائط مقام دعوت است
 لیکن ظہور خوارق از اولیاء اللہ شائع است تحکف کم کند اما کثرت ظہور خوارق بر انضلیت لای
 ارد و تفاضل استجاب اعتبار قرب الہی است جل شانہ تو اندو کہ نزول اقرب ظہور خوارق اقل شد
 از بعد اکثر خوارق کہ از بعض اولیاء دین است بظہور آئندہ از اصحاب کرام رضی اللہ عنہم عشر عشر
 ن نیامدہ تا آنکہ افضل اولیاء برتبہ ادنی اصحابی نزد نظر ظہور خوارق از کونہ نظر نیست و
 یست بر تصور استعداد تقلید سے شایان قبول فیض نبوت و ولایت جامعہ اند کہ استعداد
 لمیدی در ایشان غالب است بر قوۃ نظرائشان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آن قوت اصلاً محال۔ علم کشف و لہو است۔ سائنس ایں است آمد و الوصل نہیں ہو اسلئے قصور
 نہیں استعداد ماہود طہور جدید آیات ماسر و محرات تاسرہ، ولت قصیدین سوت مسترق لغز
 افرمایا کہ حاررق و دو قسم کے ہوتے ہیں قسم اول طہور علوم معارف الہی سے کہ ذات و اعتبار
 اعمال سے علاوہ کہتی ہے اور در اور طور عقل و فطرت سے اور یہ قسم خاص دار اس حق
 اہل معرفت کو نسبت سے قسم ثانی کہ معاملات کو لئے سے تعلق رہتی ہے اس میں محقق و مشغل سب
 شریک ہیں قسم اول اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہے کہ ایسا حاصل ماسرکت عیضاً ہے
 سرف ہیں قسم ثانی دوام میں معتبر و محترم ہے ملکہ اگر اس قسم کی اہل استدلال سے صادر
 ہو تو کچھ محجب نہیں کہ لو کہ اسکو پرستش کوئے لگیں اور برخلاف اسکے قسم اول کو دوام
 لو کہ حوارق سے نہیں مانتے کوئی خیال کرے کہ جو عالم مخلوقات سے تعلق رکھتا ہو اور حسن
 کیا کہ کہ ہے ملکہ۔ علم تو اس قابل ہے کہ سیاست کیا کر دیا جائے تاکہ مخلوقات اور اسکے
 حالات سب سمجھ و مادی معرفت الہی احترام و احراز کے ستایاں سے لیکن اس حقیقہ
 پر ہی ہفتہ بیج و دیور کرتے و مار۔ سوحت عقل و حیرت کہ اس کو بھی ہے + اور ہی و حیر
 کہ مقتدر میں میں مثل شیخ حیدر عدادی سے کہ یہ طائفہ سے شاید کہ دس کراستیں نفل کیں ہیں
 اللہ تعالیٰ کے حسرت موسیٰ کے حال سے خردی سے و لفظ اثینا موسیٰ شعی ایات متیاب
 کرات و حوارق دلیل اہملت نہیں ہے اور نہ قلت علامت عقل و طہور حوارق + اہل
 مامیت و لالت ملکہ اسکے لوازم سب اور اکثر اسامو تاسہ کہ ولی سے کراست حاسرہ
 ہو حواسے اور اسکو حسر ہو فرمایا کہ انداز تعلیم میں عموماً نکاد کر سو جانا اور حد پیدا
 دیا و مار سے حسرت خواجہ کے انعامات و مرکات سے ہے سرچید کہ پہلے ہی یہ معمول تھا کہ
 انداز تعلیم میں اسقدر عموماً ہوتا تھا فرمایا کہ ایک دور میں نہ حسرت خواجہ سے دریافت کی
 کہ تھا تو اس پر اوہوں نے فرمایا تھا جو کہ اس طلب کی ہمت نہ سمجھتے سابق کے بہت کم
 کہی ہے اس سب سے یہ بات اختیار کی تاکہ ماحمادہ و مستقت او کو یہ بات حاصل ہو جائے

رو دیکھ کر بروقت سہل سہل عزت و جادے خرمندہ جزا جزا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نال نیاست
 اگر کوئی کوچہ کوچہ پاست فقر سے نہیں کہہ گا کہ او میں کیا جو بر بنوا اور طالب حسب استعداد نزد حق تعالیٰ
 میں سارک کرنا ہے اور سکر تکمیل میں پہنچا دیتا ہوں۔

مقام چٹا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات میں

یہ بین طالب پیش شیخ یا ائمہ باید کہ شیخ اور اول استخارہ فرما یا از سہ استخارہ تا ہفت استخارہ
 مکرر کرنا یا بعد از استخارہ اگر تذبذبے فر طالب پیدائش شروع در کار او نماز در فائدہ اقبال
 قلب شیخ کامل کمال رہی قائمہ تمام استخارہ ہے اور اگر استخارہ کرے تو نور علی نور ہے (اول
 اور طریق توبہ بتایم و بدو در حصول توبہ بقدر اجمال اکتفا نماید و تفصیل آنرا بموجب ایام حرام کہ
 کہ ہم درین ایام بسیار قاصر اند اگر اول تکلیف تحصیل تفصیل توبہ کردہ شود تا چار حصول آن
 بدست طلبہ و شاید درین مدت فتور سے در طلب اور دوا و مطلب باز ماند بلکہ توبہ براہم
 سر انجام نہ دہد بعد از ان طریقے کہ مناسب استعداد طالب است تعلیم نماید و ذکر سے کہ
 ملائم قابلیت اوست تلقین فرماید و توبہ بجا را و در کار و ارتقا سے سماں او مرغی نماید
 و آداب و شرائط راہ را با و بیان سازد و در متابعت کتاب و سنت و آثار سلف صالحین توجہ
 فرماید و وصول مطلوب را بے متابعت این محال داناند و اعلام نماید کہ کثوف و وقایع
 کہ سر موسے مخالفت بکتاب و سنت داشته باشند اعتبار نکند مستغفر باشد و تصحیح عقاید بقضائے
 ار اسے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و بتعلیم احکام فقہ ضروریہ و عمل بموجب
 آن تاکید فرماید کہ طیران درین راہ بے این دو جناح اعتقاد سے و علیٰ میرفت و تاکید نماید کہ در
 نعمہ محرم و مشتبہ را احتیاط نیک مرعی دارد و ہر جہہ باید بخورد و ہر جا کہ باید تناول نہ نماید
 تا نوسی شریعت عزادان باب راست نکند بالحمہ و جیح امو کہ ہمہ ما اتاکم الرسول فخذ وہ
 و ما نہاکم عنہ فانتہو و انصب عین خود سازد۔ حال طالبان از دوا م خالی نیست

یا اراہل کشف و معرفت انذار ارباب جہل و حیرت المانع ملے سارل و مرع محب سرد و طالع
 و اصل اندر بعض اصول مرتبے میست یکے را بر دیگر یا نگہ و تخصیص بعد از ملے سارل رسید
 کلمہ میرسد یکے سارل راہ را تا تا تا کردہ رفت و تفصیل بہر کدام از سارل را بقدر تعلق
 حدود اسے رسید و دیگر سے از سارل راہ جہم و حیرت رفت و تفصیل اطلاق مایہ کلمہ رسید
 بہر دو حصہ در بعض و اصول کلمہ مساوی اندہ ہم کلام را زیادتی میست دریں اصول بر دیگر سے
 مایہ است کہ بطور بار علامت نقصان استعداد میست گروہ سے ماسد نام الاستعداد و کایا
 ملائکہ اگر دہ المیضاً (بصیحت بہ بیان) محاطت کمد کہ اسے صادر شود کہ باعث معرفت
 حلائق گردد کہ و مال عظیم بہت نفرت خلق مناسب حال ملائکہ است کہ نتیجہ و معرفت
 مدارد ملکہ مقام ملاست لقیض مقام شعی است سادہ این دو مقام علط مایہ و در میں
 سیجہ آرو سے ملاست کمد کہ علم عظیم است و در نظر مدایں حود را اصل ملے ارد و در احتلاط
 است ماسر تداں او اظہار مایہ کہ باعث استعجاب است کہ مسانی افادہ و استعداد
 و در محاطت حدود شرعیہ یک رعایت نماند ہا اکن عمل بر صحت تحریر کمد کہ ہم مسانی
 این طریقہ علیہ است و ہم مناقص و عوائے شاعت سمت سنیہ عزیزی مرودہ است۔
 رہاء العادین حیدر میں احلاص المریدین یہ ریائے عارفان ار برائے اخذات قلوب
 طلب است سبحان قدس صاود سے تسلطاتہ میں مایہ را را اخلاص مریدان بہتر تاند
 و ایضاً اعمال عارفان اسباب تقلید است مرطالار اوراتیاں اعمال اگر عارفان عمل کمد
 طالساں محروم ماسدیس عارفان رہا برائے آن کمد ماطالساں ماس اقتدا مایہ
 این ریامیں افلاص است ملکہ بہتر از اخلاص کہ ار برائے مع حود ماسداری نجا کسے گمان
 کمد کہ عمل عارفان محض ار برائے تقلید طالساں است و عارفان را اصل احتیاج میست
 عباد اللہ صحابہ این میں الحاد و رددہ است ملکہ عارفان دراتیاں اعمال سائر
 طالساں را را ارد و اراتیاں احتمال یکے است احتیاج میست فائت مالی الساب در اعمال

عارفان گاه هست که تقع غالبان که مربوط بتقلید است نیز ملحوظ است و بآن اعتبار آنرا یامی نامند
 بالجماعه بر قول و فعل نیک محافظت نمایند که اکثر حلقه درین اوان هنگام طلب اندکارسه بوقوع
 نیاید که نمانی این مقام باشد و چنانچه را بطبع اکابر رساند از حضرت حق سبحانه تعالی استقامت
 طلبند و رضای این طریق برود و اصل است استقامت بر شریعت بحدیکه بر ترک اودانسته ادا
 آن را رضی نیاید شد و رسوخ و ثبات بر محبت و اخلاص شیخ طریقت بر نهی که اصلا بر و بحال
 اعتراض نماید بلکه جمیع حرکات و سکانات اود زیاده و محبوب در نظر مرید آید عیاذ الله سبحانه
 و راوی از امور که باین دو اصل متعلق است خلله واقع شود و اگر بنیابت الله سبحانه این دو
 اصل مستقیم است سعادت دنیا و آخرت نقد وقت است **الضیاء** بدانکه که مبادات و
 راقعات شایان اعتماد و اعتبار نیست اگر کسی خود را در خواب بادشاه دید یا قطب قوت
 یافت فی الحقیقت نه چنین است بیرون خواب و واقعاً اگر بادشاه شود یا قطب گردد و کم
 پس از احوال و مواجید هر چه در بیداری و واقف ظاهر شود گنجایش اعتماد دارد و الا فلا
 بدانکه سالکان این راه از دو حال خالی نمیشوند مرید اند یا مراد اگر مراد اند طوبی لهم براه آنجناب
 و محبت ایشان را کثرت ایشان خواهند بود و بطلب اسلحه خواهند رسید و هر اونی که در کار
 شود بتوسط یابے توسط تعلیم شان خواهند شد و اگر نیت واقع شود و در متنبه خواهند فرمود و بران
 ملاحظه خواهند کرد و اگر پیغمبر یا هر چه احتیاج به داشته باشند بے سبی ایشان بآن دولت دلالت
 خواهند فرمود بالجماعه عنایت ازلی جلل طمانه متکفل حال این بزرگواران است بسبب یابی بسبب
 کار ایشان را خواهند کرد و الله عجبی من یشاء و اگر مریدان کار ایشان بے توسط پیر کامل شکل شود
 است پیری باید که بدولت جذب و ملوک شرف شده باشد و سعادت فنا و بقا مستعد شده
 و سیرالی الله و سیر فی الله و سیر عن الله باشد و سیر فی الاشیاء باشد را بانصرام رسانیده
 و اگر جذب او بر ملوک او مقدم است و تبریت مراد ان مربی شده کبریت اجرام است کلام
 او دو است و نظر او شفا احوال و دلهار مرده بتوجه شریف او موسط است و تازگی جابهائے

سپرده بالغات لطیف او مربوط و اگر اینطور صاحب دولت پیدا شود سالک می رسد به مهم
و تربیت ناقصان او و بر سر آید و مستطاد دولت و اولیای سیر حدس آسمان است و سیر
آند و در دره سس عالیت مش حال قود و اگر رعایت عدا و مدی طلسطاه طالی را مین نور
سیر کامل کمال لالت و در دمار که خود ستریب ادا معتم و اید و خود را تمام با دسیار و وسع
خود را در مرمیات او داد و سعادت خود را در عظام مرمیات او نساخته و با الحمله موافق خود
ما تابع رماست او را در و در خرمیست طلیه علی الاصله و التسلیات انما و اکها لن یوک
احکم حتی کیوں بهواه تعاملحت به اند که رعایت آداب صحت و مرامات شرانطاز صبر در
این راه است ماراه افاده و استقامت و منتوج گردد و در و بهای لایحه الصبحه و لا تخرق الحلیس
یعنی آداب و شرائط صریح و معروض بیان آورده می شود گوشت پوشش باید تنید و آنکه
طالب را باید که روئے دل خود را از جمیع جهات گردایده و متوجه سیر خود سازد و با وجود سیر
لئے این او سوا مل و افکار سیر وارد و در حضور و تعبیر او لغات نماید و بلکه خود متوجه او بسند
حی که بدگریم مشمول شود مگر آنکه او امر کند و غیر از مار و من و سنت و در حضور او ادا کند نقل
کرده امار سلطان ای وقت که در برش پیش او استاده بود و اتفاقا در پس انما و آن و در برش
سحاب عامه خود کرده ندانم است خود است میاحت در پس حال نظر سلطان مآں میر
افا و دید که تعبیر او متوجه است بر ماں حقان گفت که این را بهضم میتوا هم کرد که تو در بر من نشی
و در حضور من به ندانم لغات مآں نا نایید که بجزو مثل دیار آداب و مینه در کار است و سائل و صلی
اندر ابر و جهل تم و اکمل رعایت این آداب لازم خواهد بود و بهای اکس در حاسے به میتد که سلیه
او مر عامه یا رسایه او افتد و در مسلاست او ما مهبده و در متو حاسے او طهارت کند و لطف و
حاصه او استعمال کند و در حضور آب سحر و و طعام تناول نماید و یکسے سخن کند بلکه متوجه احدی
گردد و در غیبت سیر و حاسے که او ست یا دار کند و راق دهن یا سمات نیندازد و سیر چار
سیر صادر شود آرا میانه و اگر چه مظهر صواب نماید و سیر چه میکند را الهام میکند و ادا کار میکند

برین تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد و اگر چه در بعضی صورتها بهایش خطا راه یابد چه خطای
 الهامی و در رنگ خطائے اجتہادی است ملاست و اعتراض بران مجزئیت و ایضا چون
 این را محبت به پیر پیدا شده است در نظر محب هر چه از محبوب صادر میشود محبوب میناید پس
 اعتراض را مجال نباشد و در کلی و جزئی اقتدا به پیر کند چه در خوردن و پوشیدن و چه در خفتن
 و طاعت کردن نماز را بطرز او باید ادا کرد و وقفه را از عمل او باید اخذ نمود پس آنرا که در سراسر
 نگار نیست فایده است از باغ و بوستان و تماشائی لاله زار و هیچ اعتراض را در هرگاه
 و سکناات او مجال ندید اگر چه آن اعتراض مقدار جبهه خرد کم باشد زیرا که اعتراض بر اغیار از حیران
 نتیجه نیست و بے سعادت ترین جمیع خلایق عیب بین این طائفه علیست بخانا الله سبحانه
 عن هذا البلاء العظیم و طلب خوارق و کرامات از پیر خود نکند اگر چه آن طلب بطریق خواطر و
 وسوس با شدیم شنیده که موسی از پیغمبری معجزه طلب کرده باشد معجزه طلبان کفار اند
 اهل انکار معجزات از پیر قهر دشمن است و بوسے جنسیت بے دل بودن است و حبیب
 ایمان نباشد معجزات و بوسے جنسیت کند جذب صفات و اگر شبهه پیدا شود در خاطر آنرا
 بے توقف عرض نماید اگر حل نشود تقصیر بر خود نمید و هیچ منقصت را بحجاب پیر مباد نسازد و واقعه
 که در وید از پیر نهان ندارد و بپیر و تابع آنرا طلب کند و تعمیر که بر طالب منکشف شود نیز عرض نماید
 و صواب خطا را از وجود برکشون خود زنها اعتماد ننهد که حق بابا اعلی درین دار مترجست و بآ
 با خطا مختلط و بے ضرورت بے اذن آنرا جدا نشود که خیر و را ابرو بکے گزیدن منافی را دست
 و آواز خود را بر آواز او بلند نکند و سخن بلند یا او نگوید که سودا دست و هر نیض و فتوحیکه برسد
 آنرا بتوسط پیر تصور نماید و اگر در واقعه بلند که فیض از مشایخ دیگر رسیده است آنرا نیز از پیر
 داند و بداند که چون پیر جامع کمالات و فیوض است فیض خاص از پیر مناسب استعداد
 خاص مرید ملائم کمال شیخ از شیوخ که صورت اخلاص از بوسے ظاهر شده است و بر مرید رسیده
 و لطیفه از لطائف پیر که مناسب آن فیض دارد و بصورت آن شیخ ظاهر شده است بواسطه

اتمام مرآت علیہ راجح و مکرر خیال کرده است و میسر از این دواسته این مغایله عظیم است
 من سماه ادرملت قدم بگا بدرد و در اعداد و محبت میرستقیم دارد و محرمست سید الشریع
 و علی آله الصلوٰة والسلام والتسلیات بالجملة الطريق کلا ادب مثل مهور است هم می ادنی سحر
 رسد و اگر مرید در رعایت بعضی از آداب خود را مقصر نامد و در ادائش کما میبایست برسد و اگر
 کسی هم نتواند بمعرفه است اما از اعتراض تفصیل خارج است و اگر عبادا مانند سماه رعایت
 آداب کند و خود را مقصر هم نامد از سرکات این مرگواران محروم است **و** هر که او در سری به سود و دست
 دس بگوشی سود بدست داری و میباید که بکسرت توجه بر سر زنده و او فایز رسد راه الهام طریق فرست برکات عالم
 شود و بر آسالم دارد و کمال و گواهی و مگر از هر دریا رسد که در بعضی امور الهامی به میر جلال کند و مقصد است
 الهام خود مگر که در بر جلال آن محقق نموده اند و در میوقت امدت و تعلیم آمده است و تعلیم
 در حق و سخط است می که اصحاب مسمی صلی الله علیه و آله هم الصلوٰة
 و التسلیات در امور استباه و در احکام میر میر با آن سرور ملاف کرده اند و در بعضی اوقات
 مواکبات میباید ماهر شده است کما لا یجی علی ارباب العلم پس معلوم شد که خلاف سر میر و الهام
 رسیدن مرتبه کمال محو است و از سواد ادب مرام است بلکه ایجا پس اوست و اگر اصحاب مسمی
 و ملهم الصلوٰة و التسلیات که کمال ادب مودود موده اند غیر از تعلیم امر دیگر میگوید امد الویوسف را
 مدار رسیدن مرتبه اجتهاد و تعلیم الهی حیدر می الله تعالی عنه خطا است عیوب و در مساعدت رسد
 خود است به راستی حیدر قول تهور است از امام الویوسف که با رعایت اما حیدر می مسئله
 القرآن سسته استبره شنیده باقی که کلیل مساعدت صلاح ادکار است اگر یک فکر مادی بر یاد
 پیدا کردی بخوبی که در زبان سیوه موده است امر و با اختلاف آراء و ملاحق الطائفة مدبر یادتی و
 کمال پیدا کرده است اما چون سارا او بهاده است فصل آمده است الفصل الثانی لیکن کمال
 علی امتی کسل المظالم در سه اولهم حسرتهم آخرهم ام حدیث سوسیت علیه علی آله الصلوٰة والسلام
 مدخل لرحم سبب بعض المریدین و اما که گفته اند السبح سحتی و عبیت اعیاد و امانت از لوازم مقام نبی است

مراکز احیاء روحی است نه جسمی و همچنین مراکز امات امات روحی است نه جسمی و مراکز
از حیوة و صورت قیام و بقا است که مقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا باذن الله سبحان
سنگدل این دو امر است پس شیخ را از این احیاء و امات چاره نباشد مگر سببی و حیثیت یعنی و
و رفیعی، میاد امات جسمی این منصب شیخی کار نیست شیخ مقتدا حکم کرده ریاء دارد و هر کس را که با او
است در رنگ نفس و فاشاک در عقب او میدو و نصیب خود را از او استیفا نمایند خوارق و کرامات
از برای جذب مریدان نیست مریدان بناسبت منویہ منجذب میگردد و آنکه باین بزرگواران نسبت
ندارد از دولت کمالات ایشان محروم است اگر چه بزرگوار معجزه خوارق و کرامات میند ابو جہل و
ابو لہب را شاید این معنی باینکه گرفت قال الله سبحانه فی حق الکفار ان یروا کل آیتہ کابوہنوا
بجہل حتی اذا جاءہم لواءک یقول الذین کفروا ان هذا الا ساطیر الا ولین والستار **اضاف**
باید دانست که حقوق پیر فوق سایر حقوق ارباب حقوق است بلکه نسبت ندارد حقوق پیر بر حقوق
دیگران بعد از انکالت حضرت حق سبحانہ و احسانات رسول او صلی الله تعالی علیہ وسلم ولادت
سوری بر چند از والدین است اما ولادت معنوی به پیر مخصوص است و ولادت صوری را حیات
چند روزه است ولادت معنوی را حیات ابیت نجاسات منویہ مرید را پیر است که بقلب
و روح خود کناسی مینماید و تظہر و اشکینہ و میفرماید در توجہات که نسبت به بعضی مستر شدان واقع
میشود محسوس میگردد که در تظہر نجاسات باطنی ایشان تلونی بصاحب توجہ نیز میدود و تا در
زمانی مکدر میدارد پیر است که بتوسل او بخدا میرسد و غرور جل که فوق جمیع سعادات دنیویہ و
آخریہ است پیر است که بوسیله او نفس امارہ که بالذات نجیث است مرکز و مطہر میگردد
و از امارگی باطنیان میرسد و از کفر جلیب باسلام حقیقی می آید - گر گویم شرح این بحدوث پس
سعادت خود را در قبول پیر باید دانست و تفاوت خود را و رواد و تقویہ با الله سبحانہ من برای
رضائے حق سبحانہ در پس پرده رخصائے پیر مانده اند تا مرید در مرضی میر خود را گم نازد و بزرگوار
حق سبحانہ نزد آفت مرید در آزار پیر است هرگز آنکه بعد از آن باشد تدارک آن ممکن است

اما از این بر این هم تدارک متوان نمود و از این سیر سیم متقارن است مرمر دریا میاید و از این سیمانه مس در کمال
 به مقتضای اسلامی و مقور به بایاتان احکام شریعی است و قنات است از احوال و در حد
 ساحل نعلن دارد خود میگوید و از این احوال اگر با وجود از این سیراتی مادران مستدراج مایه خود که آخر
 سحرانی است که سید و غیر از سر بر تیره خود و در اسلام علی من افق البهی فیضاً قات اولیا الله و من
 شریعت این است هر چه سائر مردم محتاج اند این بر گواران سیر محتاج اند ولایت ایشان را
 از احتیاج می رازد و عصب ایشان سیر در رنگ عصب سائر مردم است هر گاه سید انبیا علیه
 و علیهم الصلوات و التسلیات و مایه عصب کما یعصب الشرا و لیا چه رسد و محیی این بر گواران
 در اکل و شرب معاشرت اهل و عیال و مواسات بایاتان با سائرین شریک اند و تعلقات
 شتی که از لوازم شریعت است از حواص و عوام رایل میگرد و در حق سیمانه توانست و در شان
 امیا علیهم الصلوات و التسلیات میفرماید و احلها لهم حسنا الا اکلون الطعام و کفار طاهرین
 گفتند ما لهذا الرسول یا اکل الطعام و میبختی که اسواق لیس بر کمال و طاهر اهل اند و از
 محروم گشت و حیران دنیا و آخرت نقد و وقت او آمد بهین طاهرینی او جهل و اوجوب را
 که دولت اسلام محروم راحت و در حیران اندی اداست سعادت است که نظر او از
 طاهرینی اهل اند که گناه گشت و حذت نظر او صفات ماله این بر گواران نمود و در
 طاهرین مقصور گشت قلم کلیل مصرع المومنین و المومنین محب کاریت صفات شریعت آنقدر
 که در اهل اند طاهرین میگرد و در سائر مردم طاهرین و جهش است که خلقت و کدورت در کل
 سوار و مصفا اگر چه اندک باشد متیر میوید میگرد و از آنجه در محل انبهار و غیر مصفا اگر چه متیر باشد
 لیکل خلقت صفات شریعت در عوام در کلیت سیر است میکند و در قنات قلب و روح پیدا
 در حواص این خلقت مقصور بر قالب و نفس است در اخص حواص نفس نیز این خلقت است
 مقصور بر قالب است و نفس و اینها این خلقت در عوام موجب نقصان و حیرت است
 و در حواص موصف کمال و نصارت بهین خلقت حواص است که خلقت عوام را رایل میگرد

قبله ایشان را تصفیہ نمیشد و نفس را از ترکیه میداد از این خلعت نمی بود و خواص را بعد از
 سیم مناسب نیکشود و راه افاده و استفاده مسدود میشود و این خلعت در خواص آنقدر نمی آید
 که مکرر سازد بلکه ندامت و استغفار که در قفلے آن دست میداد چندین خلعت و کمربت
 و گیر اهرم میزد و ترقیات میفرماید همین خلعت است که در ملائکه مفتوح دست و بسبب آن راه
 ترقی مسدود است و اسم خلعت بزوسه از قبیل روح بالایشه الذم است عوام کالانعام صفات
 بشریت اهل الله را در رنگ صفات بشریت خود میداند و محروم و محروکول میمانند قیاس
 غایب بر شایده فاسد است هر مقام را خصوصیات علیوه است و هر محل را الوانم حداد
 سلام علی التبع الہدی والتزم متابعتہ الصطفیٰ علیہ و علی الہ الصلوٰت والتسلیٰات ایضا
 تہی حیثیت این که اولیا خود را که باطن زلال خضر است که بر که قطره از ان چشیده حیات
 بدی یافت و ظاهر ایشان ستم قائل هر که بآن نگرست بروت ابدی گرفتار آمد ایشانند که باطن
 مان رحمت است و ظاهرشان رحمت باطن بن ایشان از ایشان است و ظاهر بن
 ایشان از بد کیشان بصورت جو نمکند و بحقیقت گندم بخش نجا بر از عوام بشتر اند باطن از خواص
 بصورت بر زمین اند و معنی بر فلک جلیس ایشان از شقاوت رسته است و انیس ایشان
 معاوت پیوسته اولئک ضرب الله الامثال ضرب الله هم المفلکون و صلی الله تعالی
 علی سیدنا محمد و آلہ و سلمو ایضا حضرت حق سبحانه و تعالیٰ اولیا را الله را بر نهج مستور
 اختد است که ظاهر ایشان از کمالات باطن ایشان خبر ندارد و کیف با بعد است باطن ایشان
 نسبت به مرتبه یحیی و یحیی گونگی حاصل گشته است نیز یحیی است و باطن ایشان چون از عالم
 راست نیز نفسی از یحیی گونی دارد و ظاهر که سراسر جوآن است حقیقت آنرا چهره دریا بد بلکه بکیت
 نفس حصول آن نسبت انکار نماید لغایت الجہل و عدم المناسبتہ تواند بود که نفس حصول
 نسبت را داند اما نداند که متعلق آن کیت بلکه بسا است که نفی متعلق حقیقی او نماید و کل فلک
 تو ملک النسبہ و در بنوا الظاهر و باطن خود مطلوب آن نسبت است و از دید و دانش

رسد است چه داد که خود را در دین با نیا خیر از محراب معرفت معرفت راه ما شد لهذا می بیند
 اگر کسی از حق تعالی عه فرمود العزم من ذکر کلا کمال نفس ادراک ماست از دست حوائص
 که محرر ادراک آن لازم است لای صاحب الادراک مخلوق لای علم ادراک و غیره لا علم عالم که ادر
 اینها تنصیف بود در لای صوفیا که به بدعت استغفار می ملائک و این فقیر در حق او تردد و تشکیک
 العاقب می بینم که امیا صلوات الله تعالی و تسلیما به علیهم با معصوم جمع اید و همه بر این واحد
 میسر باشد در حق آن شخص که نفس ما در این اسماح خاطر رسید که اگر شخص دیگر که معتبر در حق او مشهور
 بود استغفار نماید در باره او فرمودند که ما عود ما شد سجانه من سودا لا تقاد و من نفس الاما
 الا محی و الاضیا آنچه برانقراں لازم است دوام دل است واقفان و اکساره و نصیر ج
 الحیا اوار و طائف سودیت و محافظت حدود شرعی و متاعه سنت سیه علی صاحبها
 الصلوٰه والسلام و التحیة و تسبیح بیات در تکمیل حیرات و تحلیف بر اطن و تسلیم طوا هر و روست
 بیوت و مشا به استیلا و یوب و خوف انتقام علام الیوب و قیل بعد استل حیات بود
 را اگر چه بسیار باشد و کنیز کاشتن بیات خود را اگر چه اندک باشد و ترسان و لرزان بود
 از بهر ت و قول خلق قال علیه الصلوة والسلام بحیب امر او من السراں یتارایه الا صاحب لی
 دین او دیا الا من عصمه الله و منهم اشتی افعال و بیات خود را اگر چه مثل خلق صبر باشد و
 عدم احتیاج احوال - مواجید خود اگر چه کجیم و مطاق باشد اعتماد نماید کرد و شخص ما به شد
 محرومانید وین و تقویت ملت و او ترویج شریعت و دعوت خلق ماسحق مل و علا صایس قسم
 نمایند که بهست که اگر چه فاحر هم آید قال علیه الصلوة والسلام ان الله یؤتد مد الیین باطل
 الفاحر مرید یک بطلب آید و اراده مشیوے نماید آید در یک سر و شیر نماید و است و نماید ترسید
 سادارین را و حوائی او جو اسد است در لای او مانند و اگر چه صادر قدم مرید خود و خود می بیند
 یا نثار اگر چه و تشرک داند و تدارک آن به مدامت و استغفار جیدان نماید که اتساع لای
 سرور نماید بلکه سحاسے آن روح حری و خوف متدید و یک باکید نماید که طبع در حال مر

و توقع در ساف و نیوی او پیدا شود که مانع رشد مرید نیست و باعث خرابی پیر چو آنجا همه دین خالص
 می طلبند که لا اله الا الله خالص شرک را در این حضرت پیچ و جد گنجایش نیست و بدانند که هر
 خلعتی و کدورتی که بر دل طاری گردد از ازاله آن بتوبه و استغفار و نماز است و آنجا با سهل و جود
 میسر است مگر خلعتی و کدورتی که از راه محبت دنیائی و فی بر دل طاری شود منقض گرداند و
 سبب آن میاز و ازاله آن تقصیر تام است و تعدد بر کمال صدق رسول الله تعالی علیه السلام
 علیه السلام و سلم حب الدنیا را اس کل خطیبه آنجا تا آنجا که میگویند محبت الدنیا محبت به اینها
 را باینها و لا یخلفونهم و الاصل محبت معهم فانها هم قاتل و مرن و هالك و بلاء
 عظیم و اداء عظیم - ایضا و دنیا بظاہر شیرین است و بصورت طراوت وارد و فی الحقیقت -
 می است قاتل و ساقیت باطل و گرفتاریت لا امل مقبول او فخذول است مفتون او فخذول
 او حکم نجاتی است نذر اندوده و مثل او مثل زهر است شکر آلوده عاتل آنست که با چنین متاع
 سگرفتی نشود و چنین کالائی فاسد گرفتار نگردد و گفته اند اگر شخصی وصیت کرد که مال مرا
 عاتل زمانه بدهند بزرگوار میابد داد که از دنیا بے رغبت است و آن بے رغبتی از کمال فطانت
 است ایضا نفس را بده انسانی مجبول است بر حب و ریاست و بگی است او ترغیب را بر آنست
 لذات خواهانست که خلافت بمه بوسه محتاج باشد و منقاد او امر و نوا است و گردند او هیچ کس
 علاج نباشد و محکوم احدی نبود این دعوی الوهیت است از روی و شرک است بخدا
 مبتاعل سجان بلکه آن بے سادست بشیرکت هم را معنی نیست میخواهد که حکم او باشد و محکوم
 باشند فقط در حدیث قدسی آمده است عاذ نفسك فانها انتصب بمعاد الخ یعنی دشمن نام
 خود در ازیر که بدستی آن نفس ایستاده است بدشمن من پس تو بت نفس نمودن به تحمیل
 است آواز جاه و ریاست و ترفع و کبرتری الحقیقت ادا کرد نیست بدشمن خدا سے غرض چلی
 یت نمودنست مرا ورا شاعت این امر را نیک باید دریافت در حدیث قدسی دارد است
 دیار و امی و العظیة اذا رمی فمن نازعنی فی شی منہا ادخله فی النار و الا سے

ریاضی دل که معصوم معصومه حق است که حصول دریا و معادن حصول مرادات معصومیت
 پس هر که بدست رسد نماید یا یا نیست را ساید و مسر محرم محمدی کشت علیه علی آلہ السلام است
 و هر که در معمر تا ماری حق است و حصول عمر آن مقصود از معصومیت اما علیه السلام است
 و حکمت و تعلیمات سر میسر معصوم و تحریب هم من اماره است متراخ براسه نفع و انصافی
 ارد شد ادر قدر که مقتضای شریعت عمل بد آید همان قدر بواسطه انصافی بود و بال آید
 لهذا اسان یک حکم را احکام شریعه در ارا که بواسطه انصافی بهتر است از ریاضات و محامات
 هزار ساله که ابرود و خود کرد و خود ملکه این ریاضات و محامات که مقتضای شریعت و عبادت
 شده ابرود و مقوی بواسطه انصافی ادر بر همان و حوگیاں در ریاضات و محامات مقصیر
 کرده اند اما هیچ ایدها سودمند گشته و غیر از تقویه نفس و تربیت آن سودمند مثلا یک ام در
 او است و کوه که شریعت آن امر و موده است در تحریب نفس سودمند تر است از آنکه هزار
 دینار یا بیش خود صرف کند و طعام خوردن در عید و نظر حکم شریعت مانع تر است در روح و ارا که
 ابرود و سالها صام باشد و در کثرت نماز و دعا و محامات ادا کردن که مستحق از سن سحای
 آوردن عذاب بهتر است از آنکه تمام شب مصلوة نافله قیام نماید و نماز و ابرایه محامات
 ادا کند و الحمله بالنس مرگی نه شود و از حست مایحویا بهتر است یک کرد و محامات محامات
 این مرض ضروری آید تا موت ابدی رساید کلمه طیبه لا اله الا الله که موضوع است از برائت علی اله
 اناقی و انسی در ترکیه نفس و تطهیر این افع و انسب است اگر طریقت قدس الله تعالی اسراریم
 از برائت ترکیه نفس همین کلمه طیبه را اختیار موده اند **بسم** یا سحر و اب لا سرولی ناه ۴ سرسی
 در سران لا اله الا الله بهرگاه نفس در مقام سرکشی آید و نقص عهد نماید مکرار این کلمه سحر یا یان
 علیه بود قال علیه الصلوة والسلام حد **و اما** مکرر قول لا اله الا الله لکه همه وقت
 از مکرار این کلمه جاریه مودیر که نفس اماره بموده در مقام حست است و در حدیث آمده است
 در مسائل این کلمه که اگر آسمانها در میان در لیه به بند و این کلمه را در لیه دیگر هر آئیه این طیار حرم

ازین بزرگوار سلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعت المصطفی علیه علی آل الصلوٰۃ و التسلیمات
 الصالحین سجاۃ انسان بے سربزرگ را بدولت اتباع سید اولین و آخرین که بغیر و دستی او
 کمالات اسلک و صفاتی خود را و عرصہ ظهور آوڑ و او را بہترین جمیع کائنات خلقت کرد و علیہ
 سن الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا مشرف گرداناد و بر آن استقامت سنجش داد کہ
 ذرہ این متابعت مرضیہ از جمیع لذات دنیاوی و تنعمات اخروی بمراتب بہتر است و فضیلت
 منوط متابعت سنت اوست و عزت مربوط باتیان شریعت او علیہ علی آل الصلوٰۃ و السلام
 و التختہ مشلا خواب نیمروزی کہ از بوسے این متابعت واقع شود از کر و کر و حیا ربیالی کہ
 نہ از متابعت است اولی و افضل است و بہچنین افطار یوم فطر کہ شریعت مصطفوی بآن
 فرمودہ است از صیام ابد الابد کہ نہ ما خود از شریعت اند بہتر است اعطاء جتنی بامر شایخ
 اتفاق کہ ز کہ از نزد خود باشد فاضلتر است امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ روزے نماز بامداد
 بجماعت ادا کردہ در اصحاب نگاہ کرد یک کس را حاضر نیافت پرسید اصحاب عرض کردند
 آنکس تمام شب باندہ میدارد شاید در نیوقت خوابش برودہ باشد امیر المومنین فرمود کہ اگر او تمام
 خواب کردی و نماز بامداد را بجماعت گزاردی بہتر بودے اہل غفلت را یا فائز مجاہدان
 بسیار کردہ اند اما چون موافق شریعت حقہ نیست بے اعتبار و خوار اند اگر بے بدان اعمال
 شاقہ مترتب میشود ہم مقصود بیغفہ منافع دنیویست تمام دنیاچسیت تا بغفہ منافع او کسی
 اعتبار بہند مثل ایشان مثل کناسی است کہ ریاضت از ہمہ بیش است و اجر تشنگی از ہمہ کمتر مثل
 نابان شریعت مثل انجماعت است کہ در جہاں بنفوس بالامانات لطیفہ کار میکنند عمل اینہا مذہب
 قلت است و اجر ایشان در فائیت رفعت عمل کیاعت تواند بود کہ باجر صد ہزار برابر بود
 سر آنست کہ عمل کہ موافق شریعت واقع میشود مرضی حق است سبحانہ و خلاف آن نامرضی
 اوست تقابلے پس نامرضی چہ جائے ثواب بلکہ متوقع عقاب است این معنی را در عالم مجاز
 شاید واضح است باندک التفات بظہور سے آید بہت ہر چہ گیرد علی غلت شود

کفر گروگانے ملت شود + میں سرایہ مع سعادت تمامت است است و یوں است مع سعادت
 خلاف شریعت تمام الله سبحانه واکرم علی تمامت سید المرسلین علیہ علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات
 السلام - ایضا ارتدادت مومنین یہ سکتا یا فناء احوال بیان یہ ہے ارادہ اتحاد و دل
 رانا میراں شرع محمدیم صحتیل میجر و کثوف و الہامات رانا مرکب کتاب و سند میر
 یہ ہم عری سے سید مقصود و سلوک طریق مودیع حصول ارادہ نقص است معصیات شریعہ کہ
 حقیقت ایمان است و میر حصول یسر است و ادوار احکام فقہیہ امرت و دیگر در اسے آن
 یہ رویت موعود آخرت است و در دیا اللہ افق نیست شہادت و تخلیاتی موعودیاں
 و مدد آرام بظلال است و تالی شہد و مثال او تعلق راہ الوہیت محاش کار و مال
 اگر حقیقت معادات و تخلیات ایسا نکامے گئے تود حروف آن وارد کہ متورب و غلب
 سہ ماں این راہ پیدا شود و قصور سے در شوق ایساں افتادہاں میرے ترے کہ اگر گوید
 باوجود علم خود را اساس مطلق حق کردہ باشد یا دلیل التوسل و ملی سحر سے منجلیہ رحمۃ اللہ علیہ
 مدد علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات ایضا میں ارطہو علیہ حال عدم اقرار باں اسلام و کفر
 و اہل تشریعت کفر است رد اہل حقیقت میر کفر است و موم اگر اختلافی بہت ساں ال
 سلطنت و حقیقت در صورت علیہ حالت در رنگ مصور ملاح کہ معلوم حال بودہ است ال
 تشریعت کفر و حکم کردہ اندہ اہل حقیقت اما رد اہل حقیقت ہم مقصود و اسکیاں دستار کا
 مکر شہد و اسلامان حقیقی شہد کار و این شعر مصور یا معنی شاید است - کفرت مدین اند
 و المہد و احب + لہی و عبد المسلمین قسیم + پس پیش ارطہو علیہ حال تقلید اراہ احوال
 و تشریک کردن اسے تشریعت و اتحاد و در مدد و کفر تشریعت و حقیقت است افادہ اندہ سہما
 و مع المسلمین من اتناں مد التعلیمات تالیان تقلید معلوم شرعیہ است سہما اندی منوط
 تقلید جمعی و سامی است اقوال صید و تعلق ار اسے دو معلومت بکار سے آید میں ارطہو
 احوال استماع این اقوال طالتاں را تشریقی ماں احوال سے مکتد و جدی سید اسے آورد

از جهت احوال همین احوال را معذوق و محال خود می سازند و بغیر این دو مصلحت احوال ایشان را
 داشتن و غور کردن در آن منوع است احتمال ضرر غالب است عاقلان در محلی که توهم ضرر باشد
 اقدام نمی نمایند فکین که غن غالب باشد - ایضا قطب ابدال واسطه وصول فیوض است که جوهر
 عالم و آنها ازین اتفاق باز در قطب ارشاد واسطه وصول فیوض است که بارشاد و هدایت عالم تعلق
 دارد پس تکلیف و تزیین و انزال بلیات و دفع امراض و حصول عافیت و صحت منوط بفیوض
 مخصوصه قطب ابدال است و ایمان و هدایت و توفیق حسنات و امانت از سننات نتیجه فیوض
 قطب ارشاد و قطب ابدال در همه وقت در کار است و خلو عالم از تصور نیست که نظام عالم با
 مربوط است اگر یکی از افراد این قطب می رود دیگر بر جای وی نصب میشود اما قطب ارشاد
 لازم نیست که در همه وقت کاین بود و قتی باشد که عالم از ایمان و هدایت با کمال خالی باشد و قتی
 مسب حال کمال در افراد این اقطاب بسیار است بعد از و صلواتی در جبهه الولا نه و فرد
 اکمل از قطب ارشاد و بر قدم خاتم الرسل است علیه و علیهم من الصلوة افضلها و من التسلیات
 اکملها و کمال ذلك الفرد مطابق بحاله صلى الله تعالى علیه و آله وسلم و انما الفرق بینهم
 بالاصالة و بالتعبیه لا غیر و قد کان صلواته علیه و علی آله و سلم فی وقته قطب الارشاد
 و کان قطب الابدال فی ذلك الوقت علیه السلاام اوین قرتی رضى الله عنه و طریق حصول
 فیض از قطب بعالم آنست که قطب بواسطه جامعیه کتبیه که الصورة است مریدان فیاض را
 کافضل است مراد او عالم کلبیه خود و تفصیل است مرآن قطب جامع را پس فیض از حقیقت بصورت
 بے تکلف می آید از صورت جامع بعالم که کالتفصیل است مراد را بے تحاشی میرسد پس فیاض مطابق
 اوست تعالی و واسطه را در وصول فیض حقی نیست بلکه بسیار است که واسطه را از ان فیض
 اگر بی نباشد از نادانها بهانه ساخته اند اگر کسی گوید که ایمان و هدایت نسبت به امامه خلافت نیست
 پس فیوض قطب ارشاد عام نباشد بلکه مخصوص باشد بایمان و هدایت و حضرت رستا
 نائیه علیه الصلوة و التسلیات رحمت عالمی اند و قطب ارشاد معنی آن چه باشد جواب گویم

مریدان رسد انھیں قاسم میثود تفصل باید همه حیرت و حرکت دایمان و مدائیت است شریعت
 رسد انھیں موطن گمبائیس میت حراہ آن میمن مابل سعادت رسد مابل تفاوت یکسان
 مدایت وار سادہ واسطہ نخست محال و مابل ماسد سے ملائت و تشریت پیدا ایکد در رنگ خدا
 حالیکہ کہ بواسطہ سادہ محل در مریض ماہہ احاطہ رقیہ و امراض جہلکہ میگردد پس در ازل ماسد
 ماہہ بواسطہ امراض فلیہ ایتان محض مملات پیدا ایکد کتیل مصرار لعمومین و ملا لعمومین کی است
 است کہ قسمی آراحتی سے ماید و آن مافق او آراحتی بواسطہ حجت خود است و مساوی مافق
 کہ تشریحی رسد و تم است بواسطہ سادہ امراض او است در ذات تشریحی ہر تلمی عادت رسد است
 بواسطہ سادہ محل سے تم در ان محل پیدا کردہ است کما مر معلایس محقق باشند کہ کما مر
 حق میرسد تقابل و تفسیر چہ حیرت است و مصلح و رشیدان حیرت در محل پیدا
 مسمی سادہ پیدا ایکد پس محقق شد کہ مافق اہم اند و لکن کہ در العہد انظیلوں۔

مقام سادہ ان حضرت امام بانی مجاہد الف تانی پر اعتراضات کے جواب میں

الحسین اعظم آدمی حضرت امام ربانی محمد الف تالی علیہ الرحمۃ پر حسب مہم باقصر و جید اقراض بھی
 نہایت میں اہل یہ کہ حضرت نے لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت صدیق اکبر سے راہ سے اوپر
 اس اعتراض کا مکتوب باید ہم حلا دل ہے جو کہ حضرت نے اپنے سیرت گزار کو لکھا وہ کہتے
 حقد کہ اس اعتراض کے متعلق ہے سجدہ عکمل کیا جاتا ہے وہ ہوا۔ ہر صدیق است
 سدگان احمدانکہ مقامیکہ سادہ حود را در ان دیدہ ہو و چون حسب الامر العالی نامہ لاطلہ
 حود حور علقار تلمتہ رسول اللہ علیہ السلام در مقام در نظر آمد اما چون مقام و استقرار
 در اسماہ است در دعوہ اولے سطرہ در آمد در جاکہ ارادۃ البیت حیرانامین و امام ربانی
 رسمی اللہ علیہم اجمعین در مقام استقرار و ثبات مدارد لیکن عورے در ان واقعہ سادہ
 در وقت نظر میتوان یافت و انکہ اول حود را در مقام مناسب میدہد بے سادہ

ورنہ اس کے آنگہ بواسطہ عدم غور طریقے از طرق طارے میشود چون ہے با و نمودن آن
 بے نسبتی بر طرف میشود مگر میتا بستے مطلق است کہ هیچ وجه قابل زوال نیست در این
 کہ مسئلہ ان مقام اند و اندک ثالث اند اند یعنی در نظر و اسے آن دو طریق طرق دیگر ظاهر
 یک و دیگر نفس تصور است و نیات خود را اہم داشتن است در خیرات با قوت جذب دیگر محبت
 کمالی جذب و بے سلوک تمام کردہ حق سبحانہ تعالیٰ البقیل عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر
 استعداد سنایت فرمودہ است هیچ عمل از اعمال خیر بوقوع نئے آید مگر آنگہ خود را در آن محل مہتمم
 میازد بلکہ از آنکہ بوجہ تہمت نہند بقرار و بے آرام میباشند نزد خود چنان میدانند کہ هیچ عمل
 از دوسے صادر نمیشود کہ قابل کثابت ملائکہ معین باشد و میدانند کہ محیفہ معین از اعمال خیر حال است
 و کتبہ آن معطل و بیکارند خود شایان آنحضرت جل و علا کے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است
 سے کہ کافر و زنگ و محمد زنیق از خود بوجہ بہتر میدانند و بدترین ہمہ اینہا خود سے انکار و تائب
 تعرض آنگہ در اثنا کے ملاحظہ ان مقام مرہ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا خوف بعض ظاہر شدہ بعد از
 توجہ بہ نیار و شکستگی چون ب مقام فوق آن مقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ این مقام
 حضرت ذی النورین است و خلفا دیگر را ہم در ان مقام عبور سے واقعہ شدہ است و ان مقام
 و ان مقام ہم مقام تکمیل ارشاد است و همچنین دو مقام فوق ہم کہ اکنون مذکور میشود و بالائے
 ان مقام مقام دیگر در نظر آید چون با مقام رسیدہ شد معلوم گشت کہ ان مقام حضرت فاروق
 و خلفائے دیگر را ہم در انجا عبور سے واقعہ شدہ است و فوق ان مقام مقام حضرت صدیق
 اکبر ظاہر شدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین با مقام نیز رسیدہ است و از شانہ حضرت نوابہ
 نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے با خود ہمراہ مییافت و خلفائے دیگر را ہم در
 مقام عبور سے واقعہ شدہ است تفاوت نیست الا در عبور مقام و مرد و ثبات و بالائے ان مقام
 هیچ مقامے مفہوم نمیشود الا مقام حضرت رسالت خاتمت علیہ من الصلاۃ اتہا و من الخیرات
 اکملہا و محاذی مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام سے دیگر نیز رائے بر شکر

سرگزشت آں در نظر یادم بود طاهر شد و امانت کے اہل مقام مقام محبوبیت است و امانت
 اور تقاضا داشت جیسا کہ صلی علیہ السلام سے ہمیں ملے سارے معلوم شد کہ مقام مقام محبوبیت
 دست و امانت رکھیں و مقتضی خود خود را ہم بالکمال امانت رکھیں و مقتضی امانت ہم امانت
 ہمارا کیفیت خود در الطیف امانت و در رنگ ہوا امانت خود را قاطع مقتضی و بعضی امانت و
 و امانت و حضرت حواہ و رنگ در مقام صدیق اور صلی اللہ تعالیٰ علیہا خود را در مقام محار
 آں سے مایہ کیفیت معروف و صد است۔ اس کتب کی اس صارت محادی مقام حضرت صدیق
 رومی اللہ تعالیٰ وہ مقام و دیگر ہمارے کس شکر و مایہ کیفیت معروف و صد است۔ یہ معترض امر اس
 کرنے میں کہ حضرت نے یہ مقام حضرت صدیق اکبر سے الگ کیا اور اپنی تین افضل شہداء
 کیسے میں کے مشابہت قلبی کے ہی کہ پہنچا ہوا ہیں کہ اسی کتب کے اس صارت کہ ہر کہ در عالم
 متقی کہ کا و رنگ و محمد و صدیق احمد و خود ہر پند و در تین پہنچا ہوا خود ہی انکار و سے جہنم یوشی
 و در تین کہ و محمد و تین کا و رنگ سے در تمام ہوا کہ سطح حضرت انوکہ صدیق سے کہ
 مالا حلق افضل میں اسے میں بہر ہائے گاہ۔ اعتراض حضرت کی جن حیات شہداء ہو گا ہوا
 جیسا کہ اس کے جواب میں حضرت نے ایک شخص کو اس طرح تحریر فرمایا۔ تجھے کہ خود را حضرت
 صدیق رومی اللہ تعالیٰ افضل و امانت و مال مالی نیست۔ میں محض است ماحول
 صرف میں فقیر و متقی ازیں سجدہ سال کتب مکیہ بحال ہوا و متقی خود دریاں فرقہ مایہ کہ اہل
 سنت و جماعت اجمع است کہ بعد از مطالعہ آن ایقین سمعناں را تحریر میاید کہ سید حضرت
 امیر افضل حضرت صدیق کو دیدار حرکت اہل سنت سے را یک کلیف کہ خود را افضل داد و
 انفرایں طایفہ است اگر سالک خود را رنگ رکھیں بہر و امانت کمالات میں سرگردان مجرم
 است اجماع سلب را سلبیت حضرت صدیق و جمیع کتب بعد از امانت علیہم الصلوٰات و السلام
 سند کتبہ است اجمعی بات کہ تو ہم حجت میں اجماع مایہ میں فقیر و کتب و رسائل
 و در سنتہ است کہ وحشی قاتل حضرت عمرہ کہ کبیر تہ نصحت حیر اللہ علیہ علی آلہ العالیہ

داشتند رسیدہ از ویس قرنی کہ خیر انما بدین است بہتر است پس در حق اینور شستہ آنستہ منان
 تمیل نمودن از قتل و زندیش عدیت عبارتیکہ مردم این توہم را از انجا پیدا کردہ اند باریہ دیدہ
 بمقتت معاملہ دارید مجبور قلیدار بابہ نمودن و مناسب است با آنکہ شاید در غلبہ یا چیز
 نامنا سب گشتہ اند شیخ بمطام میگوید لو ائک انفع من لواہ محمد از پیہ با فضیلت نتوان برود
 کہ میں زندہ است و در عبارت فقیر عاشارہ کا کہ این قسم چیزے مذکور شدہ باشد۔ و استلام گیرانکہ
 یہ اعتراض ناواقفی معاملات و اصطلاحات صوفیہ سے ہے اس مکتوب میں حضرت نے اپنے
 عروج کا حال لکھا ہے کہ فلان فلان مقام تک پہنچا ہے اکثر اولیاء و اولیاء ہوتا ہے کہ
 جب وہ اپنے اسرار مبادی تعینات تک عروج کر جاتے ہیں اور ولایت تحقق ہو جاتی ہے
 تو بفضل ایزدی او کو انہیں اسرار کے اصول و اصول اصول الی اشار اللہ تعالیٰ میں
 سیر واقعہ ہوتی ہے اور اس سیر میں اکثر اولیاء و اولیاء کے مقامات سے بلند ہی عروج ہو جاتا
 ہے جو کہ فی الواقعہ و باجماع علما و اس سے افضل ہیں جتنے کہ کبھی کبھی انبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام
 کے مقام سے یہی کہ قطعاً بہترین خلائق ہیں بالاتر عروج ہوتا ہے اور اسی یہ لازم نہیں آتا
 کہ وہ ولیوں اہل مقامات سے افضل ہے کیونکہ اصل مقام اس کا وہ ہے جگہ ہے جہاں سے
 کہ اس کو ثانیاً سیر شروع ہوئے اور یہ سیر اسکی عارضی ہے کہ پہر نزول کر کے اس کو اس
 جاتا ہے اور اصلی مقام اون اولیاء و انبیاء کا علیہ الصلوٰۃ و السلام وہ ہے جہاں تک اس کا
 عارضی عروج میں گذر ہوا ہے اور پہر واپس واپس آگیا ہے اس کے انتہا عروج کا حال
 خدا جانتا ہے کہ کہاں تک گیا ہوگا جبکہ اسکا عارضی عروج اس کے طبعی مقام تک پہنچا ہے
 اور دراصل احتیاط مقامات طبعی کا ہے اور اس میں یہ سالک بیچارہ مبراہل سینے پڑا ہے تو اب
 انضالیات کجا و مساوات کو اور یہی سیر ہی جہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
 کہ جب جبکہ صفات انبیاء میں سیر واقعہ ہوئے رفتہ رفتہ بارگاہ محمدی صلعم پر پہنچا جاتا
 تھا کہ وہ ان ہی سیر کردہ کہ میری پیشانی پر تہہ رکھ دیا یعنی روک دیا اسلیم حضرت

حواحد مقتدر رحمۃ اللہ علیہ نے وہابیہ کے حسب سیر کرتا کرتا میں مار گا۔ محمدی صلعم پر ہو سکا اگر
 رست کے لئے یہ سب بائریک نامی کی ملکہ ہوا مع سبزیار اسان مالیہ بریکہا مرے مال
 پر مہر مانی رملے اور اوس مقام کے سیر کرانے تو اب ضرورت کہ ہر گوار تمام ادیار و امیا
 علیہم السلام کے معانات لے کر کے۔ ان ہو چکے ہوئے تو بقول مقرر من اہول ایسے
 سن اوس ادیار و امیاؤں سے اصل شہر آیا اور یہ بالکل خلاف اسطرح حضرت کو ہی ابتدا
 میں سیر ہوئی اور اوسکو حضرت خواجہ کے پاس لکھ بھیا کیونکہ اس گروہ میں یہ قاعدہ ہے کہ
 ایسے ہام واقعات و روایات ایسے میر کی خدمت میں بیان کرتے ہیں تاکہ اوسکی محبت
 مستقیم سے آگاہی ہو اور خصوصاً یہ سیر فوج حضرت کے کوا من حضرت حواحد ہوئے جیسے کہ فرما
 مکتوب سے پایا جاتا ہے اور یہ اوس سے ہرگز نہیں سمجھا جاتا ہے کہ حضرت اپنے تئیں
 افضل از صدیق اکبر سمجھتے ہوں۔ رسی اللہ تعالیٰ علیہم۔ دوسرا اعتراض حضرت
 مرا کا مسئلہ وحدت الوجود کا ہے اور بعض صوفیہ یہ جانتے ہیں کہ حضرت اس مسئلہ کے
 بالکل مخالف ہیں حالانکہ یہ محض خلاف واقعہ سے راقم الحروف کا یہ عقیدہ ہے کہ مسئلہ
 وحدت الوجود میں حقد حضرت کو خط و امر تھا دوسرے کو کہو گا اللہ حضرت کو اس مقام
 سے ترقی ہوئی اور فالسا اسی ترقی کو کم فہم انکار سمجھتے ہیں یہ اعتراض ہی مثل پہلے اعتراض
 کے حضرت کی ردگی میں متہور ہو گیا تھا جنانچہ حضرت نے اس کے جواب میں ایک شخص کو
 اسطرح لکھا ہے محمد و اما کرنا مستقد فقیر از خودی شرب اہل توحید بود والد فقیر قدس سرہ
 لطاہر رہیں شرب بودہ اندر بعیل دوام نہیں طریق اشتغال داشتہ اندر باوجود حضور
 گرامی امام دراطس کہ سماں مرتبہ کینی داشتہ اند و حکم ابن العقیقہ نصف العقیقہ فقیر
 ادین شرب خط و امر بود ولدت علیم دست تا آنکہ حق سہماہ و لقا نے نہ محس کرم درین
 بعد مت ارتداد یا ہی معاین و معارف آگاہی مؤید الدین الرضی شیعنا
 مولانا قلم محمد الرافی قدس اللہ تعالیٰ سرہ رسانید وایاں نہ فقیر طریقہ علیہ التشنی

تعلیم فرمودند و توجیه فیج بحال این مسکین مرعی داشتند بعد از ممارست این طریق علیہ اندک مرت
توحید وجودی منکشف گشت و غلو در نیکش پیدا شد علوم و معارف انبیا مقام فراوان ظاهر
گشتند و کم دقیقه از وقایع این مرتبه مانده باشد که آنرا منکشف نگردانیدند و قاین معارف نیز بهیچ
این الغری را کماینی لاج ساختند و تجلی ذاتی که صاحب خصوص آنرا بیان فرموده است و نه
عروج جز آنرا نمی دانند و در شان آن تجلی میگوید و باینکه لا اله الا الله مع الحض بآن تجلی ذاتی شرف
گشت و علوم و معارف آن تجلی را که شیخ مخصوص سجا تم الولاية میداند نیز بتفصیل معلوم شد
و سکوت و غلبه حال درین توحید مجدی رسید که در بعضی عریضها که بحضرت خواجہ نوشته بود
این دو بیت را که سر اسر سکر است نوشته بود رباعی اسے درینا کین شریعت ملت اہل
است ملت ماکا فرے ملت تر سائی است کفر و ایمان زلف و روی آن بر بی بیائی است
کفر و ایمان ہر دو ماندہ راہ نایکائے است و ای حال نامت مدیہ کشید و از شہو پسین بنج
ناگاہ عنایت بیغایت حضرت جل سلطانہ از دیر سجہ غیب در عرصہ ظہور آمد و پردہ رویش
بیچونی و بیچگونگی را بر انداخت علوم سابق کہ مبنی از اتحاد و وحدت وجود بودہ اند و نبرال
آوردند و احاطہ و سر بیان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام منکشف شدہ بود مستر گشتند
و یقین یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہائے مذکورہ هیچ ثابت
نیست احاطہ و قرب او نقائے علمی است چنانچہ مقرر اہل حق است شکر اللہ تعالیٰ سبحہم
و سبحانہ باہم چیر متحدیت او است نقائے تقدس و عالم عالم او سبحانہ بیچون و بیچگونہ است
و عالم سر اسر بداع چونی و بیچونی متسم بیچون را عین چون توان گفت واجب نقائے را
عین ممکن نتوان خواند قدیم ہرگز عین حادث نشود متنع العدم عین جائز العدم نہ گرد و انقلاب
حقائق محالست عقلا و شرعا و محتمل کیے بر دیگرے متنع است در اشیا محجب است کہ شیخ
علی الدین و تابان اودات واجب نقائے را جہول مطلق میگویند و محکوم علیہ حکمی نمودند
مہر ذلک احاطہ ذاتی و قرب معیت ذاتیہ اثبات مینماید و باہوالا حکم علی الذات نقائے او

و مدرس فاضل و باحال اعلیٰ اس، اعلیٰ سلسلہ میں اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ و دریاں حصول علم و
 معارف سانی مشرب و حید و خودی این اختیار اصطلاح تمام بود کہ در این توحید امر دیگر مالی
 امید است و تسریع و جاری عالمیکہ کہ این معرفت رائل نگردد تا آنکہ محبت تمام از سر
 کار رائل گشتند و حقیقت کما میسر منکب شد معلوم شد کہ عالم ہر چند مراستے کلمات صفا
 است و محالے غیور ات اسمائے امامت ہر عین ظاہر میست و کل میں اصل نہ بیا کہ سبب
 این توحید وجودی است۔ اور اصطلاح مکتوب صد و دوم حلال میں ایسا استدائے احوال
 مکتبے مکتبے تحریر و مستقیم ہیں۔ اسے عربی اگر قلم را در تفصیل احوال و تہیں معارف ماکر سام
 تطویل سجادہ و ہ الطاب کتد علی الخصوص معارف توحید وجود و علوم طلیت اشیاء اگر
 دریاں آب حواء کہ عمر را در توحید وجود گر ایدہ اند معلوم ماید کہ قطرہ آساں دریا نمونے
 حمایت حاصل کردہ اند محبت است کہ بہاں جماعت این در پیش را ارباب توحید وجودی
 انکار دوا سمار سکرین توحید شمارند و اگر کوہ نظر سے بدستہ اند کہ اصرار بر معارف
 توحید ارباب کمال است۔ ترقی ارا مقام ارفق ۵ محرومی جبر خود بخیر عیب بید
 مرمع ہر متہدیان جامعہ در این امر اقوال شایع ماقدم است کہ در توحید وجود سے
 واقع شدہ اند حضرت سبحانہ و تعالیٰ ایتار التما و ما از کما دانستہ اند کہ آن مشایخ
 را ارا مقام ترقی۔ اتمہ لستہ است و مجبوس آنتقام مادہ اند سمن در حصول معارف
 توحید سے میست کہ آن اللہ واقعہ است بلکہ سمن در ترقی ارا مقام است اگر صاحب ترقی
 را سکر توحید گوید و بر آن اصطلاح شد مدید مناقہ شد۔ اگر ارباب توحید وجود خیال
 لریں اور اصناف کو ہی کام و مائین تو حضرت کے احساں سے ماقیام قیامت سکون
 ہوں ہو سکتے کہ حضرت نے اس مسئلہ کو حیر کہ ہمتیہ سے علما و اطوار ہر نوعی کفر دیتے تھے
 مطابق شریعت عرا ایامات کیلئے کہ حائے دم ردن ماتی بہین سے بیا سیکہ کیوں
 متاد و ہم ملذالت اسپر دال سے و ہونہا۔ لغاصی اسماعیل فرید آبادی در شرح سمن

شیخ رزیدیهان نقلی با بعضی وفاق تو سید وجودی قال شیخ الکامل مدنی بهان الباقی قدس سره فی تفسیر
 غلطات التصوف دیگر غلط آنست که گویند همه اوست و با نسیمه جزئیات متفرقه حادث یک ذات خود
 و بر مری که گیرا گویند که ما خود اویم پس آن کافر از احمد بن رضا باشد و خداوند عالم قائل و تائید
 اجماع و تفرقه محذرات منزله است واحد است که جزو را بر او نیست حلول پذیرد و ستاون
 تشو و برین قول کافر اندر خود را دانند خدا را اگر کسی حق بودی که فنا شدی قوسه را غلط
 و روح و انبهار در جسم است قالهمم الله سبحانه منتهی پوشیده نما که عبارت همه اوست جزیه
 و در قمار صوفیه قدس الله تعالی اسرار هم متعارف نبوده است اما مثل انا الحق و سبحانی و سیر
 فی معنی سوائی و امثال آنها بوده بسیار است که سودی این عبارت و آن عبارات یک است
 آب از سر جوگز نشسته است چونیک نیزه به مدخل موزن مشهور است که در ستاخران صوفیه این عبارت
 شائع و ذائع است و بجهت کثرت همه اوست میگویند و بر آن قول اسرار دارند که قلیله از اینها که درین
 عبارت و امثال این عبارت تردد دارند بلکه صورت انکار اظهار نمایند و آنچه این فقیر از اطلاق
 ایشان معنی همه اوست میفهمد آنست که این همه جزئیات متفرقه حادث ظهور یافته اند تعالی قدس
 در رنگ آنکه صورت زید مثلاً در مرا یا به متعدد و منکس گس و دو ظهور آنجا پیدا کند گویند همه اوست نیز
 این همه صورت که در مرا یا به متعدد نموده پیدا کرده است ظهور یک ذات زید است اینجا کدام
 بریت و اتحاد است و کدام حلول و تملون ذات زید با وجود این همه صورت بر صرافت و حالت
 و صلی خود است و این صورت و روئے نه هیچ افزوده است و نه هیچ کاسته آنجا که ذات زید است
 این صورت آنجا نامی و نشان نیست تا با او کسی نسبتی از نسبت جزئیت و اتحاد و حلول و سیر
 پیدا کند ستر الان که کان را اینجا باید جست چه در مرتبه که اوست تعالی اینجا آنچه علم را پیش از ظهور
 آنجا گنجايش نبود بعد از ظهور هم آنجا هیچ گنجايش نباشد فلا جرم میگویند الان که کان مجازیه
 کار و بار است بسیار از آنکار بر تقدیم هو قیله ازین عبارت توحید امیر معنی حلول و اتحاد
 می نهند و کفیر و تضلیل قائلان آن عبارت می نمایند و بعضی از اینها توجیهات آن عبارت را بر نهی

میباید که عنوان قائلان محقق است و ماست مدارد صاحب عارف میباید که قول انا الحق را بر حق
 و قول سانی را بر ما برید شامی بطریق حکایت بود است میباید ارجح حل مسئله سلطانه و اگر نظر
 حکایت باشد که تاسه حلول و اتحاد در میان بود و اما این اقوال را در دوسه مائیم میباید که
 دارد که حکم که حلول و اتحاد قائل اند و متحقق سابق و اجماع گشت که درین عبارات منظم نه اسم حلول و
 اتحاد است اگر حل است اعتبار طریقت و اعتبار وجود و حیا که بنحیه اند و حلول و اتحاد در
 اما که این مسئله توحید و در متفقا ماں موجب یک محروم و محض شده بود هر کسی که از اینها معلوم
 حال یگانه گشته که در توحید که اتحاد و اتحاد در دوسه صادر میشود و از فایده سکره سر آن در هر
 و طاهر آن عبارت را از تاسه حلول و اتحاد مصروف میباید و چون بوقت ششم سر گذار
 محی الدین بن العربی قدس سره رسید و از کمال معرفت این مسئله دقیقه را استخراج مباحث
 و مشوب و معسل گردانیده و در یک صرف و محدود در دوسه حد و عدم دلکیم این طایفه مراد
 و در اینها شطیله بود و معلوم و نام حاصل درین مسئله اکثر تصدیقات محقق است بلحاظ اول و در مطلب مسلک
 و در علم این متحقق این مسئله باید که معلوم این مسئله بر دو ملاحق انکار متعلق اول و دوم و سوم
 و در میان حلول اتحاد و توحید الحمال متلاحق انکار متعلق اول و دوم و سوم گشته است
 و در میان پیوسته و احسن آن معین و واضح بدست که تکلیف مباحث متلاحق انکار است امام
 اعظم و امام الی یوسف رمی الله تعالی مهات مستناه در مسئله حل و قرآن با یکدیگر مفاقت
 و اسناد و در دوسه حل میگرد و بعد از مستناه منحصر شد که قرآن را مخلوق گوید یا اگر گرد
 این طول مباحث بواسطه عدم متعین این مسئله بوده است درین وقت و الحال که مباحث
 انکار متعین شده است گوئیم که محل برای اگر حروف و کلمات اند که دوال اند و کلام نفسی
 است که حادث اند و مخلوق و اگر کلمات مراد باشد قدیم و غیر مخلوق است این متعین ابر
 ملاحق انکار است بر سر اصل سخن روئیم و گوئیم که مسئله دیگر هم این عبارت را است
 که از حلول و اتحاد مفید است یعنی بهر میقتد موجود است و اما مسئله دیگر اینها همه است

میکنند و با او متحدند تا آنکه این را خود اهل بی گوید از بزرگان چگونه متصور نشود و چون در غلبه محبت
عالمی محبوب از نظر این بزرگواران مستور میگردد و غیر او در شهود و شان ننماید میگویند همه
محبت یعنی این همه که ثابت مینمود متوهم و تخیل بوده است موجود اوست شکار برین تقدیریم
شائبه جزئیت و اتحاد است و نه سلطنت علوی و تلمون مع ذلک این فقره اشال این عبارات
را نمی پسند و هر چند ازین مقاصد مبداست زیرا که شایان مرتبه تقدس و تنزیه خداوندی نیست
بطل سلطانه اینها چه باشند که مظاهر او بودند تعالی ع در کدام آئینه در آید او و ایشان را یارای
آن گجا است که باعتبار ظهور هم بروی تعالی محمول کرد و اگر مظهر اند سطله از ظلال کمالات آنرا
مظهر اند و آن فعل که آنها مظهر اویند خداوند جل سلطانه که او را چندین هزار ظلال با ذات تعالی
در میان بوده باشند ان الله سبعین الف حجاب من نور و غلظه شنیده باشند پس بستمحاشی
مظهر ظلی از ظلال کمال او را بجهان بروی محمول داشتن و اوست گفتن سوزادوب است و
کمال جرات اما چون در غلبه سکر حال است آنقدر مذموم نیست و همچنین بر توجیه ثانی مشهود و خود
را صین عن دانستن و باعتبار آن محمول ساختن نیز سوزادوب است بلکه خلاف واقع آن مشهود دوم
ظلمه از کمالات اوست بجهان و او ثقلی و را الورا است ثم و را الورا نیز هر چه مشهود است شایان
نفی است پس حق بنود جل و مظاهر خواجه نقشبند میفرماید قدس سره هر چه دیده شد و شنیده شد و
دانسته شد آنهمه غیر حق است بجهان بحقیقت کلمه لافقی آن باید کرد و آنچه مختار این حقیر است دین
مسئله و مناسب شان تقدس و تنزیه است عبارت بجهان دوست نه بآن معنی که علماء طوا هر آن
اقتضای نمایند و گویند صدور و خلق همه از دست این خود صادق است مع ذلک اینجا علقه دیگر
هم هست که علماء را بآن جهت گشته اند و صوفیه دریافت آن ممتاز گشته و آن ارتباط اصالت و خلقت
است یعنی اگر وجود ممکن است ناشی از وجود واجب است ثقلی و پر تو وجود اوست بجهان و
همچنین اگر حیات است ناشی از صفت حیوة اوست بجهان و پر تو آن حیوة مقدسه است علی الاطلاق
العلم و القدرة و الاراده و غیره پس بطور صوفیه عالم هم صادر از دست بجهان و هم خلل کمالات

اور ذاتی ارباں کمالات سرور اوائل کائنات سے متلا وجود سے کہ ممکن و آئندہ امری آ - کہ
 مانند استقلال اور احاطہ نمود ملک آن وجود بر توکل وجود واجب است تقاضای و مجیر
 و علم و حیرت که ممکن است عیدہ آمدہ امور سے آمد کہ استقلال ثبوت در صانع تقاضای پیدا کرده آمد که
 حدود و احوال صانع تقاضای ایضا اطلاق کمالات و سے آمد سجا و صورت است کمالات ہیں ارتباط اخصا
 و طبیعت است و صوبہ آن بہت گذشتہ آمد معاملہ صوبہ را ما علم سے علین سزده است و نفاذ
 رسایده ولایت خاصہ متحقق ساحه و چون علم را طوایر این وید میسر شدہ است از
 نقاہرہ رسیدہ ولایت خاصہ متحقق شدہ و صوبہ کمالات خود را اطلاق کمالات واجب
 یا متہ آمد و وجود سائر توان وجود را عکس آن کمالات دانستہ ما چار خود را متین اراست
 از کمالات او دیدہ آمد و غیر را از مرایائے آن کمالات یافتہ و چون حکم ان الله یا من کما
 نوع الامانات الخی اهلہ این امانت را باطل امانت بسیار و این کمالات را حاصل آمد
 و خود را معدوم یا بد و نیست و اسجد و خود حیوہ چون اصل مت معدوم و نیست آمد و دنیا
 گشت الملوئی سے چون بہ استی توانا از سخت و سوزے آنحضرت لب کردی در لب
 و آنکہ استی کہ ظل کسی و فارسی گرم و سے و گریستی و بعد از ما اگر اورا بقا شرف ساردم
 ثابہ وجود و توان وجود و صفات کاملہ اورا عطا خواہند نمود و ولایت نامیہ متحقق خواہد ساجد
 اس لحظہ ملکوت السموات من لم یؤد مرتب سے عیسا کہ ہاب عیم عیسا و مار خدا یا از نگلی ہمارا
 اسما لیکہ شرع باطلاق آن وارد شدہ است در برگ طبیعت و غیرہ اطلاق مینایم و میگویم و
 ممکن غل وجود واجب است تقاضای صفات او اطلاق صفات کاملہ او تقاضای این اطلاعات
 ترساں و لڑیاں ام و چون اولیا و توانی اطلاعات سمعت مودہ آمد اسید و مار عیم رہا
 لا یوجد ما ان سببا و احاطہ ما آمد است این تحقیق کہ ما من مودہ آمد و اسم گشت کہ صوبہ
 کو نامہ یکلام بہا و است عالم را احاطہ حل و علا متحد میداد و معلول و سرباں تا است میکند و حل
 و سببیدا اعتبار بہر طبیعت است و باعتبار خود و متحقق و ہر حیدار ظاہر عمارت شاں اتحاد

موجودی متوہم شود اما حاشا کہ مرادشان آن بود کہ کفر و الہاد است و چون کل
یکے بر دیگرے باعث بازظہور گشت نہ باعتبار وجود معنی ہمہ اوست ہمہ اوست
کہ مغل شے 'ناشے' از ان شے است و ہر چند در غلبہ احوال ہمہ اوست
گویند مافی الحقیقت مرادشان از اعتبار ہمہ اوست باشد فلا فحال فی الاطلاق کلاہم
والحکو بتفصیل قائمہ و تکفہم بدانکہ مل شے عبارت از ظہور شے است در مرتبہ ثانیہ یا ثالث یا
رابع مثلاً صورت زیر کہ در مرآت منکسر گشتہ است غل زید است و ظہور زید است در مرتبہ ثانیہ و زید
فی حد ذاتہ در مرتبہ وجود اصلی خود است کہ بظلمہ خود را در مرآت ظاہر ساختہ است بے آنکہ در ذات و
صفات تلویہی و تغیری رود چنانچہ گزشتہ ربانتم لنا نورنا و اغفر لنا الک علی کل شے قدیر
والسلام علی من اتبع الہدی - اب اس مکتوب سے ناظرین انصاف پسند معلوم کر سکتے ہیں
کہ حضرت نے کیسے کیسے براہین ساطعہ و دلائل قاطعہ سے اس مسئلہ کو شرع شریف سے تطبیق دے دی
باوجود اینہمہ پہر بھی اگر کوئی حضرت کو منکر وحدت الوجود کہے تو یا وہ حضرت کے حالات و مذاق
سے واقف نہیں یا آنکہ وہ متعصب و متصف محض ہے مگر اسکا کیا علاج بقول شخصے گزیدہ بندہ
بروز شپتر چشم + چشمہ آفتاب را چہ گناہ +

مقام آٹھواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکاشفۃ و کرامات کے بیان میں +

حضرت نے فرمایا کہ ایک روز بعد نماز ظہر میں مراقب بیٹھا تھا اور حافظ قرآن پڑھتا تھا اسی اثنا میں
میں نے اپنے اوپر ایک خلعت عالی نورانی پایا ایسا معلوم ہوا کہ یہ خلعت قیومیت تمام ممکنات سے
کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر ولی العزم کو عنایت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ پورا شت و تبیت خاتم الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل عطا ہوا اور جمیع مخلوقات کا قیام تہاری ذات پر مقرر ہوا کہ اتنے میں حضرت
سید المرسلین تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے مرے سر پر دستار باندھی اور

سارے کرامت و قیوت و فیض پر مایا کر ایک روح پرور عارفین و عارفات کا گہرا تکیا و کھانا
 کہ میرا تمام بدن مثل تم کے روتی ہوئی ہے اور آفتاب کی طرح ایسا چمکتا ہے کہ آنکھ نہ سہی
 کیجاتی اسی اسرار میں الیام ہو کہ روتی ہوئی اس واسطے ہی کہ تیرا بدن نقیہ طہارت حضرت حاتم الزکریا
 علیہ السلام ہے حضرت ماریا ماریا کہتے تھے کہ جو کچھ نقیہ طہارت حضرت حاتم علیہ السلام تھا
 بطور الوش ایک کراہت کو ہو سکتا ہے اور اس سے کچھ بچکارو کی ایک شہادت کو طہارت
 مست حضرت حاتم محمد معصوم حضرت کے درید نالت مراد ہیں حضرت کا نام بدن نقیہ
 معلوم صلیہ کا ساتھ اگر میرا کشتہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ میرا مال مثل حاتم
 سے کہ اسے بدن کی ربائی و رعائی دیکھو دیکھو کہ خوش ہوتا ہے اور ناجائز ہے لیکن حسب
 سرون و بطر پڑتی ہے تو تیرا مردہ ہو عمارت اسطرح میں ہی حاتم با بدن دیکھتا رہا تو خوش
 ہو عمارتوں اور حسب پیر دیکھتا رہا تو مقصود عمارتوں - ایک روح پرور مایا کر کیا دیکھتا ہوں
 کہ ایک صمد پیر جمیع یا مود میں - حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام و علیہ السلام
 سیرت میں چاہے میں ہی اوٹھ گیا اگر شے کی جگہ نہ تھی کہ اتنے میں حضرت خلیل علیہ السلام
 طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا ایہا الدین اسوا لکموا فی الخصال کہ سب سے تمہاری تہوڑی
 حرکت کی اور میرے شے کی فراغت جگہ نکل آئی اور میں اوٹھا گیا۔

نقل سے کہ ایک روح حضرت نے فرمایا کہ آج حواس میں دیکھا کہ حضرت رسالت بہاء
 علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہیں کہ حضرت عاقبت نے ایک امارت - مہربان
 کہ متابع است ظہار کو لکھ کر دیتے ہیں مجھ کو دیا ہے لیکن مدد معلوم ہوا کہ اس امارت اس
 میں ابھی کچھ گہرے کہ اتنے میں ایک شخص اگر غصہ وہ امارت مہربان حضور رسول علیہ السلام
 و سلم لگیا ہے اور پیر او سیر لکھو اگر اور حضرت محبوب رب العالمین کی مہر سے مرے کر کے
 مجھ کو لکھ دیا ہے اور نگے میں الطاف علیہ جیکہ اس دنیا کے متعلق ہیں لکھی ہیں اور اس کی
 بہت پر لکھا ہے کہ نکو امارت نامہ آخرت عطا فرما اور مقام تعاضد حضرت فرمایا

اور کاغذ اجازت نامہ بہت طولانی ہے اور اوسپر بہت سی سطریں لکھیں ہیں فرمایا میں نے
 علیہ السلام کے پاس اس طرح بیٹھا ہوں جیسے کہ میثا باب کے پاس بیٹھا ہو کہ اتنے میں وہ
 اجازت نامہ لپٹا ہوا ہاتھ میں لئے ہوئے حرم شریف میں حضرت صلعم کے ساتھ داخل ہوا
 حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بجنور آتسور صلے اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے گئے کہ میں تیرے
 انتظار میں تھے اور تو یہ کام کر اور یہ کام کر اور یہ حضوری حضرت خاتمت صلعم اور حضرت
 خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جھکو کچھ غیر غیر نہیں معلوم ہوتی۔ نقل ہے کہ حضرت کو زیارت
 بیت اللہ کا کمال شوق تھا اور ایک روز اسی بیقاری میں تھے کیا دیکھتے ہیں کہ تمام عالم
 بن و انس و ملائک وغیرہ نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ حضرت کی جانب کرتے ہیں حضرت
 اس بات سے نہایت متحیر ہوئے اور متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے معلوم ہوا کہ کعبہ
 منظر آپ کی ملاقات کیواسطے آیا ہے اور آپ کا احاطہ کیا ہے اس سبب جو کعبہ کو سجدہ کرتا ہے
 وہ آپ کی طرف معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسی اشار میں الہام ہوا کہ تو ہمیشہ زیارت کعبہ کا شوق
 رہا اسواسطے مجھے کعبہ تیری زیارت کیواسطے بھیجا ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے
 واقعہ میں دیکھا کہ گویا ہزاروں ہزار فرشتے ایسے حسین و جمیل کہ نشان نور سے نگاہ کا
 نہیں کرتی ہر حاضرین او کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہکو حکم دیا ہے کہ آپ کی اطاعت میں حاضر
 کر خانہ رحمت آپ کو عطا ہو چنانچہ اشارات متعلقہ رباعی مولفہ حضرت سدرجہ کتب تین سو گیارہ
 جلد اول مصداق اسکی ہے۔ ہائے دو چشمی است مری ما + ہمچو الف
 رب حبیب خدا + لام مری خلیل اللہ است + میم زتدبیر کلیم اللہ است +
 نقل ہے کہ اپنے فرمایا کہ مجھ پر کشف کیا ہے کہ حقیقت مگنجینہ رحمت رحمن ہے جلاطین
 اور کوئی رحمت خواہ دنیوی ہو خواہ اخروی اس گنجینہ سے باہر نہیں جتقدر رحمت کہ آخرت
 میں ذخیرہ ہے ایک چشمہ کی ہے اور دوسری چشمہ کی رحمت دنیا میں پہیلی ہوئی ہے۔
 نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے خواب میں جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا

آپ فرماتے ہیں کہ تو محمد علیہ السلام ہے حضرت نے فرمایا کہ جس سے میری علیحدہ رائے ہے
 لکن اکثر سوانح الوصیہ بت فرماتا کہ حب احتیاد الوصیہ اور شافعی کی سیر کرتا ہوں معلوم تھا
 کہ دو حصہ حق سمجھا الوصیہ سے اور ایک حصہ لطف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اوایل دور گزار
 سے حق ماہر ہیں فرمایا کہ ایک روز میثا تھا کیا معلوم ہوا کہ امام الوصیہ مع شاگرداں
 آئے ہیں اور ہر ایک کا نور مجہدین آیا اور اس نور میں مجھ کو فنا و نقا حاصل ہوئی اسکے
 کئی روز کے بعد کیا دیکھا کہ اوس طبع امام شافعی مع ملائمہ تشریف لائے اور جو معتاد
 امام الوصیہ سے گدرا تھا وہی اس سے بیعت میں آیا۔ نقل ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 بلا شائبہ تکلف و تعصب کیا حاکم ہے کہ روایت و مہذب جمعی نظر کسی میں تل دریا و علیہم کے
 معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مہذب مثل حرم کے۔ نقل ہے کہ ایک دور حضرت
 حلقہ میں مع یاراں مراقب مشغول تھے کہ حضرت شاہ سکندر شیر شاہ کمال کیتلی آئے اور
 ایک حرقہ آپ کے دوست سارک بردار یا حضرت نے آگہ جو کہ بولی ہو دیکھا کہ شاہ سکندر ہیں
 حلقہ سے اٹھے اور سوا صاع معافہ کیا حضرت شاہ سکندر نے کہا کہ میرے عدا محمد نے ایتر
 وصال کے ردیک یہ جتنہ جو کہ حضرت عورت الاعظم سے بیعت ریت جلا آتا ہے میرے
 سیر کیا تھا اور کہا تھا کہ اسکو امانا ہے اس رکبہ مسکومیں کو گنگا اوسکے حوالہ کرنا اب جب
 مرتبہ مجھے حضرت عدا محمد نے نہا اسے حوالہ کرے کے واسطے واقعہ میں کہا لیکن مجھ میں
 سرک کا علیحدہ کر ماحت شاق تھا مگر جو کہ اب تاکید تہدید کی یاد و ایار لے آیا حضرت
 وہ جبہ پہن کر جلوت میں تشریف لیگئے فرمایا کہ اوس وقت میرے دل میں یہ خطرہ گذرا کہ
 مشایخ کی بھی عجب معمول ہیں کہ مسکو عامہ بہا دیا وہ ہی حلیہ ٹھرا اور وہ بہہ جاتے
 پہلے حلیت مسوی پہنائیں بعد ازاں ایسا حلیہ بنائیں محض اس خطرہ بے حضرت
 موت التعلیل شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ مع تمامی علماء و تاج حضرت کمال کیتلی تشریف
 لائے اور اسے عاصہ شدت کے انوار و اسرار سے مالا مال کر دیا اوس وقت میرے بچوں

کمال آجاکہ میں نقش بند مین کا پرورش یافتہ ہوں اور یہاں یہ معاملہ گزر کر کہ اتنے ہی میں
 حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی سے لیکر تاحضرت خواجہ باقی باشد سب تشریف
 لائے اور حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ حضرت غوث الاعظم کے برابر بیٹھے اکابر نقشبندیہ
 فرمایا کہ شیخ احمد ہماری تربیت سے کمال و تکمیل کو پہنچے ہیں آپ کو اور سے کیا علاقہ ہے
 اکابر قادر یہ نے کہا کہ اول چاشنی ہمارے خوان سے کہانی ہے (اور یہ اوس قصہ کی طرف
 اشارہ ہے کہ شاہ کمال کیتلی حضرت کے ایام شیرخوارگی میں تشریف لائے تھے اور
 حضرت بیمار تھے اور شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک حضرت کے دہن میں دی تھی اور
 اپنے اوسکو خوب چوسی تھی) اور اب خرقہ ہی ہمارا ہی پہنا ہے اسی بحث میں حضرت
 شہید و کبر و نہ دسہر و رو یہی تشریف لائے اور کہا کہ اگلے ہم ہی دعویٰ دینا رہیں رکونکہ
 ن خاندان کی خلافت حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے قبل ملکیت حضرت خواجہ
 فی باشد علیہ الرحمۃ ملی تھی) مولانا بدر الدین سرہندی حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ نے
 منرات القدس میں لکھا ہے کہ اوسوقت اسقدر رواج اولیا جمع ہوئیں کہ تمام
 کان و گلی و کوچہ و دشت و صحرا بھر گیا اور مناظرہ میں ہم سے ظہر کا وقت ہو گیا کہ
 اثناء میں جناب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما
 ہوئے اور کمال کرم و نوازش سبکی تسلی و دلاسا فرما کر ارشاد فرمایا کہ چونکہ کمال و تحصیل
 احمد کے طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اسکی ترویج کریں اور باقی سلاسل
 نسبت بھی انکار کریں کہ انکا حق یہی ثابت ہے اور اسی بات پر فاسخ ہو گیا اور
 ب رخصت ہو گئے فرمایا کہ طریقہ قادریہ میں بعد شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ کمال کیتلی کے
 ہذا اور کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا کہ آفتاب کی جانب بغراخت دیکھہ سکتے ہیں مگر شاہ سکنہ
 قلب کی طرف بوجہ شمشان نور نگاہ نہیں کیجاتی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے
 تہ میں دیکھا کہ گویا حضرت علی تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تجھ کو علم ملوث کہا

آیا ہوں۔ نقل ہے کہ ایک دور حضرت نے فرمایا کہ میں مٹیہا ہوا تھا کہ دائرہ عدد
الہی ظاہر ہوا اور میں جو سیر کی تو طرح طرح کے عصب واتی و صفاتی و انتقامی و ادما
کئے اور یہ سیر ویر تک رہی بعد ازاں دیکھا کہ اس دائرہ سے نکل کر افاق کے مقام پر
معلوم ہوا کہ یہ دائرہ استعنائی ہے وہاں رنگ رنگ کی استعنائی واتی و صفاتی
کی نظر سے گریں بعد ازاں اس مقام سے مقام ملا کی سیر ہوئی معلوم ہوا کہ یہ
رحمت سے اس مقام میں صرف محال ہی محال کا ظہور ہے حلال و استعنائی
ہی ہیں ہے بعد ازاں سیر فوق العوق الی ما شا اللہ واقع ہوئی۔
نقل ہے کہ ایک دور مسجد و گھر و خانقاہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کیا دیکھتا
کہ شریعت اس جگہ اتنی تری ہے جیسے کہ کارواں اگر ٹہرتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت
فرمایا کہ اگر درجہ حلقہ میں قرآن پڑھتا تھا کہ دعائے بعض و سا و اس درجہ قرآن
سیرے دل میں آئے لگے خیال آیا کہ جس ملکہ ہو گیا ولایت متحقق قاصد حاصل ہر
کماں سے حاصل اس راہ کے کس کی واسطے متوجہ ہوا بعد توجہ بسیار و التماس تبارک
میں کہ ایک مرتبہ عظیم مختلف سیری سیہ سے نکل کر باہر گیا سے عود گیا تو معلوم ہوا کہ
میں یہ ہی حاس تھا چونکہ سورہ ڈالنا تھا حضرت میر علیہ السلام کو اسی حاس کے سر
کے کی واسطے حکم ہوا تھا حاس ملکہ کہ فرمایا ہے فلا اعوذ بک الداس ملائک الداس ملائک
الدوس الداس الحاس الذی یوسوس فی صدورہم الداس اور پھر الہام ہوا کہ اصل میں میں
حوطرہ کرتا ہوں متار اور سکا یہ ہی حاس ہے کہ سید میں ہستماہ کہتا ہے اور ہر وقت
میں نرمی کرنا ہوتا ہے اور پھر الہام ہوا کہ اسکی ہستماہ کو ترس سید سے دور کر یا جس کہ
حرج اس حاس کے عجیب شرح صدر حاصل ہوا فرمایا کہ مجھ پر کسوف ہوتا کہ بعد
میں ہی امبار گریے ہیں لیکن کس کا ایک تابع ہوا اور کس کے دوسرے کہ میں سے راہ کس کی
مائی حاتی اور اگر حاسوں تو او کا مکان و جگہ مت ہی تا سکا میں ملکہ او کی قبر پر کوئی کافر

قرآنی میں فرمایا کہ ایک روز ایک اپنے فرزند متوفی کی روح پر ثواب رسانیکی نیت سے
 بہہ عدم فیروز اور درویشوں کے کہلانیک واسطے تیار کرایا اسی اثنا میں میری
 جان سے نکلا کہ یہ صدقہ کس طرح قبول ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یقبل اللہ منہ
 می خیال میں تھا کہ آواز آئی کہ انت من المتقین فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ پر دید تصور اعمال
 مقدر غالب تھا کہ جو وقت نماز میں فاسخ پڑتا تھا اور لفظ ایاک نعبد و ایاک نستعین
 آتا تھا حیران ہو جاتا تھا کہ کیا کروں اگر پڑتا ہوں تو کہ میرے لہو تقولون ملاک تقولون کا مصدق
 نہ ہوں اور اگر نہیں پڑتا تو ترک واجب ہو جانا ہے کہ اتنے میں آواز آئی کہ شرک کو تری
 بات سے دور کیا اور مخلوق الا اللہ الدین خالص کا ظہور ہوا فرمایا کہ جو کوئی میرے
 رقیق میں بیواسطہ یا بواسطہ خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہو گا سبکو میرے
 بش نظر کیا اگر چاہوں تو ہر ایک کا نام و مقام بتا دوں فرمایا کہ سوا نبوت جو کمالات
 نوح بشر میں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا فرمائے فرمایا ایک روز حلقہ یدران میں بیٹھا
 کہ اپنی خدایوں پر نظر پڑی اور یہ دید غالب ہوئی کہ اسی اثنا میں حکم من توضع شدہ شہد
 آواز آئی غفرت لک لمن توکل بک الی بواسطہ اور بغیر واسطہ الی یوم القیامت۔ فرمایا
 مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جو معاملات و کمالات خدا تعالیٰ نے مجھ پر عطا فرمائے ہیں تا ظہور
 مہدی اور کسی پر نہ ہونگے فرمایا کہ مجھ پر کشوف ہوا ہے کہ مہدی مہبود رضی اللہ عنہ
 ی نسبت (یعنی نسبت مجددیہ) پر ہونگے فرمایا کہ مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ حقایق و معانی
 میں لکھے ہیں حضرت مہدی مہبود کی نظر سے گزریں گے اور ان کے مقبول ہونگے۔
 آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ فضل و کرم مجھ کو بشارت دی ہے کہ تری دنیا کو آخرت کو دی
 نے بہت سے کمالات جو اور دن کے واسطے آخرت پر موقوف ہیں حضرت کو اس کے عطا ہوئے
 ملے ہے کہ ایک روز حضرت قضا حاجت کو پا چاند تشریف لیگئے وہاں دیکھا کہ مٹی کا پال
 دلی میں پڑا ہے اور اوپر اللہ کا نام لکھا ہے حضرت اوس پالہ کو لیکر فی الفور باہر نکلے

خادم سے روایا کہ لوٹہ میں بائی لے آئے اور اس سے سیا کہ گواہیے یا تہہ سے دریا
 خادم نے عرض کی کہ آپ تکلیف نہ کریں میں وہودو کھا لیکں حضرت نے ماما اور حوت کا
 کہے کے ایک کیرٹے میں لپیٹ کر اویجا طاق میں رکھ دیا اور جب ضرورت ہوئی اور میں بنا
 یا کرتے اس اتنا میں آوار آئی کہ جیسے توئے میرا نام رنگ کہا اسطرح میں تیرا نام
 و آخرت میں رنگ کیا و یا کہ اگر سو برس یا صحت و محامدہ کرتا تو بھی اسقدر عیوض
 ارل ہوتے جیسے کہ اس محل سے ہو فرمایا کہ قصا و قدر پر مجھ کو اطلاع بخشی ہے اور اسطرح
 مستف کیا ہے کہ کیونچہ سے شریعت عراق کے مخالف ہیں ہے۔ فقل ہے کہ اگر
 ایک امر شخص نے کسی تہہ دار قری کی روح برتو اب ہو نہا کیے ارادہ سے کہانا تیار کر
 اور حصہ کی حدت میں ماسر ہوا اور عرض کی کہ آپ بھی تشریف لیجلیں جو یکہ دعوت عام ہے
 حضرت نے مسطور لہر پایا اور سے کمال ماحری و اکسار کیا۔ اسی اتنا میں الہام ہوا کہ اگر
 تو ایسی جنگ حرمت اختیار کرے تو اس میت کو در حشر اسقدر نور بخشوں کہ اہل جہنم
 اس سے سیر ہو جائیں حضرت متردد ہوئے کہ ہنگ حرمت کیا معنی معلوم ہوا کہ اگر
 قسم کی مجلس میں حاما سک حرمت ہے پس حضرت نے احاست دعوت کی اور اسکے لئے
 شریف لیگئے فرمایا کہ مجھ کو تشارت ہوئی ہے کہ اس حارہ پر تو مار رہے ہو اس میت کو کوٹ
 فرمایا کہ ایک روز بعد اداں حارہ عاثر ہوتا تھا لیکن ہاتھ براو سر رہے ہوئے تھے خیال آتا
 کہ اس طرح سے دعا مانگنا لعیدار ادب ہے ہاتھ اوٹھا کر دعا شروع کی آوار آئی کہ اس ادب
 کی عوص تنجھ کو کہی اور کیجہ عذاب ہوگا۔ ایک روز تقریب تک ارکھ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 فرمایا کہ مقابلہ اس کلمہ طیبہ کے کائنات تمام عالم حکم قطرہ دریا سے محیط رکھتا و یا کہ یہ کلمہ بعد
 جامع کمالات موت و ولادت ہے لوگ تنجھ کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھنے سے کس
 مست مل سکتی ہے اور دوسرے سے خلاصی ہو سکتی ہے جو کہ مجھ کو معلوم و محسوس ہوا ہے
 یہ ہے کہ اگر تمام عالم کو عوص ایک دفعہ پڑھے کے خلاصی دین تو کمالیست کہتا ہے

دنا گر مکت اس کلمہ کے تمام عالم کو قسمت کریں تو ابلا بادتک سمورو ساری زمین فرمایا کہ
 یا ابن العربی یا انبیہ سلم مقبول حسین سے نظر آتے ہیں اور اولیاء زمین معلوم ہوتے ہیں اگر کیا
 رہا دشواریستح ہے گا ہے بسلامی بنیخند و گاہے بدشنامی بنیخند و گندہ شیخ خطر میں ہے
 نیز قبول کنندہ جملہ کلمات شیخ بھی خطر میں ہے فرمایا کہ ایک روز میں متوجہ یہاں تھا معلوم ہوا
 کہ شیخ غلام لاہور کا نام دفتر سعدان سے خارج کر کے دفتر اشتیاق میں داخل کر دیا چنانچہ اوس وقت
 متوجہ دفع شقاوت شیخ مذکور ہوا عین التجا و تضرع میں معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ میں قضا و حلت
 نہیں ہے اور شرط کسی شرط کی نہیں ہے اوس وقت کمال یاس اور نا امید ہوئی گو معاذ قل حضرت
 سید محی الدین عبدالقادر جیلانی یاد آیا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ قضا و مبرم میں کسی کو محال تبدیل
 نہیں ہے لیکن مجھ کو اگر چاہوں تو وہاں ہی تصرف کروں پہلے سر نوٹھی و متضرع ہوا اور عرض
 کی کہ بار خدا یا تو نے اپنے ایک بندہ کو اس نوازش سے سرفراز فرمایا ہے تیری کمال کم
 سے بغیر نہیں جو اس عاجز کو بھی ممتاز فرمائیے اوس وقت معلوم ہوا کہ ایک قسم کی قضا ہے کہ وہ
 لوح محفوظ میں میرم ہوتی ہے اور عند اللہ معلق ہوتی ہے اور اوس میں اخلاص خواص کو دست
 تصرف ہوتا ہے اور یہ معاملہ ہی اوس قسم آخر سے ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ حضرت کے تصرف
 شیخ ظاہر کو اوس بلا سے نجات ہو گئی سچ ہے اولیاء اہست قدرت ازالہ تیر حبتہ بانکر دنا
 زراہ نقل ہے کہ ابتدا میں ایک روز حضرت ایک قبرستان میں تشریف لیگئے وہاں
 ایک عورت کی قبر تھی وہ حضرت کی اہل حق اور قراتون میں سے تھی حضرت اوس عورت
 کے قبر کی محاذی میں تادیر کھڑے رہے پہلے آثار خضوع و خشوع چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئی
 بعد پر غلامت خوشی و غور می پائی گئی جب حضرت مکان تشریف لیگئے تو محرمان اسرار
 دریافت کیا کہ حضرت کیا باعث تھا کہ آپ تادیر اوس عورت کی قبر پر کھڑے رہے اور اولیاء
 چہرہ مبارک سے آثار انکسار ظاہر ہوئے اور دیر کے بعد خوشی معلوم ہوئی حضرت نے
 فرمایا کہ جس وقت میں اوسکی قبر پر پہنچا اوسکو معذب دیکھ کر متوجہ دفع غدا ہوا اگر خدا

اور یہاں کہ میں توجہ رواج ایسا بجا دے دوں گا جو ایسا نیا ہوگی۔ چنانچہ ایک مامر ہو میں میری روح
 مدد ہو اعداد اور ان توجہ رواج غالیات حضرت حاجی ابو کہ وہ بھی فی اللہ تشریف فرما
 ہوئیں لیکن مذاب او سطح قائم رہا امور کا رسد عمر توجہ مار گا د محمدی علیہ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام ہو کیا د کہتا۔ کہ ان حضرت علیہ السلام تحت موت پر سوار تشریف لے گئے ہیں
 اور وہ در تحت نمودی۔ مذاب دور ہو کیا اور اس حصہ سے نمود عادی کہ سطح قوس
 سے اہت ہو کائی او سطح اس وقت قائم ہے ہی راحت ہو جائے او وقت آمار حوتی کے
 محضر حاضر ہوئے۔ **نقل ہے** کہ ایک دور ایک قبرستان میں تشریف لیکے دلیں گرا
 رحمت تشریف آئے کہ اگر عالم کسی مقبرہ پر کرے تو خالیں ہں تک اس مقبرہ کا خدا
 بروں و عمارت خود اس مقبرہ کے امام ہو اگر تیرے کرے کہ وجہ سے اس اہل قور کا مایا
 مذاب ہو قور کیا۔ **نقل ہے** کہ ایک دور ایک مہم حاضر ہو کر عرس کی کاستر سزار
 گھوڑوں کا تو اب تیرے نظر کیا محمد اس کسے کے حسرت لے لی العدا تہ او ٹہا کر فاسمہ پڑا دوسرے
 دور اسی عادی مہم سے فرمایا کہ صوفی میں نے دعا کی واسطے اتنا رہتا ہے رستہ تو اب
 لیکر اس کثرت سے اترے کہ زمین پر پیر رکھے کی نگاہ بر ہی پہنچا ایک اس مات سے تم معرفت
 ہوا ایسا تہہ سامان کہ ہر شب عمارت تہہ یا سو مرتہ کھڑے تہہ در محمد عیسیٰ۔ محمد نبی۔ رام
 کھنوم۔ حسرت کی اولاد متولی کے نام میں) کی روح برکت ہوں امتدایں ایسا تہہ
 ماکہ محمد عیسیٰ کی روح اگر چھوٹا داکر کرتی تھی کہ ختم کھڑے کر لے او پیر سینہ سانی او بہن
 کی۔ روح کو ملائے جایا کرتی تھی کہ ملو ملاواں سیدار سوئے اور جب تک بین رہو کر یا اور چار
 پڑتا اور ختم کھڑے کر یا سطح گردین پیر کرتے جیسے موٹی یکا تے میں چھوٹے سمہ ایسی
 ماں کے اس یاس پیر کرتے ہیں اور جب ایک کو تو اب سخت دینا تو جیلے مانتے اب کثرت تو اب
 ایسی پیر ہو گئی ہیں کہ کسی ہیں آتی۔ **نقل ہے** کہ مولیا محمد یوسف ایک علماء حضرت تہہ
 اور حسرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تہہ کہ انشا رسولک میں اونکی اعلیٰ انکس قوس و

حضرت اوستے چپس لئے دستہ بہ تمام سون ہوئے اور رنگ و اس امر سے لکھ کر
آفرانی اور اس سے سال بند و ریخت کرتے جاتے اور دوسری گونے جاتے تھے کہ
وسیع وقت ہوئے تمام سونے کے اور جو آدم اور سے میان سخن نہ ہو کہ اگر بیان کو
مثنویت و تمام سونے کے ایک شخص حضرت کو مناقب شریفہ سوسلی کیوں دینا
شریفیت و واندہ برآوردات کی حضرت سرمدین ہو چکا ایک سجدہ کے قریب مکانین
پہنچا صاحب شمس کمال ہرانی کی استہ دوس سے کچھ حضرت کا حال دریافت کیا اور
پچھلے دن و تعرض کرتے شریح کر دیئے یہ پیارہ نہایت میزان ہو اگر ناکہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک
شخص شریف پر نہ آیا اور اس فاعن کے کڑے کڑے کر دیئے یہ پیارہ یہ ماہر او کی کہیت گہرا
اور اس شخص کے پیچھے دور اگر مطلق تہ نہ لگا جمع کو حضرت کی خدمت حاضر ہوا حضرت
اور شخص سے بغلیں بر سے اور ستر ہو کر فرمایا عاصی باللیل لند کر ما لندیاد بعد از
اور مغلین کیا دن و ونا پینا پڑا تھا کہ قلم کے کو کوئی شخص سات مار گیا۔ نقل
کہ ایک درویش خانقاہ شریف میں حضرت کے رہا کرتا تھا او سیر و اردات کثیر وارد ہوتی تھی
چنانچہ بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا کہ جب سجدہ جاتا تو حالات زمین و آسمان او سیر ظاہر
ہو جاتے اسی اثنا میں اس کے ایک شخص کثیر الخدشہ سے صحبت ہو گئی اس کے دل میں غطرہ
گرنے لگا کہ باوجود حضرت کے استدر علم و عرفان کے فرق عادت نہیں ہوتی اور اس خضر
نے اس سیر غلبہ کیا حتی کہ اس کو اپنے حال میں بستگی پائی گئی لاچار ہوا اور اپنے گھر میں پکڑی
والکر حضرت کے تہ و نہر اگر گر رہا لیکن انہما خطرہ کیا حضرت فرما کہ یہ طالب کرامات ہوئے
میں اور یہ فلان شخص کی صحبت کا اثر ہے بعد ازاں حضرت نے یہی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
کہ جو شخص کرنا چاہتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنا دوسرا شیخ تلاش کرے اور جو کوئی متابعت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتباس انوار فنا و بقا و دیگر کمالات معرفت ذات و صفات
پا بہا ہو وہ اس کی ہے۔ نقل

کیا کہ۔ اہ مور کے سادل و سائے کو طلب فرمائے چہا سچہ حادہ مہرے دانہ حادہ مہرے حضرت
 متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے آیا کہ دامہ مانع ہوئے گئے یا نہیں حسب سراسر ایک اور ہایا تو دریا
 کہ عجیب سا لہر گر اگر مدینہ کے دامہ مارگاہ آگئی میں ملتی ہوئے کہ اسے اندھا یا تیرے دوست
 ممکنہ سادل کر کے واسطے مہر گایا سے جسے اور سکو تعاطی و دامہ جو کوئی ہے جس مہر کے
 واسطے خود دامہ کیا ہے صحت حاصل ہو ساسے اور معلوم ہو اگر یہ دعا اور کئی قبول ہو گئی اور
 حضرت نے جلد دانہ اور ہمیں کے سادل و سائے چہا سچہ فی العور آرام ہو گیا اور بعد ازاں
 جس مہر کے لئے جس بیمار کو ایک دامہ دیانی العور تعاطی ہوئی حضرت کسرت فرمایا کرے
 تھے کہ کاتس یہ دامہ زیادہ ہوئے ہوئے کہ جمع کثیر اس سے محب یاب ہوئے۔

نقل ہے کہ ایک شخص کو حضرت نے کسی کام کو بھیجا اور وقت رحلت کدیا کہ رہے ہیں
 سورۃ الاحکاف کثرت بڑ سا اور جہان کہیں کچھ سکل ہو ہو گیا یاد کر یا سچہ دو حسن دامہ ہو چلتے
 چلتے ایک مگر یہو سچا کیا دیکھتا ہے کہ تیر علی آتا ہے اور ساسے اگر کہرا ہو گیا دیکھتے ہی۔
 کاسیے لگا اور ادنی وقت حضرت کو یاد کیا یاد کرتے ہی دیکھا کہ حضرت حسانے ہوئے
 شریف ناود عصا اس شیر کے مہر میں دیدیا اس شخص کے حسب حواس سما ہوئے دیکھا
 شیر تہا ہ حضرت تھے۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے حضرت کی مانی ساتہا کہ مسافر
 کھار کی تو میں کہے عند العذر عظیم و قواں فاریاں فی سبیل اللہ ہر کا ایک روز اس شخص کا
 ایک ست خانہ میں گرہ ہوا وہاں اور سکو حضرت کا فرمایا یاد آگیا اور فی العزیمہ ہر عصا شکی
 میں مشول ہو گیا کہ ماگاہ گاؤں کی حاسہ لوگ لاہی سوئے دئے آئے دکھائی دینے دیکھتے
 ہی ہوتے اور تھے اور سپوت حضرت کو یاد کیا کہ حضرت ابکی نصیحت پر عمل کیا ہے وقت
 مدہ ہے آوار آئی کہ تری مدد کو کس اسلام بھیجتا ہوں میں نے رفیقوں سے کہا کہ حضرت
 کی آوار آئی ہے کہ کس بھیجتا ہوں مگر یہاں دشمن آہو بھیجے ایک تیر کے فاسلہ پر کھار
 رہ گئے ہوئے کہ ایک ملحدی ریسے تیس جالیں آدمی گھوڑے اور اسے آئے ہوئے

نمایان ہوئے اور آتے ہی کفار و ملوک ایک ڈانٹ بٹانٹ اور جھگڑا اپنی حمایت میں لیکر چلے گئے
 بہ کفار نظر سے غائب ہو گئے بلکہ رخصت کر دیا دیکھا تو نہ شکر تھا نہ آدمی تہی سرف
 حضرت کا تصرف ہی تصرف تھا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت سیر و گشت کیا واسطے سیر و گشت
 تشریف لیکئے ایک روز ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتے ہوئے راستہ میں آفتاب
 کی حرارت و غبار راہ سے رفیقوں کو خصوصاً جو کہ پیدل تھے از بس پریشانی و پیاس
 ہوئی لیکن غلبہ عصب کچھ عرض نہ کر سکے حضرت نے خود اشراف خواطر سے فرمایا کہ معلوم
 ہوتا ہے کہ گرمی آفتاب و تراکم غبار سے رفیقوں کو تکلیف ہے مولیا محمد یوسف ہم کو
 نے عرض کی کہ حضور کو خود معلوم ہے عرض کی کچھ حاجت نہیں یہ سنکر حضرت نے ہنس
 فرمایا اور گوشہ خشم نق بین جانب آسمان کر کے کچھ زیر لب فرمایا تھوڑی ہی دور چلے ہوئے
 کہ ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور اوپر آکر اس قدر برس گیا کہ بسین غبار بیٹھ جاوے اور
 کچھ نہ ہو اور باد شمال مستدل چلنے لگی کہ تمام راہ کی کوفت و حرارت بھول گئے۔ **نقل ہے**
 کہ ایک امیر کو سلطان وقت نے بغضب تمام لاہور سے طلب کیا چونکہ اوس سے نقص عظیم
 سرزد ہوئی تھی لوگ گمان کرتے کہ مجبور ہو پوچھنے کے اسکو اتہی کے پیر سے بند ہو کر بادشاہ
 مرواؤ الیگاہ پہلی جاتے وقت جب وہ شخص سر ہند میں پہونچا تو حضرت کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور التماس حمایت کی حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ نفع لائے کچھ خطرہ نہیں خاطر
 جمع رکھو اوسنے کمال اضطراب سے کہا کہ جو کچھ حضرت زبانی فرماتے ہیں اوسکو قلم سے
 لکھ کر میرے حوالہ فرمائیں حضرت نے مسکرا کر یہ لکھ دیا کہ چون فلان از خوف غضب
 سلطانی کہ نمونہ غضب لکھی است بفقر ارجوع نمود فقر اور ضمن خود گرفتہ ازین مہلکہ نہایت
 اور سکے رخصت ہوئے کچھ پیام جب گزرے تو کسی نے اگر کہا کہ اوس امیر کو بادشاہ
 نے قید کر دیا حضرت مسکرا کر فرماتے لگے کہ یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ فقر کو سلطان
 کی شفقت اوسکے حق میں مثل و زروشن معلوم ہوئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ

آمد وہ اوشاہ کے پاس پہنچا اور شاہ اور سکود نے ہر قسم والویند کلمات نصیحت نہیں کر سکتے
 ماریا سکود کی نگاہ سے یہاں نقل ہے کہ ایک شخص سالہا سال سے بیمار آقا کا کمال
 و عائدہ کرتی تھی اور وہ دعا حضرت کی تہرت سکر ایک عرصہ مدت شریکوں روار کیا
 رعاضہ شرک میں طلب کیا حضرت نے اس کے حال رحم و راکہ یہ حمایت ماسر عامہ تیر کہ
 یا مدد ماہید جوں ماہد مہراں سرحد ماہد لہر و دنا کے سرحدار معہ و عم ماہد محمد حور را
 یہ مدد امر و ایداکاشت و عادی چیدنے س و حرکت پاید است اللہ مدت و اہم
 میسب نص قاطع است لکرا الدروس فکی میں در صحت یہ پو کہ تیرا اہم بہام است و
 ملای ملت معوی دریں ملت قلل ماہد رب علیل اہ اعظم مقاصد دلی اگر قتار میر بہت اور
 یہ قریع حیر است روح کہ مالک کہ تیر است نص ماہد اور بہتر است اسما سے ملاسی لکست ملہ
 و خلاصی روح می حید و ما کو تہ ادبیاں مجہ در فکر تحصیل اسباب گر ماری روح و ناہم بہیات
 یہ بواس کرد ماہلہم المدد و لکن کاوا العظمیٰ طلبوں دیگرار صفت طاسر امدیتہ لکست اشار لکن
 عام بصوت و حمایت تہیل حواد یا ملت خاطر ایما ساریں کہ در جمع است عامہ فقر
 صحت سہروردیہ اس و سادہ تہ یوتد و متر مدد مانج و قراب آن اسد کہ تیر لکست کا
 است - سرکن اسار حواد اسار است + واکہ دیدش نقد حور و مرار است + و استلام
 عی من مع المہدی و لہم متاعہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ الکلمات حضرت
 راوستے اس سیر اس شریب کو ہر امر است - مالی مالی اور عاضہ حور یو کہ مرہ حوادیکہ
 مانا حضرت سے او سکوا حارت تعلیم طریقہ ہی معارفائی - نقل ہے کہ سدا الرحیم خان ثنائی
 حورہ فارہ حورہ ہمار ی حیدفتہ انگیسہ حورہ و عتاب سلطانی ہوا اور معرول کر کے اس ملک
 میں خدمت کیا گیا اور موت - ایسا حارید کہ او سکوا یہی حان کا ادا متہ ہو گیا صحت پرستان ہوا
 بہت کے عایہ علیل التدریس محمد ہماں سے طلب دعا کی میر معرول سے عریہ لکست
 حضرت مت حاسماں کی سفارتش کی اور جواب تیار طلب کیا حضرت کے ہمدان خطہ تہ

سیر نماں فلان ملک کے جواب لکھا کہ در وقت معاملہ کتاب ثمانا سخنان و نظر رنج القدر و
 خاطر شریف از سلاطین مع باشد میر سارے وہ خط مجنبہ فاختان کے پاس پہنچا یا اسکے چند ہی دن
 کے بعد بادشاہ فاختان سے راضی ہو گیا اور خلعت خاصہ عطا فرما کر اسکو پھر بحال کر دیا۔
 نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور عرض کی کہ میرا بیٹا یا سہ اور ایک و پیر ہی مذکر کیا حضرت
 نے وہ روپیہ قبول نہ فرمایا ہر چند اسے الحاح کی لیکن منظور نہ ہوئی حالانکہ عادت شریف و دفع
 لی نہ تھی سبکو بیتی ہو گیا کہ اسکا لڑکا بچتا نظر نہیں آتا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شام کو وہ مر گیا۔
 نقل ہے کہ ایک حضرت کا خادم سفر اصفہان سے واپس آتا تھا راستہ میں کسی کچھ خوبی
 رہی اسکی تلاش میں ادھر ادھر دوڑنے لگا اتنے میں قافلہ ہی نظر سے غائب ہو گیا اور
 پریشانی بالاسے پریشانی ہوئی روتا ہوتا پہاڑوں میں مکرمین مار تا حیران پہر تا تھا اور کچھ
 قافلہ کا سراغ نہ لگتا تھا اور ایسا ایس ہو گیا کہ اپنی جان سے بھی اتبہ و ہو بیٹھا ناچار ایک
 طرف جا کر وضو کو کے دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت کی طرف متوجہ ہوا کیا دیکھتا ہے کہ حضرت
 ایک گھوڑے پر سوار چلے آتے ہیں اور اسکے پاس آئے اور اپنے پیچھے گھوڑے پر سوار
 ہوڑا اور الیا جب قافلہ قریب آگیا اسکو گھوڑے سے اتار دیا آپ نگاہ سے فاسق ہو گیا
 نقل ہے کہ ایک مرتبہ شاہجہان عالم شہزادگی میں اپنے باپ سے مخالف ہو گیا اور بدعا بلکہ
 متانہ پیش آیا بعض اشخاص نے حضرت کو لکھا کہ متاسخ دیں نے اپنے مکشوفات سے نہ سزا
 فتح شاہزادہ کے معلوم کی ہے آپ کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ مجھکو معاملہ بالکس معلوم
 ہوتا ہے لیکن آخر کار بدعاش شاہزادہ کسی نشین ہوتا معلوم ہوتا ہے چنانچہ بد شکست شاہزادہ
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض نہ فاسطنت کی حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رشتہ
 سے دعا مانگی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں سلطنت جہانگیر کی رہے لیکن بعد از ان اشارہ
 نالے بادشاہ تو ہوگا خاطر جمع رکھتا شاہزادہ اس بشارت سے نہایت خوش ہوا اور واقعہ بھی
 ایسا ہی ہوا کہ بعد جہانگیر شاہجہان تخت نشین ہوا۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ فوجدار سرحد

کوستانوں پر مہج کشی کی اور مص مصص گوتہ متیں سے حوریات کیا تو اوہوں نے کہا کہ اس مہم
 میں تیری فتح ہے اور بظہر تقدیق مرید حضرت سے ہی خطرہ بھگدور یافت کیا حضرت نے فرمایا
 کہ اس مہم میں وعدہ کی شکست ماحض معلوم ہوتی ہے چاہے ایسا ہی ہو کہ چار باج بدرین
 وعدہ صاحب لغارہ و فارہ چہنو اگر لوٹ آئے۔ **نقل ہے** کہ مولانا مرتضیٰ کے والد نے
 وصیت کی تھی کہ حسب میرا سفال ہو جائے تو حضرت کو حضرت کی خدمت میں لیجا ما اور عرض
 کرنا کہ داخل طریق کریں اور حضرت کا طریقہ تھا کہ اموات کو بھی عطاء وامت دیا کرتے تھے
 بعد و ماشہ لیا ایسے والد کی منن کو حضرت کی خدمت میں لائے اور ایسے والد کی وصیت سے
 آگاہ کیا حضرت نے فرمایا کہ کل کو حال معلوم ہو گا گا دوسرے دن مولیٰ نے حلقہ میں کیا کیا
 کہ اوہی والد حضرت سے ایک آدمی کے حاصلہ بیٹے ہیں اور سرگرم دکر ہیں۔ **نقل ہے** کہ
 ایک درویش کہہ شریف کو مانتا تھا راستہ میں جب سرحد میں پہنچا تو حضرت کی خدمت میں
 حاضر ہوا و سوقت حضرت نماز سے خارج ہو کر گوتہ میں تشریف لائے جاتے تھے یہ درویش
 حاکم قدوسیہ گریٹا حضرت نے خادم سے کہا کہ اگر کوئی روٹی کا ٹکڑا ہو تو گھر میں سے لگا لو
 خادم گیا اور ایک روٹی کا ٹکڑا لے آیا حضرت نے ایسے ہاتھ سے وہ ٹکڑا اوہی گود میں ڈال دیا
 اور فرمایا کہ اب وقت ننگ ہو گیا اور یہ ٹکڑا تیرا مراد ہے اوس درویش کی رمانی ہے کہ
 اوس ٹکڑے کی شے ہی مہم کو استدر حاصل ہوا ایسی آنا فنا ترقی ہوئی کہ تیس سہرہ صیت
 کی تھی ماوہی کو ہی۔ **یانی تھی۔ نقل ہے** کہ ایک شخص حضرت کے حویشوں میں تھا اوہی مینا
 زندہ رہا کرتا تھا اور بچہ لڑکا پیدا ہوتا وہ مر جانا ایک دفعہ اوس کے گھر مینا پیدا ہوا اوہی کو حضرت
 کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت تینے تیار کی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو آہی
 علامی میں دو جگہ حضرت نے وعدہ تو یہ فرمایا کہ اس لڑکے کا نام عدا الحق رکھا اتنا اللہ بقا
 ردہ رہے گا لیکن ہر مہمہ باج جہولی حضرت حواہ بہاء الدین مقتدر رحمۃ اللہ علیہ کے مینا
 واکر یا حاسیہ سرگت بس لیس وہ لڑکا زندہ رہا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص حان محمد حاکم

حضرت کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور کو حضرت نے قادیانہ طریق میں داخل کیا تھا کوئی شخص کی روز
 حضرت کے بیان آئے اوہوں نے حضرت سے دریافت کیا کہ اس شخص کو آپ سے کس طرح
 میں داخل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ قادیانہ میں اس جہان نے کہا کہ اس شخص کا باب میرا
 ہی اثنا تھا میں ہی اسکی سفارش کرتا ہوں کہ آپ اسکو حضرت نوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر
 جیلانی سے ملا دیجئے اسی اثنا میں حضرت اوٹھے باہر تشریف لائے اس سے فرمایا کہ جان
 قلب تارہ کو پہچانتے ہو یہ ہے اور فرمایا کہ خوب دیکھ جان محمد نے جو خوب نو سے دیکھا تو
 اوہ میں سے ایک شخص سیاہ کمل پہنے باہر نکلا اور تیر کی طرح اوچکھکھایا حضرت نے فرمایا کہ انکی
 قد مہوسی کہ یہ غوث الثقلین میں چنانچہ جان محمد فی الفور قد مہوس ہوا بعد ازاں حضرت
 غوث الثقلین رخصت ہو اور پھر اسی ستارہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اوہ میں غائب ہو گئے جب
 حضرت وضو وغیرہ سے فارغ ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے تو اس جہان نے پوچھا کہ یہ
 حضرت غوث الثقلین کو دیکھا جان محمد نے کہا کہ دیکھا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص سے حضرت
 فرمایا کہ تیری اور غلامی کی ولایت ابراہیمی ہے اس شخص نے دین خیال کیا یہ حید کہ فرمودہ
 حضرت کافی ہے لیکن اگر چھکچھک ہی معلوم ہو جانا تو خوب تسلی ہوتی اوہ سیرور شیکو حضرت خلیل الرحمن
 علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا اوہ یہ بھی دیکھا کہ حضرت ہی موجود ہیں اور وہ
 دونوں شخص ہی کہہ رہے ہیں حضرت نے ان دونوں شخصوں کے ہاتھ پکڑ کر حضرت ابراہیم
 کے قد و نیر والی چنانچہ ان شخصوں نے حضرت خلیل کی قد مہوسی کی اور پھر اپنی جگہ پر
 ہو گئے جب کہ جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایسی واقعہ نہیں سنایا تھا کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کہہ دیا ہے اوہ میں تو وہ کی گنجائش نہیں ہے تمکو کیا معلوم ہے کہ
 جملہ سالکان راہ کو اپنے مشرب و اسقدا کا علم پورا پورا نہیں دیتی بلکہ اس قسم کا علم شاذ و نادر
 کسی زمانہ میں کسی شخص کو ہوتا ہے شیخ نجم الدین کبروی کی نقل ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے قسطنطنیہ
 یہ معلوم نہ تھا کہ سیری کونسی ولایت ہے چنانچہ اس بات کی تحقیق کیو اسطے ایک اپنی مہاک

ایک اور رنگ کی خدمت میں حاکم عالم احوال رکھتے تھے یہی اوس رنگ کے دیکھنے ہی
 کہہ دیا کہ تیرا سودی کیا کرتا ہے مریدانہ ناظر ہوا اور۔ ایسے ہو کر ایسے میر کی خدمت
 میں آیا اور سارا قصہ کہہ سنا یا نیم بہت خوش ہوئے اور کہا یہ ابھوں نے میری سودی
 المسترب ہو چکی شاریت دمی سے حضرت کے صاحبزادہ کمال محمد صادق کی ولایت
 اور ابھی تھی حضرت نے ایسی تصرف سے او کو ولایت محمدی پر پہنچایا اور یہ تصرف تمام
 الحروف کے ردیک حکم کرات سے ہو کر ولی کا تو کیا دکر سے اگر نذر ملک دس ہزار اولیا دس
 ایک میں ہی یہ طاقت ہو تو آفریں دوست دربار دے او۔

مقام نوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مجبوس ہوئے بیان میں

حضرت مجدد الف ثانی کا ستریف پچاس سے ہزار ہوا تو آب و ہوا کرنے کے تریں پہر
 کی عمر میں قضا و معلق ہے دیکھئے کیا میتیں آتا ہے اور گاہ گاہ یہ ہی فرماتے کہ ابھی تک میری
 مردن جس جہاں طرے ہوئی اب مطہر العالیین صلائی طور سے کرنے کی سے حیر چاہے
 بروستم سیدید میر ویم اب اسکے چہر کی یہ شکل ہوئی کہ قبل ازین عہد اکبری میں اسلام کا
 اس قدر ضعف اور کمزور ہو گیا تھا کہ ایک دوسری کے دن مارا رہتا رہتا اور رمضان مبارک
 میں علا یہ مل کو طہور گرم رہتا اگر حرد الوالعزم میں مٹتا تھا سجدہ کرانا تھا حردہ وقت نو
 گر گیا حسب جہاں کی حالتیں ہوا تو مسلمان محنت ہوئے کہ اب دیں کو ترو تار کی ہوگی مگر
 وہ الولد ستر لایہ بکلا پہلے ہو دکانور تھا اب راضی امیر ویر میں جتنے سجدہ او سیطرح قائم رہا
 اہل ہندو کے رسوم کی حکم نقص کی مدعات جاری ہو گئیں اس حملہ اور کی حسب حضرت کو خیر
 ہو سکتی تو آپ فرماتے کہ حسب تک میں ایسے نصیر تکلیف ہمیں اونہا نے کا تجدید دیں گے
 نہیں ہوگی مگر کل امر مرور با قاتہا و وقت الہی۔ ورتہا وروا نص میں آپ کا کیا
 اور مسائل تحریر فرمائے اور اسی امیر ویر او کو دیکھ کر چلتے کر کیا یہ سکتی مدظر وقع رہی کہ اسی اس

میں حضرت نے اپنے خلیفہ بیع الدین کو کہ نہایت مقرب تھا لشکر میں امر معروف کیواسطی پہنچایا
 اور فرمایا کہ تم لو لشکر میں قبولیت عظیم ہوگی اگر باعث بعض امور کے کچھ تکلیف پہونے تو
 استقامت برداشت کرنا اور اس جگہ ٹھہرے رہنا اور جب تک میں طلب گروں سرگرمی نہ کرنا
 الحق کہ لشکر میں پہونچکر شیخ کو ایسی قبولیت ہوئی کہ صد ہا سوار آدمی بیچ شام جامعہ جلسہ
 ہوا کرتے اور سب اوقات بڑے بڑے امیروں کو باعث کثرت اثر و حام زیارت انصیب
 نہوتی یہ امر و افق کو کہ نور جہان کے بہائی وغیرہ اور گویا کہ مالک دربار نبی ہوئی تھی نہایت
 شاق گذرا اور ایک روز موقع پا کر سلطان سے کہا کہ سر مہدین ایک شخص شیخ احمد نامی
 رہتا ہے وہ اپنے تئیں حضرت ابابکر صدیق سے افضل بتلاتا ہے اور دعویٰ تجدید انصاف
 ثانی کرتا ہے صد ہا سوار ہوا سوار اور اسکے پاس موجود ہیں تمام سلاطین و خوانین تو راجہ
 و ماوراء النہر اور اسکے حلفہ گوشہ میں ملاوہ ازین شیخ کے صد ہا خلیفہ جاسجا منتشر ہیں اور ان
 خلیفوں کے صد ہا مرید ہیں چنانچہ ایک اس جگہ لشکر میں بھی موجود ہے تمام سپاہ و ارکان
 سلطنت آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں شیخ کے دل میں داعیہ سلطنت ہے کہیں سب
 نہو کہ مثل شاہ اسماعیل فقیر کے یہ بھی مالک سلطنت بن بیٹھے اس لئے اسکا علاج قبل از وقت
 کرنا چاہئے اور فی الحال اسکے انداد کی یہ شکل ہے کہ شیخ کو اس جگہ طلب کیا جاوے اور
 اسکو کسی بہانہ سے قید کر دیا جائے کہ آئندہ کو کی طرح کا اندیشہ فساد نہ ہے یہ بات بادشاہ
 کو بہت پسند آئی اور حضرت کو سر مہد سے طلب کیا جب حضرت تشریف لائے تو وزیر نے
 ایسے وقت بادشاہ سے ملاقات کرائی کہ وہ نشہ میں چور تھا بادشاہ نے دریافت کیا کہ ہم نے
 سنا ہے کہ تم اپنے تئیں حضرت ابابکر صدیق پر ترجیح دیتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم حضرت
 علی کو کہ خلیفہ چہارم ہیں حضرت ابابکر صدیق پر ترجیح نہیں دیتے تو اپنے تئیں کس طرح
 دوسرے خلاف عقل و نقل ہے اور جس عبارت سے لوگ یہ مطلب نکالتے ہیں اسکا بہرہ
 نثار نہیں ہے بلکہ اسکی ایسے مثال ہے کہ مثلاً کسی شخص کو تم اپنے پاس بلاؤ اور گھر نشی

کر تو صبر سے کہ وہ شخص ہم ہزاری و بہت سراری کی حکم پر گد رتا ہوا آگیا اور دیکھ کر کسی
 بہر ایسے مقام پر واپس آجا و لگا تو اس عین مقامات ہم ہزاری بہت ہزار ایسے یہ لارم
 ہمیں آتا کہ وہ شخص اوس بہت ہزاری و غیر سے بڑھ گیا اسات کو سکھرا و شاہ خاموش ہو گیا
 کہ اتنے میں ویر بول اوٹھا کہ یہ شخص کیا شکر سے کہ آپ کو سجدہ کیا اسلام علیک ہی ہمیں
 کی اسات یہ سلطان احمد و حتمہ حاضر ہو گیا اور کہا کہ مجھے سجدہ و سلام کیوں ہمیں کیا حضرت
 نے فرمایا کہ سجدہ سوا وحدہ کے اور کو باہر ہمیں اور سلام علیک اس واسطے ہمیں کی کہ تو جو آپ
 دیتا اور گنہگار ہوتا ادا شاہ نے کہا کہ سجدہ مکمل کر یا پھر گناہ حضرت نے فرمایا کہ میں سجدہ ہمیں
 کر لے گا کہ اسے میں معنی مدد الرحمن نے کہ اکابر علماء وقت سے تہی کہا کہ میں فتویٰ دیتا ہوں
 کہ اس وقت سجدہ کرنا جائز ہے کہ جاں کا سچا مارا ہے حضرت نے فرمایا کہ ملائی یہ فتویٰ
 تمہارے واسطے میرے واسطے نہیں سجدہ کرنا ایسی حالت میں رحمت ہے اور عزیمت
 یہ کہ سوا وحدہ کے اور کسی کو کرے تب ادا شاہ نے حضرت کو قید کر دیا و وصہ القیومہ میں
 لکھا ہے کہ تا نذر وہ حرم ہو کہ معاذ ان شاہجہاں کے لقب سے لقب ہوا حضرت کی قید
 سے بہایت یربیاں ہو اور حضرت کے پاس مع معنی مدد الرحمن کتاب فقہ گیا کہ اوسیں حوا
 سجدہ تحیت تھا اور عرض کی کہ اگر آپ سجدہ کر لیجئے تو پھر میں آپ کی سلامتی کا دمہ دار ہوتا ہوں لیکن
 حضرت نے منظور فرمایا اور یہ ہی روضہ القیومہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت نے جہاگیر کے سدا
 سجدہ سے انکار کیا ادا سے کہا کہ آپ صرف سرخچا دیں مگر حضرت اس پر ہی راضی ہوئے
 کہ کہا کہ کثیرے کے دروازہ میں کو کھل آؤ استی یہ مطلب کہ اس میں سرخچا کر کلیں گے تو سچ
 کی شکل ہو جائے اور حکم نمودر چھائیگا اگر حضرت نے اوسیں بھی پہلے میرے کالے یہ دیکھ کر مارا
 حصہ کے چلیا اور آپ کو گوالیار کے قلعہ میں کہ جہاں ایک امنی قلعہ رہتا ہے یہاں یا حب آپ قید
 ہو گئے تو مخلص معرہ واقارب کو بہایت ہم و الم ہوا حضرت نے سب کی تسلی فرمائے
 کہ اس ادا شدہ سیری یہاں سے خلاصی ہو گئی کیونکہ میرے پاس بعض بعض کا حصہ ہے

اورہ اوکاد پونچا ہے۔ دور یہ امر بلار بانی ممکن نہیں اور فرماتے کہ یہاں مجھ کو ایک کام کیو اسطے
 پہنچا ہے جب وہ ہو جاگا انشاء اللہ تعالیٰ رہائی ہو جائیگی اور حالت قید میں حضرت پر
 کمال فیض و برکات نازل ہوئی چنانچہ بد رہائی ہی اونکو یاد کر کر کے حظ اوٹھایا کرتے
 تھے چنانچہ ایک کتب میں تحریر فرماتے ہیں درایام جس گاہے کہ مطالعہ ناکامی و بے
 اختیاری خود میں دو دم عجب حظ میگر فتم و طرفہ دوتے سے یا فتم بلے ارباب فراغت ذوق
 ارباب بلار اچہ دریا بند و از جمال بلائے اوچہ درک نمایند طفلان را خط منحصہ در شیرینی است
 و آنکہ از تلخی حظ فر اگر فداست شیرینی را بجوئے نیخورد و مرغ آتشوارہ کے لذت شناس
 و ازہ را صاحب حضرت کوچہ مہینہ جس میں گزر گئے اور جو مراتب مقامات پر اللہ تعالیٰ کو
 براہ جلال پہنچاتا تھا پہنچکے تو رہائی کی پردہ قدرت سے یہ تدبیر ہوئی کہ جہانگیر کی لڑکی
 نے خواب میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا کہ آپ حضرت محمد و الف ثانی
 کے بے ادبی سے نہایت ناراض ہیں اور فرماتے ہیں کہ فلاں شخص کو جلد باغراز و اگر ام
 بلا کر اپنا عفو تقصیر چاہو ورنہ سلطنت درہم برہم ہو جائیگی سلطان او سوقت کشمیر میں تھا
 اس خواب کو سنکر وہ کہیں بہت ہراسان ہوا اور فی الفور حضرت کو اپنے پاس طلب کیا
 اور نہایت عاجزی سے عفو تقصیر چاہی اور اپنی صحت کیو اسطے کہ او دنوں بیمار تھا دعا کرائی
 چنانچہ بے غلہ سخت ہو گئی بعد ازاں حضرت کا نہایت معتد ہو گیا بلکہ مرید بھی ہوا اور توجہ
 بھی لی بنے اور برکت و ہدایت حضرت جملہ احکام شرع جاری کئے سجدہ تحیت موقوف ہو
 ساجد منہدم شدہ از سر نو تیار ہوئیں گائے کا گوشت علانیہ طور سے بازار و منین فروخت
 ہونے لگا غرض کہ اسلام کی تجدید ہوئی یہ سب کچھ مگر حضرت کو اپنے ساتھ رکھا اور شکر
 سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہ تھی اب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ رکھنا اصلاح دین کیو اسطے
 تھا یا مصلحت سلطنت کی نظر سے بہر حال جو کچھ ہو نہایت اوبے پیش آتا اور بارہا اپنے خا
 بنجیر و مغفرت کیو اسطے عرض کرنا اور اپنے کردار سے سخت مذامت ظاہر کرنا چنانچہ اسکی

تلی کیواسے حضرت نے ایک دور اوس سے فرمایا کہ تو ناظر جمع رکھہ میں حسرت میں جہاں تک
 صبیحہ پہلے تھکرو داخل کر لوں گا سہم ہے یکی مارگان حراریت و یکی ما ان کار محمدانہ نصرت
 عرص کہ سلطان کے ہمراہ مسجد وہ عایا کرتا تھا تشریف لے آیا کرے سے حواہ محمد ہاتم کشمی حضرت
 کے سلیف رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے راقۃ العیالات میں لکھا ہے کہ حضرت کے اسطرح سلطان کے
 ہمراہ پہلے میں شری حکمت تھے یہی بہت سے آدمی جو کسی وجہ سے حضرت کی خدمت میں نہ پہنچ
 سکتے تھے وہ اس دریدہ سے سعادت اوردہ ہوئے جاسیم حواہ مرحوم نے لکھا ہے کہ ایک
 مرتبہ میں ہمراہ سفر تھا کہ اس کے سلطان اور یائی تینا کے کارہ و رکتس اور اوسی علاج میں ایک
 گاؤں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت اس طرف کو تہا یا زیادہ تشریف لے کر جاتے ہیں آپ کو
 کہہ کر میں ہی وقت اس قریب پہنچا تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس وقت میرے
 دل میں یہ خیال آیا کہ اس گاؤں میں کوئی مسجد ہوگی وہاں چلکر تارہ و صوکر کے مار پڑیں
 میرا گے تہوڑے دور چلے کہ ایک مسجد آگئی حضرت نے و صوکر کے مار شروع کی کہ اسے میں ایک
 جس نے مجھے یوچا کہ یہ کون ہیں یہ سے تھلایا کہ نماں مدگ ہیں یہ سے ہی وہ شخص و اسے
 ہما گا اور ایک عمر آدمی کو لے آیا وہ شخص حضرت کے اوصاف شمس شکر ہایت مستاق وہ اوتھا
 لیکن وجہ کرسی و دیگر موانع حاضر ہو سکتا تھا اوست حضرت کی قدیموسی کی اور عرص کی کہ چا
 اوج سعادت امام ما افتدہ اگر تاگہ صر مقام ما افتدہ صاحب حضرت نے اوس تہیے
 صبح مریدیں و خلفاء اوسیکے کہ دعوت بوحش فرمائے اور وہ پیر مرد مع جمع توابع و لواحق داخل
 طریق ہوا انصر کہ اسطرح سے آٹھ سال سلطان کے ساتھ میرے کا اتفاق ہوا۔

مقام و سوان حضرت امام ربانی مچرالف ثانی کی وفات کے بیان میں

۱۰۱۲ھ تحریک مول بند علی الدوالہ و اصحابہ کو کہ اس وقت حضرت کی عمر ۵۳ برس کی تھی ماضی عالم
 انصاف فرمایا کہ ایسا معلوم ہوا ہے اور الہام ہوا کہ تھلے مرم ترسہ برس کی عمر سے

اور اس بات سے حضرت نہایت خوش تھے کہ عمر ہی پوچھ نہایت ...
 نبوی ہوئی علیٰ رباب الصلوٰۃ والسلام شہر ہجری میں حضرت اجمیر شریف میں کہتے کہ انار
 قرب صال خاص ہو صاحبزادہ کو کہ اس وقت سرحد شریف میں تھے کہا کہ ایام انتقال نزدیک
 اور فرزند دور صاحبزادہ بچہ دو دیکھنے اس خط کے حاضر حضور ہوئے ایک روز حضرت نے اپنے
 فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم کو خلوت میں طلب کر کے کہا کہ میرا اس جہان میں رہنے کا کوئی تعلق
 نہیں رہا اور منصب قبولیت تم کو عطا ہوا اور ایشیا رتھاری قبولیت پر بنسبت میری زیادہ اسی
 نہیں حضرت خواجہ محمد معصوم پس منکر باوجود حصول ایسی منصب عظیم الشان کے ناراض رہنے لگے
 اور منصب گرہ نگر سے فرماتے ہیں کہ اس وقت میں ایسا بدحواس ہو گیا کہ اس بات کو کہ نہایت امر
 ضروری تھا نہ پوچھ سکا کہ آیا ایشیا رتھاری قبولیت پر کیوں زیادہ راضی ہیں حضرت نے خواجہ محمد
 معصوم صاحب کے اس قدر بیقراری دیکھ کر فرمایا کہ ابھی میری زندگی میں ایک سال اور تین مہینہ اور
 باقی ہیں تمہارا قیام مجھ سے ہے اور تمام اشیاء کا تپ ہے اس خبر کو سن کر حضرت صاحبزادہ
 فی الجملہ تسلی ہوئی اور اب حضرت کی مرضی یہ ہوئی کہ گریٹر سے سلطان سے رخصت ہو کر
 چلیں اتفاقاً ایک دن قلعہ لاہور حضرت خواجہ بن الدین مٹھی کے مزار پر انوار شریف لگے اور جگہ تادیر مرقبہ
 فرمایا بعد جب بابہر تشریف لائے فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ نے طرح طرح کے اسرار و ہید خواجہ
 اور یہ بھی کہا کہ اپنی خلاصی کا فکر نہ کرو اور اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرو کہ اتنے ہی میں ایک
 حیا اور حضرت خواجہ کے مزار کا قبر پوش لایا اور حضرت کے حوالہ کیا حضرت نے اس کو خادم کے
 حوالہ کیا اور کہا کہ اس کو میرے کفن کی واسطے رکھ چور و اسکی تھوڑی مدت کے بعد حضرت کو
 سلطان نے رخصت کر دیا اور حضرت سرحد شریف میں تشریف لائے اور اپنے واسطہ لایا
 خلوت خانہ مقرر کر کے گوشہ گزین ہوئے اور کاروبار شاد حضرت خواجہ محمد معصوم کے پیٹ
 کر دیا بلکہ جو شخص سمیت ہوتا اس کو بھی انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود صرف جمعہ دن
 بابہر تشریف لائے انہیں ایام کا ذکر ہے کہ شب برات کی رات حضرت نصف شب کے بعد

ملکوت سے کہ میں شریب لب والدہ محمد مراد گان کا سو وقت تسبیح حوائج میں متعلیٰ اس
 نے ساتھ او کی رہاں سے کھلائے آج کس کس کا نام دے رہی تھی سے عجب کیا ہو عجب سے عجب
 کہ تم طریق ملک کہتے ہو لیکن جو عجب بچتا ہے اور جانتا ہے کہ میرا نام دفعہ رستی سے عجب کیا ہے
 اور کالیا مال ہو گا یہ حسرت نے ایسی طرف اتار دیا کہ مرایا عرض کہ ماہ دالحج میں حسرت کو میری
 بیعت العس فاریس، جا اوہیں ایام میں حسرت ہے فرمایا کہ حسرت شیم الحسن والالبستر تہم
 حیلانی کو معاملہ میں دیکھا اور ہایت صایت سے میں آئے اور فرمایا کہ میرے اس شعر اعلیٰ
 قہموس الالیں و تصددا۔ انذا علی حق العلی لا نعرب و قول قد می عدنا علی سرقہ کل ولی
 سے لوگ حیران میں تم اسکا مل لکھا کہ اس بیماری سے حکم صحت، لیکن حسرت کو اس حالت میں
 سوت نقار حد تھا اور ہر وقت سراہ اللہم الزمیں الا علی سرعم و ہتی تو اور فرمایا کہ تھے کہ اگر طیب
 کہیں کہ تراہ مرض لا دواسے تو اندر نقالی کے شکر میں فقیروں کو روپیہ مانتوں اور اسی شوق کن
 وجہ حسرت عجب یا کہ کے شعرو کلام کے رد میں تحریر کر سکے لیکن فرمودہ حسرت عجب
 سدر و ریواسے صحت ہو اس جیسو ذہ ایام صحت میں حسرت بیمار ہی کے دنوں کو یاد کیا کرتے
 اور فرمایا کہ کہ حواصوت اور صحت اوں دو میں ہے اب نہیں ہے تصدیق و حیرات گسرت
 کرتے تھے کسی نے عرض کی کہ اس قدر حیرات جمع لمیہ کیواسے سے فرمایا نہیں ملکہ متوق و مل
 میں اور اشک حسرت آنکھوں میں لا کر فرمایا۔ آج ملا و گنہ گروں سکھی سب جگہ سیوں وارہ مرض
 مارہیں محرم کو حسرت نے فرمایا کہ مجھ کو آگاہ کیا ہے کہ مالیں اویہیاس کے سچ میں اس جہاں
 اس جہاں کو حاما ہنگا اور قر کی جگہ ہی دکھلائی ہے۔ اور اس کے بعد ہر روروں گئے جانے
 تھے حتیٰ کہ مائیں صبر کو حسرت نے عمل صحاب میں فرمایا کہ اوس بیعاد کے مالیں خوں گور
 اب دیکھئے اس یا سح سات دہیں کیا ہوتا ہے اور یہی فرمایا کہ اس ایام صحت میں جو کمال
 کہ مع شکر کو حاصل ہوئی مکن تھے وہ مجھ کو اندر نقالی نے لطیف حجت عطا فرمائے ہیں اس
 کلام سے صاحبزادہ ہایت یربتاں حاضر ہوئے کہ نوئے الیوم اکلت لکم ویکم و تممت علیکم

ہنسی کی آتی تھی۔ ۲۳ تاریخ صفر کو حضرت نے تمام کچھ تقسیم کر دیئے اور تب پہر عود کر آئے
 یہی مصابیح سنت واقعہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو بیمار ہونیکے بعد صحت ہو گئی تھے اور مرض موت
 پہر لاحق ہوا تھا اسی بیماری میں حضرت نے خادم سے فرمایا کہ دو روپیہ کوٹ کر لے آؤ گھٹیسی کیواسطے
 لے آجوب وہ پہلا گیا پہر لایا کہ ایک ہی روپیہ لانا و اعطایا کہ تباہی کہتا ہے کہ اتنی فرصت کہاں ہے
 پہر فرمایا کہ اچھا دو ہی گئے لے آؤ تب کوٹ کر لائے تو نصف اپنے واسطے رکھے اور نصف گھر پہر پہر
 لکھا ہے کہ جسوقت حضرت کا انتقال ہوا اوسوقت وہ کوٹ لے ہی ختم ہو چکے ان ایام مرض میں
 صاحبزادوں کو افاضہ علوم پیش از پیش فرمائے چنانچہ خواجہ معصوم رحمۃ اللہ نقلے کو یہ بھی دست
 فرمائی کہ حضرت نوٹ پاک کے شعر کی شرح بھی تحریر فرمائیں اور باوجود شدت مرض و کثرت ضعف
 اوسکو زبان مبارک سے بیان بھی فرمایا چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت کے انتقال کے
 تیسرے دن مزار شریف کے سامنے بیٹھ کر چشم برپاں اوسکو تحریر فرمایا۔ اوس ضعف میں بیان
 حقائق و وقائع جو کثرت فرمایا تو ایک در خواجہ محمد سعید صاحب فرزند ثانی نے عرض کی کہ آپ کو
 بیان کرنے میں تکلیف ہوتی ہے کسی اور وقت فرصت بھی فرمایا کہ وقت کہاں اور فرصت پہر جانے
 استقدر ہو سکے۔ انا اور تمام بیماری میں نماز تہجد و فرائض سجااعت ادعیہ و اوراد ماثورہ و ذکر و ملاح
 بدینہ ساری کرتے رہے اور کوئی دقیقہ و قافیہ شریعت و طریقت فراموش نہ کیا قریب سال حضرت کو اکثر
 غیبت ہو جاتے تھے صاحب دوٹن عرض کی کہ آیا غیبت نہ خلاق ہے یا ضعف فرمایا اسخفاق سے ہے
 بعض معاملات بد در میان بن چاہتا ہوں کہ وہ کما حقہ کثرت ہو جائیں اور کچھ محل محل صاحبزادوں سے
 کہے سہی۔ بدقت افاقت ہوتی و مایا سے در و انگیز فرماتے اور اکثر وصایا تحریریں متابعت و التزام
 سنت و اجتباب از بدعت و دوام ذکر و مراقبت کے ہوئیں فرماتے کہ سنت ہوسنی کو دانستون
 پکڑنا چاہئے اور نہ وصیت یہی حکم سنت تھی کہ جناب رسول صلعم نے بھی بوقت انتقال وصیت
 فرمائی تھی اور نیز و مایا میں فرمایا کہ صاحب شریعت نے علیہ الصلوٰۃ و التحیہ کوئی دقیقہ نصیحت
 کا فراموش نہ کیا چاہئے کہ کتب فقہ سے طریق کاملہ متابعت کا اختیار کریں اور فرمایا کہ میری

تہذیب و تعلیم میں رہایت سنت کی رکھا اور یہی وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر کسی گم نام ملکہ کا
 صاحبزادوں نے عرصہ کی کہ پہلے ایسے فرمایا کہ ملاں ملکہ میری قبر بنا اور اب اس طرح مر رہی ہے
 فرمایا کہ جب اس طرح مر رہی تھی تو گرجے کیلئے صاحبزادوں کو قول کرے میں توقف ہو فرمایا کہ والد
 کی قبر کے پاس کمی فرمایا تاکہ تہذیبی مدت میں بیت و نماز ہو جائے گریب اسکے ہی محل کو اپنے
 میں صاحبزادوں کی صاحبزادہ کیلئے دو دیو کیا تو منقسم ہو کر فرمایا کہ احتیاج ہر ماں ملکہ دیکھا وہیں رکھ دینا بہت
 کی وقت کہ اس کی صبح کو اس حال ہو گا عادیوں کے جو کہ بار بار میں حاضر تھے فرمایا کہ تھے نری تہذیب و تہذیب
 حیرانگی رات کی اور ہے دس۔ تکت تکت کو اوہنے ہو کر کے تہذیب اور فرمایا یہ میری تہذیب کی صبح
 اشراق کی وقت پہل کیواسطے طنت حاضر کیا اور میں بیت رہا فرمایا کہ میں بیگم ذال لاؤ کہ لایا گیا
 جہدیش اوڑنے کا ادیتہ ہر ماں انتہیہ وقت اور یہ احتیاط عداد کے فرمایا کہ لٹا دو شاید کہ حضرت کو
 معلوم ہو گیا تھا کہ اب و ہو کر یکی مرمت نہیں لگی اس واسطے فقیر صوفی فرمایا اور ترک کر دیا کہ اظہار
 اس حال کس تہذیب لیمادیں العزمین بطریق مسودہ دہا ماتہ دہتہ رسار مارک کے سمجھ کہ کہ حضرت
 بیٹ گئے اور مگر میں متحول ہو گئے اور سرعت میں سرخ ہو گئے صاحبزادہ نے بیعت کیا کہ حال تہذیب
 کیا ہے فرمایا کہ خود در کت مار بڑی میں وہ سے کافی ہیں کلام ہی بتا سکتا اسیا سرور دہوا
 کیونکہ آخر میں کلام اکثر امیا کا عرف مار تھا اور اسکے بعد کوئی کلام نہیں کیا اس واسطے کہ رات کے اذکار
 جس کے بعد باں سماں تسلیم کے رحمۃ اللہ بحارہ رحمۃ اللہ دیتہ مانندہ والیہ احوں حیو قہ حضرت
 کو ہلایکے اسطے سمجھ رہا تھا دیکھا کہ مسکرائے ہیں اور دونوں ہاتھ صلیج کہ مار میں باز سے نئے انہ
 میسے ہیں حالانکہ صاحبزادہ صاحب وقت انتقال سپیکر دئے تھے جیسا کہ پہر سید ہے کہ دی تہذیب
 دیریں پہر دیکھا تو پہر اسطیج ماد ہے ہو کر تہذیب پہر سید ہے کہ دیے لیکن پہر اسطیج ہو کر
 حاضر میں نے بہ ستر معاملہ دیکھا تو دست کش ہو گئے اور خیال کیا کہ او میں کچھ ہی ہے اور اسطیج
 رہے دیا حضرت کو نہیں حاموں سعید عامہ قبض واراد سے حسب وصیت کھن دیا عامہ دیکھا کہ اتنا
 فقہا و محدثین ہے کہ حضرت رسول صلعم و حضرت ابو کریم صلیق کو دیا تھا اور مار خزانہ حضرت

خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی نے پڑھائی اور حضرت خواجہ محمد صادق حضرت کے فرزند اکبر کے
 مجاہدی میں دفن کیا اگر ایک فقہا کے دین ہو نیکی واسطے حضرت نے اشارہ فرمایا تھا اور یہی جگہ
 ہے کہ جسکی شرافت میں تحریر فرمایا ہے الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی بنایت اللہ تعالیٰ
 و سبحانہ و بصدقہ حبیبہ تعالیٰ علی الذین الصلوات والسلام و بالحقیرہ والمبرکہ علیہ سیرتہ کو یازمین احیائی
 سن است کہ برائے سن چاہ عمیق تاریک سا پر کردہ صفہ بلند ساختہ اند و برا کثر بلا و بقاء آنرا ارتفاع
 دادہ و نورے در آئین و دیعت گشتہ است کہ مقتدر از نور بے صفی و بے کیفی ست و در گنہ گاری
 کاز زمین مقدسہ بیت اللہ سامع و لاسع است پیش از ارتحال فرزند می اعظمی مرحوم می بچند ماہ این
 نور را برین درویش ظاہر ساختہ بود و در زانوہ زمین سکناے فقیر آنرا نشان دادہ نوری نمودہ
 سامع کہ گردی از صفت و شان بوسے راہ نیافتہ بود و از کیفیات منزہ و برتر از نورے آشد کہ آن
 زمین و دین من شود و آن نور بر سر قبر من لاسع بود این معنی را بفرزند می اعظم کہ صاحب سر بود ظاہر ساختہ
 و آن نور از آن آرزوے مطلع گردانیدم اتفاقاً فرزند می مرحوم باین دولت سبقت کرد۔ در پردہ
 خاک در ریائے نور مستغرق گشت **بنیاد** لاریا باینیم نغمہ ہائے و الشا شق اسکین ما بتخرج از شرف
 این بلد معظم است کہ مثل فرزند می اعظمی کہ از اکابر اولیاء اللہ است در آنجا آسودہ است و بعد از مدتی
 ظاہر شد کہ آن نور شروع لعل است از انوار قلبیہ این فقیر کہ از نیجا اقتباس نمودہ و آن زمین فروختہ
 اند و در گنہ گاری چراغی از شعلہ برافروزد و قل کل من عند اللہ اللہ نور السموات و الارض سبحان
 ربک رب العزت عما یصفون والصلوٰۃ علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ حضرت خواجہ
 محمد مصوم فرزند ثالث مجدد الف ثانی نے لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے کہ جیسے
 زمین و روضہ منورہ خاتم المرسل صلعم زمین جنت سے ہر چنانچہ حدیث میں القبر والمنبری روضہ
 من باض الحیۃ اسیر دال ہے اسے طرح حق تعالیٰ نے کمال بفضل و باجعت غایت اتباع حضرت
 علیہ السلام علیہ السلام میرے روضہ کی زمین کو یہی جنت کیا ہے چنانچہ اگر میری قبر سے کوئی ایک
 شت خاک لیکر اپنے قبر میں ڈالے تو اسے نجات کیو اسٹے امید عظیم ہے کیف من دفن فیہ چنانچہ

بدست اجمال مناسب تر است که با ملاحظه مراد حضرت ذات تعالی و تقدس چنانچه بباط است و معنی است نیز نه آن بباط و
 وسعت که در فهم ما در آید و نه آن اجمال و تفصیل که در کلام و کلام اندر کلام ابصار و هویدا
 ابصار و هویدا لطیف الخبیر بباط و وسعت که در حضرت ذات تعالی اثبات می نمایم
 از یک دیگر جدا اند که حین یک دیگر از چنانچه بعضی گمان برده اند اما تمیز که در میان آنها
 در آن مرتبه ثابت است خارج از حیطه ادراک است و بیرون از دایره افهام ما پس ملاحظه
 و صباحت نیز در آن مرتبه متمیز باشند و احکام یکدیگر از هم دیگر جدا بودند و کما لای که با آنها متعلق
 شوند از هم جدا باشند و آنچه مقصود از آن فریش خود می دانستیم معلوم شد که بحصول پیوست
 و سؤل نه از ساله با جابت قرن گشت الحمد لله الذی جعل فی صلاته البحرین و مصلحت این
 اکمل الحمد علی کل حال و الصلوة والسلام علی خیر الانام و علی آخواته الکدام من الانبیاء و
 الملائکته العظام و چون صباحت نیز بیک ملاحظه متلون گشته است لاجرم مقام خلعت
 ابراهیمی نیز دست پیدا کرده است و محیط حکم مرکز نیز یافته باید دانست که مقام محبت بمرتبه
 ساسبت دارد و مقام خلعت بمرتبه صباحت در محبت محبوبیت صرف نصیب خاتم الرسل است
 علیه و علیهم الصلوة والسلام و محبت خالص بحضرت کلیم علی بنیا و علیه الصلوة والسلام حضرت
 خلیل علیه بنیا و علیه الصلوة والسلام نسبت یاری و ندیمی دارد و محبت محبوب دیگر است
 و بار و ندیم دیگر هر کدام نسبت علیهمه است و این فقیر حیران مرابک و ولایت محمد و ولایت موسی
 است علی صاحبها الصلوة والسلام و التحیة موطن و مسکن در مقام ملاحظه و بار و اسطه علیه
 محبت ولایت محمد علی صاحبها الصلوة والسلام و التحیة نسبت محبوبیت غالب است و نسبت
 محبت مخلوق مستور - اسے فرزند با وجود این معامله که بخلقت من مربوط بوده است کارخانه
 عظیم دیگر بمن حواله فرموده اند و برائے پیری و مرید ما نیاورده اند و مقصود از خلقت من تکمیل
 و ارشاد خلق نیست معامله دیگر است و کارخانه دیگر درین ضمن هر که ساسبت دارد و فیض خلدیگر

والا لا معاملہ کلیل و لثرا و سست آن کار عارہ امریت مجبور مطروح فی الطریق دعوت امیا علیہ الصلوٰۃ
والتسلیمات سست معاملہ بالغیہ ایساں ہیں حکم دارد ہر حید صعب سوت حتم یافتہ است اما ار
کمالات سوت و خصائص آن مطریق نسبت و وراثت کمل تا اعلان امیا علیہ الصلوٰۃ است علیہ السلام
را بحیات حدیث میں آیا ہے کہ بعد ہر عہدی کے ایک شخص پیدا ہوتا ہے کہ وہ تحدیدیں محمدی کرتا ہے
اور اس طرح یہ بھی سست الدعوی ہے کہ بعد ہر سال کے ایک پیغمبر الوداع مبعوث ہوتا ہے کہ
وہ تقویت دیں کرتا ہے کیونکہ ہر مرد بشر خواہ ہی ہو یا عیسیٰ عالم خلق و عالم امر سے مرکب ہے
اور قول حق سبحانہ فاعلم انما انشاءتم لکم الحکم اسیر الہ ہے۔ یہ پیغمبر کا اس جہاں میں
واسطے مٹا سست خلق کے کہ افادہ اسی موقوف ہے تشریف و دعایت پر بیسے عالم خلق
عالم امر پر دعایت ہوتا ہے لیکن بعد از حال عامت دعایت مالت تا عا ہے اور تشریف نفص
پر یہ دعوت حاتی سے اور خلق سے ساسبت کم ہوتی حاتی ہے جیسا کہ بعض اصحاب کرام سے
مسل سے کہ اسی آنسور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دس کر کے فایع بہین ہوئے تھے کہ دلوں میں
تعاونت پیدا ہو گئی تھی اس کے یہ بھی وجہ تھی کہ ایمان مشہور ہوئی مبتدل با بیاں مٹی ہو گیا تھا
اور جب ہر سال گذر گئے تو پھر دعایت اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ عام تشریف کو سنا
ایسے ہرگز کر لیا ہے اور سست شری جو خلق سے تھی وہ حاتی رہتی ہے لا جرم است میا
سما آدمی احکام شروع میں فرق غلیظ ہو جاتا ہے پس اس کی تجدید کیو واسطے ایک پیغمبر الوداع مبعوث
مبعوث ہوتا ہے کہ تقویت دین و تسبیح کرے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھ
کو سرار سال گذرے اور مطابق قاعدہ کے دیں میں سستی و تسبیح بہ عمت و ظلمت ہو گئی
اور چونکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آدمی بالوالد العرم کا پیدا ہونا مسوع و خلاف شرع لہذا حضرت
تہا کہ کوئی شخص ان کے کمالات کا پیدا ہوتا کہ وہ خاتم مقام الوداع مبعوث ہوتا اور تھی یہ دین میں
نیا لہذا اللہ تعالیٰ نے ایسے فصل حکم سے وہ کمالات حضرت امام زمانی علیہ السلام سے ہی مبعوث
علیہ کہ عطا فرمائی اور محمد و الف تعالیٰ کیا ہے فیض روح القدس را بازند و فرماید دیگران ہم

بکنند آنچه میسازد + دانشمند شخص بر حجت من بنیاد - چنانچه حضرت نے مکتوب چہارم جلد
 دوم میں بعد تشریح علم الیقین فرمایا ہے واما بنعت ربک فحیث اسے متجدد کا اسطرچ ظہور
 کیا ہے ازین الیقین وحسن الیقین چہ گوید و اگر گوید کہ فہم کند کہ دریا بدین معارف از حیط
 ولایت نیست ارباب ولایت و ملائک علماء و خواہر و ادراک آن عاجز نہ بود درک آن قاصر بن
 علوم مقبض از شکوۃ انوار شہوت اند علی اربابہا الصلوۃ والسلام والحمیۃ کہ بعد از متجدد یا لطف
 ثانی بتبلیغ و ولایت تازہ گشت اند و بطراوت ظهور یافتہ صاحب این علوم و معارف مجد
 دین الف است کما لا ینحی علی المناظرین فی علومہ و معارفہ الی متعلق بالذات والصفات والاعمال
 و مقبض بالاحوال و امواجید و التجلیات و الطہورات فیعلین ان ہولاء المعارف و العلوم و ارباب
 علوم العلماء و در معارف الاولیاء بل علوم ہولاء بالنسبت الی تلك العلوم قشر و تلك المعارف
 لب و تلك القشر و الله سبحانه الہادی و بذاتہ کہ بر سر مایہ مجددی گذشتہ است اما مجدد
 دیگر است و مجدد الف دیگر چنانچہ در میان مانہ و الف فرق است در مجددین اینہا نیز ہمان
 فرق است بلکہ زیادہ از ان و مجدد آنست کہ ہر چہ در ان مدت فیوض بامان برسد بتوسط
 او برسد اگر چہ قطاب و او تا د آنوقت بودند و بدلا و بجا باشند خاص کنندہ مصلحت عام را
 والسلام علی من اتبع و التزم متابعت المصطفیٰ علیہ السلام الصلوۃ و التسلیات العلی و جمیع اخوانہ
 سن الانبیاء و المرسلین و الملئکۃ المقربین و عباد اللہ الصالحین - اسکے علاوہ او یہی چند
 جا اشارت و صراحت اسطرح تحریر فرمایا کہ اونکی نقل موجب طوالت ہے غرض کہ اللہ تعالیٰ
 نے حضرت کی شان کچہ زالی بنائی تھی - **نقل ہے** کہ خواجہ حسام الدین حضرت خواجہ
 باقی باللہ علیہم الرحمۃ خلیفہ نے خواب میں دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ
 پڑھتے ہیں اور فقرات و لہذیر حضرت کی تریف فرماتے ہیں بلکہ بیانات و مفاخرت کہہ کر
 ارشاد کرتے ہیں کہ میں نہ انکر تا ہوں کہ ایسا شخص میری امت میں پیدا ہوا اور تجدید دین
 نقل ہے کہ ایک شخص میر نصیر احمد نامی شاہ رخ روم سے تھی ایک روز روزہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھیجے تھے کہ حضرت خاقیت معلوم ظاہر ہوئے اور میر سرفراز سے کہا
 کہ ہمد میں ایک شخص کل اولیاء امت سے اگر ملے سادہ جیسے تو اس کے خدمت میں حاضر ہو
 جاسیجہ میر سرفراز حضرت کی خدمت میں مقام لاہور حاضر ہوئے۔ **نقل ہے** کہ سید حامد رستمی
 مقرب سلطان ہندوستان نے خواب میں دیکھا کہ گویا میر سرفراز معلوم جمع حلقہ دارا سائیں میں بیٹھے ہیں اور
 مجھے فرماتے ہیں کہ تجھ کو لائق نہیں کہ ہمراہ سلطان سے بہتر رہے کہ میں محمد والدہ مال کے
 خدمت میں حاضر ہو جاسیجہ صم اوٹھکر ٹوگری سے استعفا دیا اور راہی ہمد و سناں سو گریا
 حضور ہوا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک حمارہ مافطمت و حال
 لائے ہیں اور رام اولیاء رسل و خلف مثل عبداللہ الخان محمد والی و حواہ نقشب علیہ الرحمۃ
 موجود ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی مد نظر میں اس شخص نے دریافت کیا کہ یہ حمار کے
 ہے اور اسطرح کہ اس کے کسی شخص نے خواب دیکھا کہ اس ملک کے قتل کا حمارہ ہے ا قتل کے قتل کا
 انتظار ہے کہ وہ اگر امامت کرے اتنے میں ایک شخص کمال نکلس و وقار آتا اور اسے اسکی
 تعلیم دی اور اسے امامت کی عمدہ حمارہ اوٹھکا کر لیکے اس شخص نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے
 میں کسی نے خواب دیکھا کہ یہ سیم احمد محمد والدہ تالی ہیں جیسا سیم اوٹھکر وہ شخص حضرت کا ہایت
 مساق ہو کر سر ہند روانہ ہوا یہاں اگر مدسوس ہوا تو علیہ وہی علیہ بابا **نقل ہے** کہ میر سرفراز
 ایک روز حجاب میں دیکھا کہ گویا حجاب رسول اللہ معلوم فرماتے کہ جو مقبول شیخ احمد سے وہ حجاب
 میرا ہے اور جو میرا مقبول وہ مقبول خدا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے حجاب رسول معلوم کو
 خواب میں دیکھا یوں تھا کہ حضرت آپ حضرت شیخ احمد سرفراز کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ
 خواب دیکھا کہ وہ میرا علیہ رحم ہے **نقل ہے** کہ ایک شخص حضرت میرزا حاکم ماں نے کہ اس
 علیہ نے حجاب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا یوں تھا کہ یار رسول اللہ حضرت
 محمد والدہ تالی کے حق میں آپ کا حق نہیں کہ ایسا اور کون میری امت میں ہے یہ عرض کیا
 کہ یار رسول اللہ اس کے کموتات آجی نظر مبارک سے گزرے ہیں فرمایا اگر کہیں کچھ یاد ہو تو بڑھ

حضرت مرزا صاحب نے یہ عبارت کسی مکتوب کی پیر ہی اندہ تعالیٰ دربار الوردہ ثم دربار الوردہ حضرت خاتہ
 صلح نے نہایت پسند فرمایا اور بہت محفوظ ہوئے اور فرمایا کہ پہر صبح جو جناب مرزا صاحب نے پہر
 اندک لے اور الوردہ ثم دربار الوردہ۔ پہر آپ نہایت محفوظ ہوئے اور اس طرح کی بہت سی باتیں
 ہیں مگر اس جگہ مشقی نمونہ از خرواری نقل کیں۔

مقام بارہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ کے حالات میں

حضرت کی اولاد کا کیا بیان ہے کہ ایک جواہر تفسیر تھے چنانچہ حضرت خواجہ نے ابتداً حاملین
 کسی اپنے دوست کو خط لکھا ہے اوسین حضرت کا حال تحریر کرتے کرتے تحریر فرماتے ہیں فرزند ان
 آن شیخ کہ اطفال انداز اسرار الہی اندہ حضرت کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق تھے انکی ولادت باسعادت
 سنہ ۱۰۰۰ ہجری بنوی میں واقع ہوئے لڑکپن ہی سے آثار رشد و ہدایت ناصیہ مبارک سی جوید آتے
 طفولیت میں اپنے جدا مجد کے پاس پڑھا کرتے تھے حضرت فرماتے تھے کہ مجھ سے والد بزرگوار
 کہا کرتے تھے کہ تمہارا لڑکا اشیاء کی حقیقت و کیفیت میں ایسی ایسے سوالات کرتا ہے کہ اونکا
 جواب دینا دشوار ہوتا ہے جب حضرت سنہ ۱۰۰۰ھ میں دہلی تشریف لینگے اور حضرت خواجہ بہرنگ سے
 اخذ طریقہ کیا تو یہ صاحبزادہ ہی ہمراہ تھے یہی بشرط مقبولیت نظر خواجہ و اخذ طریقہ و مراقبہ و جذبات
 شرف ہو انکی علیہ استعلاء اور بلند فطرت سے حضرت خواجہ انپر نہایت مہربان تھے اور باوجود
 اینہم جذبات تحصیل علم ظاہری سے فارغ نہ تھے ان کی کبھی کبھی جو غورشی و استیلا و واروات میں
 کتاب کو بھی طاق پر رکھ دیتے تھے ایک روز اپنے ہتھیروں میں سر و یا برہنہ کھیلے تھے کہ
 حضرت خواجہ کا او س طرف سے گزر ہوا حضرت خواجہ دیکھ کر فرماتے لگے کہ دیکھو ہمارا ستانہ کیا کرنا
 ہے حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد صادق کو طعام بازاری کہلا یا کر وہ غلبہ احوال سے خفت
 حاصل ہوا مگر شبہ ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت میں سلوک تمام کر کے اپنی مکان کو جاتے تھے

ہمسہ میں حضرت خواجہ کی خدمت میں زیارت کرنے کو آئے اور ایسے حالات لہریاں کئے
 اور سیاں کر بیٹھے پہ مطلب تھا اگر یہاں ہی اسقدر جوں توجیر اور اگر زیادہ حاصل ہوں تو ہفتا
 کروں حضرت خواجہ نے صاحب زادہ کو ملایا اور فرمایا کیا حال سیاں کرو کہ یہ درویش
 یہاں سے اوہوں نے جو حالات سیاں کئے تو نصیب اوں درویش جہاں کے مطابق تہ وہ
 بیمار ہست سالہ کچا یہ سیاں سکر حیران رہ گیا اور اپنے علو مال کا حورہ تھا سارا سر سے
 ودر ہو گیا ایک مدہ حضرت خواجہ کو تب محرقہ ہو گئی حضرت مجدد م زادہ کو بھی تب آئے لگی اور
 مرض کو طول ہو گیا آخر کار حضرت خواجہ نے فرمایا کہ یہ تب انکاسی سے حب تک محمد صادق
 ہو گیا ہے تب تک منع نہیں ہو سکی جیسا کہ حضرت نے صاحب زادہ صاحب کو سر ہند وار کرنا
 سہلی ہی سرل میں حسرت ہو گئی کہ حضرت کی یہ اہل ہو گئی اور ہر محدود مرادہ کی ہی علالت رنج ہو گئی
 اللہ تعالیٰ نے صاحب زادہ صاحب کو نظر کسی ایسی صحیح جفا دوائی تھی کہ اگر حضرت خواجہ اور حالات
 یوچھا کرتے ملکہ ایسے ہمارا فرد سہلایا کرتے اور اموات کے حالات اسرار کیا کئے اور وہ ملا توقف
 کو کچھ معلوم ہوتا تھا دیا کرتے اوہیں دنوں کا ذکر ہے کہ حضرت نہانی ستھارت گہرا سٹے جاتے تھے
 اور کئی رحمت کرنے کو شہر سے باہر جگہ پہنچے صاحب زادہ ایسے دادا کے فرہار کو مراقب ہو
 تہوڑے۔ میں سرا دشا کر دے لگے کہ دادا صاحب جی صاحب کو سفر سے سہ دے میں لیکر حکم
 سمجھتے آئے کشف پر اعتماد کر کے وہ جلدیئے آخر کار یہ ہوا کہ مال اسامہ سب غارت ہو گیا اور جو
 بھی ہلاک ہو گئے ایام طفولیت کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ ایک درویش صاحب و مدد حال حضرت صاحب زادہ
 کے ملے کو آیا حضرت ہی اور مکہ موجود تھے جیلنے وقت کہنے لگا کہ یہ سر کی ٹوپی مجھے صایت کیئے آپ
 مراقب ہوئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ فتند علیہ الرحمۃ مع فرمے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ہمیں یہ وصی
 صاحب نے کہا کہ حضرت خواجہ تقید حاضر ہیں اور مال العزم کو لے ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں
 اور وقت لا جا رہی دیدی حب حضرت خواجہ نے ایسے اصحاب تربیت گہرا سٹے حضرت کے سر کو
 اور وقت صاحب زادہ صاحب کے ہی حوالہ کیا خاسمہ وہ ایسے والد کی تربیت سے مرتبہ کمال و تکمیل کو

پہلے اپنے اپنے خط میں ایک دفعہ حضرت نے اُن کے حالات پر اس طرح مٹھ کر کیا ہے۔ محمد صادق از
 نوری خود راضی بنیوان کروا کر دروغ سے ہمراہی بائیں ترقیات بسیار میکند و سیر دامن کو ہمراہ بود
 ترقی بسیار نمود و مقام حیرت فوطہ خوردہ است در حیرت سنا سمیت مادار و غرض کہ اکیں برس کے
 عمر میں طاهر و باطن کے کمال کو پہنچ گئے اور حضرت نے غفلت خلافت عطا فرمایا حضرت الشریعہ
 میں لکھا ہے کہ جہوت غامت عطا ہوا ایک نور او کی پیشانی مبارک سے ایسا جگمگا تھا کہ گویا آفتاب
 اس کے سامنے شرمندہ تھا لوگ کہا کرتے تھے کہ جہوت اس جوان کو دیکھتے ہیں دنیا و دلیں
 سرور ہو جاتی ہے ایک دفعہ کسی شخص نے اُن کے سامنے کسی دنیا دار کی شکایت کی اور اس سے یہ
 مطلب تھا کہ کسی طرح اس کو تنبیہ کریں حضرت صاحبزادہ نے دل سے ایک آہ سر دہنچی اور فرمایا
 کہ اگر کوئی خصوصیت کریں تو ہم میں اور او میں فرق کیا ہو کہنے والا کہتا ہے کہ اس کلمہ کو اس طرح
 ادا کیا کہ میں کہا کرتا تھا ہوا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایک مجموعہ اعلیٰ بنایا تھا کہ جسکی
 تعریف نہیں ہو سکتی حضرت بھی اونچی نہایت مراج رہا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک کتب میں تحریر فرمایا
 میں فرزند سے اعز می مجموعہ معارف فقیر است و نسخہ مقامات جذبیہ و سلوک اور
 تحریر فرماتے ہیں فرزند می ار مہر ماں اسرار است و از خط و خط سیمین
 اور ارقام فرماتے ہیں کہ میں مقام را بفرزند سے ارشدی عنایت فرمودہ
 و داخل ولایت ایشان ساختہ فقیر ایجاد رنگ مسافران در ولایت ایشان ششہ است او
 ایک جگہ فرماتے ہیں استفادہ کہ این فقیر از ولایت موسوی نمودہ از راہ اجمال آن ولایت بہت
 استفادہ فرزند می عظمی علیہ الرحمۃ از راہ تفصیل آن ولایت۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی
 نہایت علیل ہوئے اور ضعف بدرجہ غایت غالب ہوا اس بیماری میں موت و حیات حضرت کے اختیار
 پر چور گئی تھی خاطر مبارک میں خیال آیا شاید استحالی اختیار کرنا پڑی تو امانت حضرت خواجگان کی
 سپرد کرنا پڑا ہے اسوقت پیر خیر نعمان و خواجہ محمد صادق صاحبزادہ کلان اور کوئی اس قابل نہ تھا
 چنانچہ وہ امانت اُن کے سپرد کی بعد ازاں صاحبزادوں و بعض مخلصوں کے کہنے سے آپس حیات

امدیا رکی جیاسو اللہ تعالیٰ نے فصل خود صحت کی عطا فرمائی حسرت لے کر آیا کہ اس سست کر
 کرے میں یہ پیدہ تھا کہ بعض مقامات و معاملات کا حاصل ہو یا اس صحت کے ٹکڑے عطا کرے برسر
 اسکے چند سال کے بعد ایک دفعہ سرحد شریف میں ایسی وبا پڑی کہ ہر روز صد ہزار آدمی لقمہ اجل ہوئے
 اور کیطرح واکم ہوتی تھی لکڑی در در و رستے حائلے لوگ حسرت کی خدمت میں وضع طبع کیا اسلئے
 عرصہ کرتے تو آب و ملتے کہ اجی دعا کا موقع نہیں ملکہ ہاتھ اڑھتا ابھی کستامی ہے کہ او سجاہ تھا
 طلال میں ہے آجہ کار ایک روز حسرت لے فرمایا کہ اب دعا کا وقت آگیا اور بعد
 دو گناہ سارو مانا گئی بعد دعا فرمایا کہ بارہ روز کے بعد وادور ہو جائیگی یہ بات کسی نے حواہ محمد صادق
 سے کہی انہوں نے کہا کہ بارہ دن سے اوکاہ ملتے کہ بارہ دھیں ہماری کہہ سے جائیگی اس کے دو
 تیسرے روز صا حواہ محمد گچ کا او وقت گیا رہ یکے سے اس حال ہوا بعد ازاں صا حواہ محمد
 کا انتقال ہوا او کو دم کے آتے تھے کہ حواہ محمد صادق پر آثار طاعون ظاہر ہو گیا کہی کہ قتل پر حسرت
 حواہ محمد صادق ہے فرمایا کہ و اللہ حیرت عجب ہے جسک میں ہیں حائلے کا سکین ہیں یا یکی حرمہ
 اب سرتارہ کا فلسفہ شریح ہوا جو کہ اب حرمہ مانعہ میں تھے اور انکی والدہ شریعہ کو کمال سوت دیدار تھا
 اور آدھیوں کے مودہ ہو یہ بات کہی کہ مجلس میں تشریف لیکنے اور وائ والدہ اور دیگر اہل حقوق
 حق سمجھتا کہ ہر ادسی حرمہ میں تشریف لائے اور سمجھو لے پر آرام کیا اور فرمایا کہ تم کسوم العروہ میں جا
 دوسرے دن کمال حضور و اشعراق رحلت فرما اذ اللہ و اوالیہ و صالحون صا سمجھو و سکین حسرت
 محمد الف مانی نے حسرت حواہ محمد صادق کو اس زمین میں دفن کیا جسکا کہ ذکر حسرت کے مقام
 و مات میں آچکا ہے اور جہاں حسرت بعد ازاں خود دفن ہوئے یہ وقت دم کرے حسرت
 حواہ محمد صادق کے حسرت لے فرمایا تھا اس قر کے محادی میں چھو کو جس کرنا کہ اس میں کو م
 ر صحت سے مانا ہوں حسرت حواہ محمد صادق کا انتقال ہوا تھا کہ راکو تسکین ہوئے حواہ
 انہیں دوس ایک خط حسرت محمد الف مانی نے لے کے اسے مخلص کہہا ہے او سکا ایک منزہ کو کہ
 اس مضمون سے متعلق ہے درج کرتا ہوں تاریخ ۹ مارچ ۱۹۰۵ء و سنہ ۱۳۲۵ھ

اجماعاً صادق بجوار رحمت حق پیوستند و خود را فدا کے عموم خلایق ساختند انا لله وانا الیه
 راجعون فوت ایشان و تشکین درو با محسوس گشت و مردم شهر در عاقبات دیدند که میان محمد ص
 یفرمانی که این بلیه را من بر خود گرفتیم دور و ز است که در شهر تشکین است مردم آنقدر بر قبر ایشان
 ملازم دارند که روزانہ فاتحہ خواندن تبسم میسر میگردد و در مصیبتی که شفای یابند نیاز ہائے آرند۔
عقبت کہ کسی نے خواب میں دیکھا کہ جو کوئی حضرت خواجہ کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھے
 وہ اپنے محفوظ رہے پناہ بخدا سوقت ہی ہزاروں آدمیوں نے یہ عمل آزمایا اور فائدہ پایا اور
 سوقت تک جاری ہے چنانچہ حضرت مرشدنا مولینا حضرت مولانا حافظ غلام نبی صاحب
 مجددی للہی سلمہم اللہ تعالیٰ کی معمولات سے ہر خواجہ محمد صادق کے انتقال سے حضرت امام
 بابائی مجدد الف ثانی کو نہایت افسوس ہوا چنانچہ اس واقعہ اور اس افسوس کو خواجہ جمال الدین
 کے خط میں اس طرح ظاہر کیا ہے محمد و ما مفارقت فرزند ی اغری قدس سرہ از اعظم مصائب
 معلوم نیست کہ کس مثل این مصیبت شدہ باشد اما صبر و شکر ہے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 درین مصیبت این ضعیف قلب را است فرمودہ از اجل نعم و اعظم انعامات است از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 سالتہ بناید کہ خوار این مصیبت تعدا آخرت باشد و در دنیا پرچم از ان خبر اظہار نشود ہر خداید کہ
 میں مسالہ از نگلی سید است والا او تعالیٰ واسع الرحمت طلایہ الآخرہ والا ولی اور ایک جگہ تحریر
 راستے میں انوی مولینا محمد صالح واقعات اہل سرہندرا شنیدہ باشد فرزند ی اعظمی رضی اللہ عنہ
 برابر و برادر خد محمد فخر و محمد علی ستر آخرت اختیار فرمودند انا لله وانا الیہ راجعون حمد اللہ
 سبحانہ کہ اول با فیما ندگان را قوت صبر عطا فرمودند ثانیہ بلیہ را سر دادند و خوش گفت
 من از نور و سہ نہ پنجم گرم بازاری کہ خوش بخور غریبان تحمل و خواری بہ فرزند مرحومی آتی
 و از آیات حق جل و علا و رحمتے بود از رحمتہائے رب العالمین درین بہت و چہار سالگی
 ن یافت کہ کم کسی یافت پایہ سلوویت و تدلیس علوم نقلیہ و عقلیہ اسجد کمال رسانیدہ بود حتی کہ
 مابذہ ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال اینہا را بقدرت تام درس دارند و حکایا

مرمت و عرفان و قصص شہود و کشف ایساں مستفی است ارا کہ در بیان آرد و معلوم تہا است
 کہ در سہشت سالگی بر پہ مغلوب حال شدہ بود کہ حضرت خواجہ مہدی سر سوار شکیں حال ارا
 طعنا ہوائے مارا کہ شکر و شستہ است میمودند میفرمودند کہ محنتی کہ مرا محمد صادق است ہیکہ
 نیست و ہمچیں محنتی کہ اورا تہا است ما ہیکہ سیت اریں میں سررگی ماید و ریامت ولایت و سرت
 ارا مقلد آخر سایدہ بود و محاسن و عرفان اں ولایت علیہ ایساں میفرمود و ہموارہ حاضر و
 حاضر و غیبی و متصرف و متدلل و مسکونہ میفرمود کہ ہر یکے ارا و ارا حضرت حق سوار و نفاذ ہیکہ
 حراستہ است و س التجاب و تسبیح حراستہ ام۔ بعد اتمثال حضرت خواجہ محمد صادق ہم حضرت
 محمد سعید مرید مال حضرت مجدد الف ثانی ایسے پیار ہوئے کہ مسکویاں ہو گئے حضرت مجدد الف ثانی
 کو کمال نگراںی خاطر ہوئے کہ اسی اتنا و س انا کہ شکر محلی حاضر الحاصل و لہو و محسوس مار کاہ آہی ہوا
 اور معلوم ہوا کہ یہ نزول احوال واسطے تسلی و تسکین کے ہی حضرت فرماتے ہں کہ اسی غایت کے
 میں حکم اقدس اعلیٰ صادر ہوا کہ محمد سعید و محمد معصوم کو لا و پچا سچہ دونوں کو لائے اور سچہ
 نرا و سچہ شہلا یا بہایت محمد اور سعید رئیس تہہ حکم ہوا کہ یہ دونوں مرد سچے تہہ کو سچہ حضرت اس
 عبایت و بہارت سے بہایت و حسدہ دل ہوئے اور یہ مرد سچہ سچہ بنایا۔

مقام تیسرے ان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند ثانی
 خواجہ محمد سعید یقوت خاں الرحمتہ ما الرحمتہ کے حالات میں

مردمانی حضرت کے بیچ محمد سعید کی آنکی ولادت ششہ اشتری میں اور وفات، مراد ہی الاول
 کو ہوئے ایام صامی آکا و سعادت و نعمات پائی جانی تہی ایام طفولیت میں کہ ابھی حراستہ باقی ماندہ
 الزحمہ ہی رہی حضرت عمار ہو گئے بہایت صاف تہا حضرت مجدد الف ثانی کے اوسی حالت
 میں درامت کیا کہ کسی شہ کو دل یا بہتست میانہ ذراں سے لکھا کہ حضرت خواجہ کو دل چاہا
 حضرت مجدد الف ثانی کہتے ہں کہ میں نے یہ نقل حضرت خواجہ کے سناست یاں کی حضرت

ہم فرماتے کہ محمد سعید نے حریفی و رندی کی اور مجھے غائبانہ نسبت لیکر اپنا سچ حضرت
 کا حضرت کے خطہ میں انکو دھار سے ہی یاد فرمایا کرتے تھے علم ظاہری قدر سے اپنے
 بیانی خواجہ محمد صادق اور قدر سے اپنے والد بزرگوار اور کچھ مولانا طاہر لاہوری سے تحصیل کیا تھا قرآن
 شریف کو تجویز عالی پڑھا تھا حدیث میں سند جید رکھتے تھے فقہ ہست میں ایسا ہی بھیا رکھتے تھے
 اگر خود حضرت مجدد الف ثانی کو کسی مسئلہ فامصہ میں تحقیق کی ضرورت ہوتی تو ان سے دریافت کیا
 کرتے تھے یہ اس خوبی سے بیان کرتے کہ حضرت مجدد نہایت خوش ہوا کرتے مگر علماء میں
 اگر کسی مسئلہ کی بحث کا اتفاق ہوتا تو بدلائل ساطع و براہین قاطع مخالف کو خاموش کر دیا کرتی تھی
 غرض کہ سترہ برس کی عمر میں حضرت علوم ظاہری سے کما حقہ فارغ ہو گئے آخر طریقہ و مراقبہ اپنے
 والد بزرگوار سے کیا تھا اور بہ نسبت ہائے اصل ممتاز ہوئے حضرت مثل اپنے والد بزرگوار کمال شریع
 و نفوی و بیابست سنت سینہ اسستہ و پیر نہ تھے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد سعید علمائے
 راغبین سے ہے محمد سعید زمرہ سابقین سے ہے محمد سعید خلیل خدا ہے علمت خلت جو مجھے اور لکھا
 وہ اسکو عطا ہوگا محمد سعید خازن رحمت الہی ہے قیامت کے دن تقسیم خزان رحمت اسکی سپرد ہوگا
 محمد سعید کو مقام شفاعت سے خط وافر ہے محمد سعید نے حضرت اکبر اہم خلیل اللہ کی طرح علی نبینا وعلیہ
 الصلوٰۃ والسلام دائرہ نفی قطع کیا اور اب اثبات میں میرا شریک ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ
 ایک مذکور عرصہ قیامت چھپ چاہر کیا گیا دیکھتا ہوں کہ محمد سعید میرے آگے آگے ہاتھ میں کتاب
 بکھرا طے چلے جائے ہیں حتی کہ بہشت میں پہونچے ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ
 محمد سعید تو میرا ضمنی ہے اور اس بات سے تنگدل نہ ہونا کہ حضرت ابابکر صدیق جناب سولہ صلعم
 کے ضمنی تھے حضرت فرماتے ہیں کہ جن ایام میں کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام تھے تو مجھ کو امانت
 علوت خانہ تفویض فرماتے تھے چونکہ اون دنوں میں کمالات عظیمہ و مقامات فضیلتہ سمیت نماز حضرت
 پر از قلم سرار واجب الاستتار وارد ہوئے تو حضرت مجدد علیہ السلام فرمایا کرتے کہ محمد سعید یہ جملہ
 نتائج نماز میں حکما کہ تو امام ہی اس واسطے مشکوہ ہی انہیں نصیب فرمے حضرت مجدد الف ثانی

فرمایا ہے کہ میں کسی ایسے عام حرج و درول میں نہیں گیا تھا کہ محمد سید میرے ہمراہ ہو دیکھا کہ رسول
میں حب بنی منام تاج عبدالقادر جلالی آیا دیکھا کہ محمد سید میرے ہمراہ ت فرمایا کہ محمد سفید ولایت تیری
احمدی سے دیکھا کہ تیری دنیا کو ملک آخرت ہو گیا ہے ولقد آتينا آخراه في الدنيا کے مصداق ہوا حرام
محمد شتم کسی رحمت اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی نے مجھے دیکھا کہ عمر کا
کیچڑ اختیار نہیں اور موت قریب معلوم ہوتی ہے یہ دل عاجز ہے کہ محمد سید مسند نشینی کے مال
ہو جائے اس بات کو جسے حضرت خواجہ محمد سعید کے سامنے کیا وہ آدمیہ جو کہ کمال افتخار و تجاہد
فرمائے گئے کہ اس ناقابل کی طرح اپنے متین نمایاں اس امر کا نہیں دیکھتا حضرت جہانگیر
ایمان میں برادرم محمد معصوم کو ایسی ملکہ ٹھہلا مایا کریں اور انکو یہ امر حضرت قبول لعنہ راویں تو مجھ کو
احارت دیں کہ سپردوں بہر حضرت خدا محمد کی مرارت شریف یہ گوشتہ امتیار کر لوں اور سد دار حی حال
قرۃ العین محمد معصوم کے فرما میں اسکو جسے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ اسے میاں
کیا وہ مسکرانگو میں السور لائے اور کہے گئے کہ ہاں سیاح صاحب مجھ کو ایسی خدمت کے لائق
ہیں سمجھتے ہیں میں جو ایسے متین خیال کرتا ہوں تواؤ کے ادنیٰ شاگرد کی برابر نہیں باتا ہوں
مصریح کہتے ہیں کہ یہ معاملہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی سے عرض کیا وہ مسکر ہایت حوزہ
ہوئے عرض کہ ما حاضرہ مرحوم ایک محاسنات قدرت سے تمہارا یکدم مراقبہ دیکھا کہ رسول صلوات
ما صحاب کرام جمع ہیں یہ بھی صدایہ جدید یاران کے دہاں حاضر ہیں اصحاب کرام نے اس حضور
کی مرضی کہ ہم اور یہ حسابات الہی حالت نہ میں مرا رہیں حالاً کہ جسے رشی پٹری متعین او تحلیض
ایٹھائی ہیں بخلاف اسکے کہ انہوں نے کچھ ہی نہیں کیا اسکا کیا سمت حضرت رسول معلم نے
اوسکے جواب میں با الفاظ قرآنی تحریر کیے ذلک فضل الله یونیہ من یشاء واللہ والصلی
السلام یکدم حضرت حار الرحمت حرمین تبریس گئے حرم سوی میں تنویر المسد ریے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آرد میں افعال اسلام ما سہ کنز الیک یہ خلعتی کہ خلدی میں تیرا منتظر
بول اور دیکھار حسرت یہ کمال مدیہ سبت حمد ۔ ۔ ۔ ہوا۔ ایک روز دیکھا کہ الیوم کسی گستا

نسبت میری نسبت مانند نسبت مجدد صاحب ہو گئے ہیں کہ آئندہ مرتبہ حضرت خازن الزمیر
 صل علیہ وسلم کو چشم غائب ہو دیکھا تھا ایک مرتبہ ایک یزیدیا عورت حضرت خازن الزمیر کے پاس آئے
 کہنے لگے کہ اگر کسی ولایت مشہور ہے بطور خرق و عافیت مجھ کو بیٹا عطا ہو حضرت نے فرمایا کہ تیرے
 بیٹا پیدا ہو گا بیٹا سنجہ بیٹا پیدا ہوا۔ **نقل** ہے کہ ایک شخص کا بیٹا حالت جنین میں تھا وہ شخص
 دوتا ہوا حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت عیسیٰ خا مردہ کو زندہ کر دیتے تھے آپ ہی وارث
 دنیا میں میرے بیٹے کی مالیر توجہ فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ تیرا بیٹا اچھا ہو جا گا چنانچہ اچھی
 دعا کرتے بغیر لڑکے کے کو آرام ہو گیا **نقل** ہے کہ ایک شخص کو حضرت چاد عطا فرمائی وہ شخص اتفاقاً کسی عورت
 پر عاشق ہو گیا اور چاہتا تھا کہ ترکیب کبیر ہو کہ ناگاہ وہ چادر گرد میان میں داخل ہو گئی جو وقت اور وہ گناہ بچ گیا
نقل ہے کہ ایک حضرت کا خادم کسی عورت پر مبتلا ہو کر مرتکب زنا ہوا چاہتا تھا کہ ناگاہ
 حضرت کی شکل حاضر ہوئی اور اس کے مونہ پر ایک طپا سنجہ مارا کہ وہ فی الفور اپنے ارادہ سے
 باز آیا لکھا ہے کہ مرگے اور اس کے رخسار و نہر انگلیوں کا نشان بنا رہا۔ **نقل** ہے کہ حضرت
 حضرت درس پڑھایا کرتے تھے ایک فاختہ اگر سامنے بیٹھ جاتی اور جب تک پڑھایا کرتے بیٹھی
 رہتی حضرت فرماتے کہ یہ جانور ہے ورنہ ایسی استعداد تھی کہ اگر کسی آدمی کی ہوتی تو ولی
 مال ہوتا۔ **نقل** ہے کہ فرماتے ہیں۔ آدمی تازمانیکہ گرفتار بادون اوست تعالیٰ و ساحت سینہ
 و بنقوش ماسوا منتش بمرض باطن گرفتار است و از قرب او تعالیٰ دور و مجبور فکر از الہ این مرض
 رین فرصت بسیر از ہم ہام است و علاج دفعہ این علت معنوی در مہلت قلیل از اعظم مقام
 نالہ این مرض مربوط بذکر شیر و شہدہ اند و طہارت باطل را از لوث ماسوی منوطہ بیاد و تعالیٰ
 و انیہ یا ایہا الذین امنوا اذکرو اللہ ذکر الکثیر و سبحو مکث و امیلا ذکر کثیر و قے
 عتق گردد کہ غفلت و قفلے آن بنو کہ درین ولہ سم قاتل است و محمد مرض باطن غریزی
 باید لو اقبل مقبل علی الصمدۃ عمرہ شعاع عرض لخطہ لکھن فامہ اکثر ما نالہ کمال
 بن ذراست کہ ماسواستے مذکور از راحت سینہ رخت بر بند دو کوس رحلت زند و از جمع

ماستہا یک وصفات و در شادی و میاشادان گردد و در آخر آن مگس سجدیگر تحلیف بخار
اسوئے نماید میر ساید و دو واسطے سیاهی کردل را در اسوی حاصل گشته است و مدون سیاهی
ذکر و سحر بیا و اسوی مختلفه است و ہر چہ در آن شرکت غیر است نایان جنات قدس اودنہ
میت آلا اللہ الدین حالص وقال تعالیٰ وادکوہا اذ السیت ای ما سواہ تعالیٰ این
حالت معرقتا قدم اول است دریں راہ پیرالی اللہ انجا انجام رسد بعد از آن شروع
در سیر فی السد و سیر و کمالات اسماء و صفات اوست تعالیٰ۔

مقام چودہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند نثا
خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقی کے حالات میں
زبردنات حضرت کی حضرت عروۃ الوثقی محمد الدین خواجہ محمد معصوم ہیں ایکی ولادت اسعاد
شعبہ ایکہزار دس اور وفات شعبہ ایکہزار و ناسی میں ہوئی حضرت مجدد رومی السعدیہ فرمایا
کرتے تھے کہ ولادت محمد معصوم عجیب نہایت مالک ہوئی کہ جس سال یہ پیدا ہوئی اس سال میں
حضرت خواجہ کی خدمت میں شرف مہما۔ آپ تیس برس کے تھے حکومات توحید راں مبارک
کئے فرمایا کہ میں زمین میں آسمان دیدار حق و استعار حق تیس مہینہ میں قرآن حفظ کیا گیا رہوں
برس احد طریقہ و مراقبہ کیا جو دچوین برس حضرت سے بیاں کیا کہ میں جواب میں دیکھا
کہ ایک نور میرے دل سے نکلتا ہے کہ تمام عالم اس سے منور ہے اور ہر درہ درہ میں جاری
ہے اگر مثل آداب وہ عروب ہو جاوے تو تمام جہاں اس سے تاریک ہو جاوے حضرت
نے مسکرا کر فرمایا کہ تو فطرت سے گاہ اور اس ساریت کو یاد رکھا الحق کہ وجود حضرت عروۃ الوثقی
ایسا ہی ہوا کہ آخر کا قطب لا قطب ہو حضرت انکی استعداد کی کمال تعریف فرمایا کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ محمد معصوم اللہ ان ہند او ولایت محمدی رکھتا ہے اور محمدی المشرق ہی سولہ برس
کی عمر میں حضرت عروۃ الوثقی علم ظاہری سے کما حقہ فارغ ہو گئے حضرت فرمایا کرتے تھے

محمد مصوم محبوب خدا لہذا پاست کہ حضرت کو انکی شادی
 بجانب اللہ اجازت نہ ہوئی ہر تہا اس قدر وہ العجا کہ جس تہہ لیکن قبول نہ ہوئی تہی آخر
 بعدت اجازت ہوئی اور ظاہر کیا کہ میں جو بہرہ فائست غیرت الہی جل شانہ تہا حضرت فرمایا کہ
 ہے کہ محمد مصوم کا حال میری نسبت حاصل کرنے میں مثل مال صاحب شرج و قادیہ کہ ہے
 کہ مقتدا و سکا دادا تصنیف کرتا جاتا تھا وہ مخط کرتا جاتا تھا جس دراز کا تصنیف کرتا ختم ہوا اور
 اور کا حفظ کرتا ختم ہوا ایک سدر فرمایا کہ محمد مصوم تجھ کو اصالت سے ہی بہرہ ہے اور تیری تعمیر
 طینت میں بقیہ طینت حبیب با کمالین یہی مذکور ہے محبوسیت ذاتہ جو تجہ میں پائی جاتی او کیے
 آثار سے ہے اور تجھ کو زمرہ سابقین ثلثہ من الاولین میں فیل میں الاخرین سے پاتا ہوں اور اسطر اسرار
 مشاہبات قرآنی و مقدمات فرمائی سے تجھ کو حظ وافر حاصل ہوگا۔ **نقل ہے** کہ جب حضرت پر
 مشاہبات و مقدمات قرآنی کیلئے تو حضرت خواجہ محمد مصوم نے عرض کی کہ یہ اسرار مجھ پر ہی ظاہر
 لیکن حضرت مجدد رحمت اللہ علیہ آیات پر راضی نہ ہوتے تھے آخر کا جب صاحبزادہ صاحب نے
 بہت اصرار کیا تو حضرت نے اسرار حرف ق ظاہر کئے و فرشتاں کہتے ہیں کہ خصوصیت حرف
 ق کی اس وجہ سے ہے کہ ق کو قیومیت سے مناسبت ہے اور حضرت خواجہ محمد مصوم صاحب قیومیت
 مناسبت تہی حضرت نے فرمایا کہ محمد مصوم خلعت قیومیت تجھ کو عطا ہوا الحق کہ یہ صاحبزادہ
 مثل اپنے والد بزرگوار ایک آیہ عظیم الہی سے تہی جہاں غلامانی انکے برکات سے منور ہوا
 بعد حضرت مجدد الف ثانی زینت بخش مسند ارشاد ہوئے لکھا ہے کہ نولا کہ آدیون نے انکے
 ماتہ پر توبہ کی اور سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے ایک ہفتہ میں انکی صحبت میں لکھنے کا حاصل
 ہو جاتے اور ایک ہفتہ میں کمالات ولایت کو پہنچ جاتا کہ یہی ایک تو بہہ میں طالب کہ جسے
 سے گذار دیتے کشف مقامات الہیہ نہایت صحیح تھا اس پتہ مریدوں کو جائے و دروازے فرمایا
 کرتے تھے کہ تیری ولایت محمدی یا موسوی یا ابراہیمی شاہ اورنگ زیب بھی انکی خدمت میں
 حاضر ہوا کرتا تھا اور مثل عوام الناس کے حلقہ میں اگر پس و پیش کا کچھ خیال نہ کر کے جہاں

حکیمیتی و در حنگه مبنیه ما را واجب بقدر غالب تھا کہ رمانی گنگو کر سکتا ہا جو محرم معروض کرنی
 موقی تحریری میں کرنا حسرت کے تیں فلد کتوات۔ تحقیق حواصن دقائن و حلقات حضرت
 الف تانی وید ولساخ میں ایک ملکہ تحریر وایا سے اما بعد این تذکار صیت ازین حسد دل افکند
 مرائے احاسئے سوستیار فاعتر ویا الوالا لعدا بد انکہ مقصود دار آفرین اسان تفصیل معرفت حق
 حل و علا و در معرفت اتام متعادت است باعتبار تفاوت استعداد و معصیا و حق بعض ہیں
 در معرفت تقدیر ہاں جو عرض کردہ است اما ایچہ مجمع علیہ این طالعہ علیہ است و قدر ترسکہ است و لا
 دست و در مانج قرب آنست کہ معرفت لے فادہ معروف صورت ہی سد و است یہاں کس را تا نگرد
 اوقتا۔ بیت رہ در بار گاہ کس را۔ است از دست حمایت تو یقین است و شرط ہر سہ زواں
 ہیست و پس بریاں ہوتند اگر بدست کہ در حاصل کار و تقدیر و کار خود یک مال و مانج
 ہر کہ معرفت سلطوہ حاصل است بطوری کہ دستری باید کہ این حاصل را صرف امور غیر حاصل
 نماید و بہت بران گمارد کہ اصل را در یک ظل و انڈا و ہر کہ راست معرفت کست و نہ در طلب
 و مقدار دولت سر ہا۔ بد۔ فالو مل لہ کل الوبیل۔ ایچہ مقصود دار حلقہ اول و دوا نمود و
 امرے را کہ دریں ساءار و سے طلبہ است سما یا د و دوا مورد گیرید است و تعمیر ہر یک
 او حاصل نمود و ہر ہا یہ عمر گرامی را در ہواد لایمی سر و ہر ساحت در میں استعداد خود را و جو
 حصول اسما متعطل کہ است کمال افعال است کہ مطلوب را دریں ہیبت قایل ہا
 و صورت آن در آفرین کشیدہ ازین دعوت گاہ رحمت سر بد و و اکبر انم خود در حضرت مہر تین
 در آمد و کلام حیات ران قدر کتا تذہاب بعد حوان مد تراد فذاب مجیم است جیایہ قدرت قرب
 رسال بر بادہ از لدت حیات نفیم است یا ویلتا علی من اعرض عن الله و یا یحسنا علی من
 فی حسب الله و بارہ در دیا آمدنی نیست من کاں فاعلہ اعنی حق و فی الاخرۃ اعنی حاصل
 سبیل است ترسم کہ یار با مانا استنا مانند ناداس قیامت این مم سما مانند و مخدومان
 عمر کہ ایام حواست و ہر گام در سنی قوی و حجاج گزشتہ میر و دوارزل عمر رسیدہ ہی آید

شرف اشیا را معرفت الهیه است بارزلی عمر که موموم محض است حواله نمود آید
 و شرف عمر و بود و بود که از دل اشیا است ظرف یا بهر یک السوفون مقصود از خلقت تفکیر
 تحصیل این معرفت است مدین نشاء ثانیة و کسب رضائے مولائے حقیقی است درین مهلت
 سیر و امثال بابوا الهیسان و ریجے آرزوهای بیپوده نمکے ازین دولت مطاوبه محبوب با شمر
 تا پند از ملکے نفس و شیطان از رضائے خداوندی جلشانه دور و مجبور گردیم العبدان
 اللذین آمنوا تخضع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق عاجر حصین مانع قوی از معرفت
 کامداد است و هوای پروریت و آرزوهای لاطایل و امانی بیپوده هر چه مقصود است تسبیح
 شنید باشد از افراشت من اتخذ الله هوای نص قرآن نیست عشوه البیس از بلایست
 در تکی یک آرزو البیس تست چون کنی یک آرزوهای خود تمام در تو صد البیس
 زائد و السلام ایضا ای برادر از صحبت نابین و مخالف احتراز نمائے و از مجابست
 بت رعبه گریزی بجای سدا زاری قدس سره گوید احتجب من صحبة ثلثة اصناف العلماء
 العاقلین و الفقهاء المداھنین و المتصوفة الجاهلین و کسیکه خود را بسند شیخی گرفته است
 و علم بر وفق سنت رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم و بحلیہ شریعت بخلی نیست زینهار از خود
 باشش بلکه در آن شهر که اوست مباش مباد البیروایام و در ابا و میلا فی پیدا آید و خلل عظیم
 عظیم اندازد و رانتهاید و دوزیمیت پنهان و دایمی است از برای شیطان سهر خندان
 نزل و نوارق عادت بمنی طفر و نیا بظاہر بے تعلقش بای قرین صحبة اکثر ما تقر من الکامد
 علی الخائف جنید بغدادی قدس سره میفرماید الطریق کلها مسدود و لا اعلی من انقعی
 ان رسول الله تعالى عليه وآله وسلم و تیز فرموده من لم يحفظ القرآن و لم يكتب الحديث
 لا يقتدی به فی هذا الشأن لان علمها مقید بالكتاب و السنة و هم او گفته ان طریق
 السادات المقربين المصادقين السابقين مقید بالكتاب و السنة فهم الصوفیه علی
 الحقیقه و العلماء العاملون بالشریعه و الطریقه و هم و اردت الذی علیہ و علی اله الصلاوة

السلام والمسلمون في احواله واحلاله واقام الله مصانعه علماء من تركا نهو كرم
 که با اول ثواب سومی و تارک من مصطفوی را علی صدره الصلوة والسلام و تبار عارف میال
 کنیده و مرتبه متل و الطعاع حارق عادات او مشهور و شیعته ربه توکل و معارف تو حیدر و گردید
 که فرق مسلم متل خود معاری و حوکیه ویرا همه دین امور ارق محمد شریک دار و امور من خیدر می
 احوال همه گفته است کل حال لا نکون عن بلیحه علم و ان حل ما من هر دو علی صاحبہ الترمذی
 سئل عنه ما التصوف قال الصبر تحت الامر و الهی عار کار را اماع شریعت است و معلما
 سخات مربوط ما مصاعی اتر رسول الله علیه آله و سلم ربه توکل و متل بلا تعیت او ملاک
 نامتقول است دارد کار و انکار و اسما را و اوقای رسول او علیه الصلوة والسلام غیر املان
 عار حارق و عادات رجوع و ریاضت است معرفت کا دے دارد و عهد اندس سارک می
 احوالی همه و مود من تهاون بالاذان حقوق محمد از المن و من تهاون المن حقوق محمدان العنا من من تهاون
 الحاء العنا من من تهاون بالاذان حقوق محمد از المن و من تهاون المن حقوق محمدان العنا من من تهاون
 انهم هموا گند و ملاک کس در بهر چو گفت رمن و گس بر دعوا سیر و گفتند ملاک کس در یک لحظه
 ار ششهری ششهری میر و گفت شیطان در کف من ار مشرق مغرب میر و دایم میر
 حیرار ابس قیمت نیست مرواں بود که دریاں خلق به شید و داد و دستد کند و در حوا
 با خلق را میر و دو یک لحظه ار حد است غر و حل فاعل سا تدار قدوة اهل الله و داری
 ار کسیکه ملا می بیند و میگوید که این مرا احوال است چرا که من در حد رسیده ام که احوال
 احوال در من تاثیر میکند و ادوارے تحقیق رسیده است و لیکن بهم رسیده است
 دارائے قدس سره میگوید به ما وقت فی قلبی مکه من ملک ایا ما اقل من الله الالب
 عاید من الکتاب والسنة و در حدیت آمده است اصحاب الله کلاب السلام ویر آمده
 من عمل بدعة مولاه الشیطان فی العباداة والقاء علیه الختج من السماء اگر گمرا و بد
 آید و تدارک آن توبه و استغفار مکنے گاه یوشیده و توبه یوشیده و گاه اسکا و توبه آید

به برودت و نیز بندازی مقبول است که گرم بکتابین تا آنکه ساعت در زشتی گناه توقف
 و صاحب گناه درین میان توبه کرد آنرا نمی نویسند و الا در بیان اعمال او را ثبت
 نمایند و جعفر بن شبان قدس سره گویند غفلت عن توبه ذنب از کتبه شرمن از کتاب و اگر
 باین زودی توبه میسر نشود بهرگاه توبه نماید پیش از آنکه معامله بفرغده رسد مقبول است و در
 حدیث آمده است که ان الله یبسط یدیه باللیل لیتوت مسی النهار ویبسط یدیه بالنهار
 توبه می آید باینکه در حق و تقوی شعار خود کند و در منہیات مشتبهات قدم نهد که درین
 راه آنها از نوای میس از آفتابان و استنثال او امر ترقی بخش و سودمند است و در هر امر که
 دل تو بایسته آنرا بگذارد و در محبت آن بر فتوی نفس مرود را میسر و در راستی سازد بحال
 من و الحرام بدین قدم مایه بیک الی ملا یویک ازین حدیث مفهوم میشود که جائے
 اگر شک آید و دل ایستاده آنرا باید گذاشت و اگر شک نیاید از کتاب معفو است فارغ گیر
 برائے کسی که باور مشبه قبله گردد آنست که دست خود را بر سینه یا بر دل خود بگذارد
 اگر ساکن یا بنادران اقدام نماید و اگر مضطرب یا بدخود و اکیو کوشد جمیع طاعات و عبادات خود
 را متهم داند و خود را از او اسے من آن مقصر داند و دیگر از برائے قوه خود و عیال خود کسی اختیار
 کند مثل تجارت و مانند آن من نیست بلکه حق است که سلف اختیاران کرده اند و در حدیث
 فضائل کسب بسیار است و اگر بر قدم توکل بنشیند هم زیبا است لیکن بشرطیکه از کسی مسلم نداند
 باشد از محمد بن سالم شخصی پرسید او سخن متعابدین یا الکسب ام بالتوکل فقال التوکل
 حال رسول الله صلی الله علیه و سلم و الکسب سنت رسول الله علیه و سلم
 و سلم و انما سنن الکسب لمن ضعف عن حال التوکل و سقط من درجۃ الکمال
 التي هی حاله علیه الصلوة والسلام فمن اطاع التوکل ما الکسب غیو مباح
 له الا کسب معاونته لا کسب اعتناء و من ضعف عن حال توکل التي هی حال
 رسول الله صلی الله علیه و سلم اجم له طلب المعاش و الکسب مثلاً بسقط عن درجۃ

حاله علیه و علی الله الحکومة والسلام الرحمن سارل قدس سره گوید المعویص مع
الکس حرم من خلوة هه و در جدول طعام رعایت اعتدال نماید آنقدر خورد که کسر
رعایت پیدا آید و سوره سار دوه آنقدر قلک یکبار ادا کار و طاعت نماز نهد حضرت جو
نقد قدس سره فرموده اند نیزه اجرب نخورد و کار خوب کن ما الحمله مار کار طاعت است
که مود است سارک است شاید که فعلی یں کار عامه است ممنوع است و در جمیع افعال معرک
نقد کند که یست را مرمی سار و برهم عمل نمیت صالح است مذهبها اکس اقدام نماید و یک
و جاموشی را عیب بود و در حدیث آمده است الحکمة حتره احرام تنعه فیها فی الع
و ولحد مسها فی الصلوة و احتلاط ما مرم نقد ضرورت کند و سائر اوقات را امر ا
و ادا کار سر بروقت کار است هنگام محبت داشتن در میتن است مگر محبت که بپا
افاده و استغفار نه بود که محمود بلکه لایم است و بچپین محبت داشتن با اهل الطریق شرف
عالی بودن ما یکدیگر سخن لایمی در میان یاوردن - سیر مستحق بلکه در بعضی اوقات امر علیه
حج است و بحال الطریق خود محبت باید داشت و هر یک یک ملک ده بینایی باید تیر
باطن حواء مسط بود حواء منقبض هر که غنیزیش آید عدد او را قبول نماید و خلق بیکو دوسته
و اعتراض بر کسی کم کند و سخن بر م و ملائم گوید بیکس العفیتن یا یگزین را بر اسئے حد
عز و مل تنیم خداوند قدس سره گفته است که درویشی نه مار و دعه است و نه احیای تست
ایحمله حساب سادگی و درویشی برنجیدل اوست و تر سحایدل اگر این حاصل کن و اهل
کردی الرحمن سارل بر سیند عاذا العرما الا ولایا فی الخلق قال بلطف لسانهم
و حسن اخلاقهم و لتاقت و جودهم و سخاوت العسهم و قلت و تها
و قول عذا رهن اعدا اذ الیهم و تمام التسعة علی جمع
الخلق و در سخن گفتن رعایت قلت نماید که و و عراب بسیار
ساید مود که دل میراند و جمیع امور خود را سخن توانی بسیار و خود

خدمت پست باش تا از تدبیر اسد فارغ باشی و چون دل تو بجانب باشد جمیع امور ترا کفایت
 خواهد کرد نیز بدای خود را بر توانسان سازد که با امور تو قیام نمایند بالجمله او را باش و الا باش تدبیر
 نفس خود مشغول شو بر هیچکس اعتماد و خبر بر فضل پروردگار سنائی با عیال و فرزندان ساوگ نیک
 بایکدو و اخلاط بقدر ضرورت باید نمود که حق اینها بر ذمه واجب است و سوانست اینها نباید پیدا
 کرد تا بسبب اعراض از جناب مقدس نشود و احوال باطن بتا اهل نباید و آنمود و با اهل غنا صحبت
 نباید داشت و در جمیع احوال عمل سفت را باید گردید و از بدعت چهار اهلکن احتراز باید نمود و در زمان
 بسطه و دشواری رعایت باید کرد و از جانب آمد و رفت و هنگام فیض اسیدوار باید بود و دل تنگ
 و افسوس نباید شد آن مع العسر هیرا خان مع العسر یسوار شدت در خفا قصد کند که کیان باشد و در
 وجود و عدم بر یک نظر بود بلکه در عدم مستریج باشد و در وجود مضطرب از ابو سعید اعرابی قدس سره
 از اخلاق فقرا پرسید گفت اخلاق فقرا سکو نیست نزوفت و اضطراب نزد وجود انس است
 چه هموم و دشت نزد فرهاد و در حوادث فزید نشود و بر عیوب مردم نظر نکند و محبوب خود را بپای
 در نظر دارد و خود را بر هیچ مسلمانی فضل نهد و همه را افضل از خود انگارد و بهر کدام از مسلمانان
 چنان اعتقاد داشته باشد که گشایش کار من از بیکت نشم و دعائے او تواند که شود و اسیر اهل
 حقوق بود و بر سلف راهب و وقت لحظه داشته باشد و صحبت اهل غربت و فقر و سکنست غیب
 بود و غیبت هیچکس نکند بلکه عیبت کند و راهبها کن مانع آید و امر معروف و نهی منکر را بشنود و گیرد
 و بر اتفاق مال حرص نبود و از ایات حسان خوشوقت بود و از ارتکاب سیئات دور باشد
 و از فقر ترسیده تنگدل نه نماید و از قلت معیشت در بار نبود که هنگام عیش و پیش است اللهم
 ان العیش علیک الاخرة تنگی اینجا منتهی و سست آنجا است و در خدمت فقرا و اخوان دینی خود را
 معاف نماید و داشت ابو عبد الله خفیف رضی الله تعالی عنه گوید یاری از یاران همان است
 اتفاقا و او را علت شکم در گرفت و من خدمت او را بخود گرفت و خدمت او را میکردم و تمام شب
 طشت از پیش بر سید شستم کیار مرا پیکی بر بود مرا گفت نعمت یلعنک الله یعنی بخواب رفتی

گفت که او را خدا تعالی از پس پدید کرد انشور را چگونگی یافتی پس گامی که او ترا العبدک الله گفت
 گفتیم بنیاد یافتیم که مرا رحمت الهی گوید و بجای که نزدیک است تقریب را با تکلم کن و در دست موصوفه را
 با آواز کن تا از رکات سحر رکری الطریق کلها اذ صدحمت او فی سحر رسیدت شد و تهنید
 با الحیا با کسب و عود شد و سجده است اما ناگلی اقدام نماید الا بوس معصاحت این بر برگزین
 کند که در صورت احتمال صریح است بقیع موقوف او کمر سجدان رضی الله تعالی علیه
 است هر که محبت و وفای را گریه پس محبت آنها دارد و نفس میل و دلت ملک هر که گنج
 را تپا و خود نکند او را رسیدن مطلوب را دارد و در طلب حق حل و علا و در آرام بود و
 مسطر است از او هر نفسانی رضی الله تعالی علیه گوید تصور اضطراب است چون سکون آید
 تصور نماید محبت را بے محبت آرام نیست بهما سوار او اس و الفت و توار و سهر او این
 سیر و شجر سیم بدل کم دیده دول را که درام و دل ترا سیطره دیده ترا میجوید و مرید
 را درین محبت مایه بند که درین آیت کریمه است حق احد اصاقت علیه السلام صحت و
 صاقت علیه السلام و طهوان لا ملجاء من الله لا اله الا الله من تقطع او بدین مرتبه رسد و
 اتمام و سنے ریں با این مرانی و سنے تنگ تا یک تنو و سنج که سحر رحمت و روحش آید و آن
 تنبیه عامان بر او داده را و سنے استامد و روح و تنبیه و حاس جاید بیت
 دایم توازن کم مقصود متان و کرا رسیدیم نو ساید برسی و التماس این مسکین از اتان استعا
 دوستان است که این عوی غاسی را رد و عا هے مرحوم خویش و مرا متش کمد و اگر گرم عبیر
 و دایله در خوا صد که این گاه گاه تاء کا هر دایه قاست و رفعاے غامیان مرحوم و نزل
 است شجر کما باو کما و صبر و امتحان و محبت و یواکی کا و رسد امداد صحابہ و ملک و
 لغت نمای تصور و السلام سخی و مسلین و الحمد لله رب العالمین ایضا این درویش
 رفته ارا فات و عودات عالم امکان مثل ریں و سماک آسمان و سمات و حیران
 تناس و ده که اگر باب و حوت وجود و مرایهے تمام و سواد مطلوب استات مایه

است بهت و غروب در زمانه و گراست همه به اجده انقیاس و تشنه او تعالی کردند و نمودند
این نسبت بهیدار ایچ پیاست آنگه دعوی شکری و مراست او نامم او سجانہ آن ماموشان
و تشنه پیلونہ بدرا جو فرمود و باشد۔۔۔ نسبت سایہ بر قباب۔ خود انجالی محض ساف
سرف و نمودند یقت آسمان پیش از متعلق دیگران ازین دعوی تبری نمود و کمال اظهار
فرمودنای و ذل پیش آید و بدین جاست آن بیچاره سرگردان امور غیر واقع منتسب میدانند
و ایچ حوادث کوسه و اسنال آن باد مینا یتد از نیجبت آنقدر سحتیلا لایست خداوندی جل
سلطانہ فر گرفته بود که بیان آن نمیتوان نمود از ترس و خجالت که اخته و آب شده میسرت دین
انتار آفتاب از مابان خود نیز منبری کرده نمود که این جاست سرشار شده و رسا ساخته اند من
باین نام ادسی و سرگردانی و اینها در مقام الیضا فیدوم درین عالم خلیفه حق است جل و علوانا
منتسب او واقطاب و ابدال در دائره خللال و کسے شدین اند و افراد و ارماد در محیط کمال او
مندرج به افراد عالم بیست و دوح دارند و قبل و جبهه بهانیان اوست و اندایند اند بلکه قیام
عالمیان بذات اوست به افراد عالم چونکه مطا هر اسماء و صفات اند ذاتے در میان شان
کامن نیست بکی او صاف و اعراض اند و اعراض او صاف را از ذات چاره نیست تا قیام
شان بآن بود و عادت الله بار است که بعد از قرون متطا و ذ عارفی را نصیبی از ذات
از ان داشته ویرا ذاتی مطا میفرماید که بحکم نیابت و خلافت فیوم اشیا را میگردد و اشیا
برے قائم میباشد حضرت مرین شریف بهی تشریف لیکنے اور وہان بانواع انعامات حضرت
من سجانہ تعلق در رسول صلعم مستعد ہوئے جب حضرت جہاز سے اترے اور خشکی کا سفر اختیار
کرا اکر روز فرمایا کہ آج کعبہ اپنی نگاہ سے منتقل ہوا اور میری جانب تبسم کنان بہ بشارت تمام کر
بنگلیہ میرا جب کہ شریف من مقیم تھے فرمایا کہ امورات عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوتے ہیں اکثر اوقات
یہ دیکھتا ہوں کہ کعبہ سنا ب مجھے گلے لگ کر ملتا ہے اور اشتیاق تمام ہاتھ جو تاسے بلکہ اکر روز
ایسا معلوم ہوا کہ مجھے بنگلیہ پر ک سخت دیو جا انہیں ایام من ایک روز معلوم ہوا کہ حجیہ فر

مرکبات تکئے شروع ہوئے اور اس قدر پہلے کہ تمام ستیا پر مسلط ہو گئے اور تمام محرکات و
 بہر گئے یہاں سے اس امر کے دریافت کو متوجہ معلوم ہوا کہ مجھ کو اس سے احتمال اور کدہ سلسلہ متفق
 ہو گیا۔ ایک روز حضرت اہل علی کی زیارت کو تشریف لیگئے جب حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کی
 تقریر پر تشریف لیگئے ورنہ اس کو اور امور میں سے اس کی کلمات صحت غیر المستر علم ماں و درجہ
 ہیں اس کے بعد حضرت ام المومنین حضرت حبیہ الکبریٰ کے مراد پر گئے اور مراد یہ بلولہ فرمایا
 کہ حضرت امات المومنین اس قدر عیالات سے متعلق ہیں کہ ایسی حنیات کسی نے نہیں کی تھی بلکہ
 کمال نوارت پر وہ سے ماہر تشریف لاکر فرمایا کہ ملاں تمہیں کو یہ عطیہ وادریہ بہت مستحق حضرت
 حج سے خارج ہوئے معلوم ہوا کہ درست تھے کا دوا مرد قولیت حم و دھلی مہری مجھ کو عیالات
 کیا ایام اقامت کہ معلوم میں حضرت کے زخمی بہائی خواجہ محمد سعید صاحب کی طبیعت صحت
 غلیل ہوئی حضرت نے او کی تعداد کی واسطے مانگے کو غائبہ اوٹھا کیا دیکھا کہ ہزار ہا
 ہاتھ ہا تمام محاورات بلکہ جمیع حقائق اسامہ صفات اصول و ظلال نے یہ معیت میرے آویزا
 حتی کہ دعا قبول ہوئے ادا و کو صحت حاصل ہوئے ایک روز حضرت نے واسطے حصول بعض
 کمالات کے کمال تسرع و التماس اور بعد عاف فرمایا کہ مال اللہ کلا ادا دت محمد اس خطرہ
 شرح صدر کمال سطر ہوا اور معلوم ہوا کہ خلعت خود بیت عطا ہوا۔ ایک روز بیٹے ہوئے تھو
 کہ خلعت ارشاد کمال علو شاں عطا ہوا اور ایسے تئیں مقام ارشاد سے کمال مناسب پایا
 اور یہ بھی دیکھا کہ دعوات قلم لاکر سارے رکھا گیا کہ مصعب و زکریا عطا ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ
 خلعت و دوا ہے۔ ایک روز حضرت منجی ہوئے کہ عیالات ارشاد قائم رہے یا ترک کر دیا جاوے
 کس امر میں مرضی حق ہے معلوم ہوا کہ قائم رہے اور ترک ہرگز مرضی نہیں ہے حضرت کہ تشریف
 میں بعد معاودت طائے مبارک ایک روز مصلائے الکی پر ملحقہ فرما تے تھے کیا دیکھا کہ گویا ایک
 خلعت غلیل اللہ رکہ کرت عیالات و عیالات سے ایک نور صرف معلوم ہوا تھا عطا فرمایا اور
 آوارائی کہ حق سمانہ تعالیٰ یہ ہی لباس یا اسکے مناسب پہنا ہے یہاں سے حدیث قدسی میں

آپ کے بارگاہِ روائی والفظیہ نامی بعد از ان حضرت مدینہ منورہ روانہ ہوئے جس روز
 وہاں پہنچا تھا اوس روز شکیو کثرت شوق سے غیظہ آئی جبکہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے
 اور کمال منایت حضرت معلم معانیہ کین جب مواجد شریف میں پہنچے حضرت رسالت
 معلم جبرہ سے بابر تشریف لائے اور اگر غلگی ہوئے فرمایا محسوس ہوتا ہے کہ وجود شریف
 حضرت رسالت معلم شمس سے فرش تک مرکز جمیع عالمیان مجھے ہیں بہر خیال کہ ہاں بطلق
 اللہ تعالیٰ ہے لیکن میں کسی کو فیض پہنچتا ہے وہ حضرت کے توسل سے پہنچتا ہے اور بہت
 ملک و کمیت حضرت کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ شب و روز
 العالیات کا فہم مخلوقات پر روضہ مطہر سے پہنچے ہیں اور اگرچہ حضرت غایتیت ما اوسلنا
 الا لہم اللعالمین میں مگر استغناء و عظمت بھی کہ لازمہ محبوبیت ہو جو ہر اہم پائی جاتی ہے اور
 اس واسطے حضرت کی خدمت میں عرض احتیاج کو توسل کی ضرورت ہوتی ہے ایک روز فرمایا
 کہ آج عجیب اسرار در بیان آیا کہ اوسکو با اشارہ بھی بیان نہیں کر سکتا اور اگر کچھ بیان کروں قطع
 البلعوم و ذبح المحلوم ہوا دیکھوں و بروز کی طرف اشارہ ہے فرمایا کہ اگر شیخ کامل چاہتا ہے
 کہ اپنے جملہ کمالات کسی اپنے فرید صادق میں افادہ کرے تو اپنے سے غائب ہو کر نفس مرید میں
 غائب ہوتا ہے اسوقت جملہ کمالات پیر کے اوس مرید میں ذرہ ذرہ آجاتے ہیں اس حالت
 کو کون و بروز کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک روز مواجد کریم میں کہہ رہا تھا کہ ایک خلعت سرخ رنگ عطا
 ہوا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت صدیق اکبر سے پہر ایک اور خلعت زرد عطا ہوا معلوم ہوا کہ عطیہ
 حضرت فاروق اکبر سے اور وہاں سے آتے وقت ایک اور خلعت سبز رنگ عطا ہوا معلوم ہوا کہ یہ
 مرحمت خیر البر علیہ علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام و تحیۃ ایک روز حضرت جنتہ البقیع تشریف
 لگے جب وہاں سے واپس مراجعت فرمائی فرماتے گئے کہ جس قبر پر جا کر بیٹھا تھا صاحب قبر
 کمال عنایت پیش آتا اور جس قبر پر جاٹے کا ارادہ ہوتا اونکو منتظر پاتا تھا اور اہل قبر میری
 ملاقات کو اسطرح جمع ہوتے جیسے کہ جہان عزیز کیواسطے ہوا کرتے ہیں جب حضرت عثمان کی

ریارت سے نایع ہوا ایک حلیت تارہ یا معلوم ہوا کہ حضرت عثمان سے اس کے
 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تشریف کیا دیکھا مری طرف چلے اور اس کے
 اور کو دین مجاہد کے اور کمال مہرانی سے معاف کرے ایک صرف موری اور دیکھے میں
 آئے اور کیوں ہونے کہ وہ حکمران رسول صام میں چکے وسطے فرمایا لو ہانت لکان دنیا
 سرت لے فرمایا کہ اور کے طور بدست اور عات سے استدر لیت آئی کہ اس یہیں کہ جائے اور اس کے
 اور جو چھات مثل حداد میں سعود او حکم مدوں ہیں سب عنایات بسیار و اسحاق تمام
 بیت آئے اعداراں امام اعلیٰ مالک میں اس کے مرتبہ یہو کیا دیکھا میں کہ شستانی تمام
 میری طرف آئے ہیں اور کمال اساطہ ملاقات کی اعداراں مہرانی و عنایت ارواح مطہرات
 حصو ما حصر صدیقہ در حد کمال یابی گئی اور علی بد القیاس تنقعت حضرت رہبر اتوں
 علی سہاو علیہ السلام وہ مہوم ہوئے اور تنقعت اعلیٰ بیت دماط مطہرات و امیر المؤمنین
 حضرت عباس و حضرت حسن اور ان کے کرام رومی اللہ تعالیٰ علیہم جامع ارتداد مالی گئی بعد
 امان فرمایا کہ وہاں میری دست لے عجیب طور یہاں کیا محسوس ہوا کہ تمام درت سے
 عرش پاک نور بدست سے بہر گیا اور کمالات عالم صف نصف گرد میرے کہشے میں اور
 ادراع میوہ درکات خلافت لطیف اس درویش کے یہو سیتا ہے اور تمام مخلوق
 کیا اولیا کیا امیر اولیا اس معیض سے منظر حصول رکات و ترتیبات میں مستدر پہو
 رہتا مانتا تھا میں تشریف مودا تھا کہ حیدر صبار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 اور بدست کے طور کر کے نکالیا موقع ہے لیکن خیر کہ یہ حالت ہی انہیں کی عنایت اور اثر
 درکت سے تھی اس واسطے جوتی ہی ہوتا تھا۔ جب دیدہ سورہ سے حضرت چلے گئے
 نور حضرت کیواسطے مسجدیں تشریف لیکھے اور حرم فراق و معراج سے لے گئے
 کہ اسی اندر میں حضرت رسالت خاتیت کمال عظمت و جہت محمد کریم سے تشریف
 لائے اور ایک تاج شامانہ کہ او سیر طرہ متہیر لگا ہوا تھا میرے سر پر کہا اور معلوم ہوا

توبہ غایت غایت تھی کہ حضرت نے بدن مبارک سے دیا جو سب سے بڑا فضل ہے۔
 شریف ہو کر واپس تشریف لائے حضرت کے تصرفات زاید و زائد میں نہ تھے بلکہ بہت کم
 تھے۔ یہ کہنے لگے کہ یہ قلم آئے ہیں اعظم تصرفات سے تو یہ سب کہ حضرت نے اپنی
 فزائید کو ایک توجہ میں ابتداء قلب تھالا تعین پہنچا دیا۔ **نقل** ہے ایک جوگ جادو
 آل ہندو دیتا اور لوگوں کو اس شعبہ سے فریفتہ کرتا حضرت کو یہ سب ذکر خیرت آئی اور بہت
 آگ بھڑا کر اسپر پار کوئی برداؤ ملا نا علی ابراہیم دم کیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ میں تجھے
 ذکر کرنا سیکھ دو مگر مشغول ذکر ہوا اور آگ اسپر گلزار ابراہیم علیہ السلام سلام ہو گئی۔
نقل ہے ایک شخص نے کابل میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے تبرک عطا فرمایا ہے
 بیا رہوا تو تبرک موجود تھا۔ **نقل** ہے کہ چند شخص حضرت کی خدمت میں راہ دور
 دراز سے حاضر ہوئے حضرت نے ہر ایک کو بیوس خاص عطا فرمایا لیکن ایک شخص محرم
 رہا جب وہ اپنے مکان پر معہ رفیقان پہنچا اور سکو اپنی محرومی کا نہایت افسوس ہوا اور
 اسی حسرت میں تھا کہ ناگاہ غل و شور تشریف آوری حضرت کا بلند ہوا اور آدمی انتقال
 کیواسطے چلے وہ شخص ہی بخوشی تمام روانہ ہوا جب بیرون شہر پہنچا کیا یہ کہتا ہے کہ
 حضرت اپنے گہوڑے پر سوار ہیں مجھ کو دیکھ کر فرمائے کہ تو کیوں آزرہ ہو تا تا یہ تبرک
 لے اور گاہ شریف میرے ہاتھ میں دیدی مجھ دکلاہ دینے کہ حضرت نکادے سے غائب ہوئے
 اور گاہ شریف میری ہاتھ میں رہی ایک روز حضرت وضو فرماتے تھے کہ ناگاہ خادم سے لوٹ
 لیکر دیوار میں مارا پنا سچہ وہ لوٹا لوٹ گیا اور لوٹے سے وضو کیا حاضرین نے اس امر کو
 ذہن نشین کرکارت کے بعد ایک سوداگر آیا اسے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نکال کر بیرون
 ایک محرمین تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری طرف غراتا پلا آتا ہے دیکھ کر نہایت خوف
 ہوا کہ ناگاہ حضرت کو دیکھا کہ لوٹا لے آئے اور اس شیر کے پھینک کر زور سے مارا کہ وہ
 فی الفور غائب ہو گیا جن ایام حضرت حرمین شریفین جاتی تھے دکن میں اور آنگ زیب

